شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد نداد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

مختصر داستانِ کربلا

مرتب
مفتی سید شہباز اصدق چشتی

ناشر
محمد نسیم این۔ایس۔ٹریڈرس
نیو مارکیٹ بڑبل، ضلع کیونجھر اڑیسہ
Mob: 9437128976
E-mail : nstradersbbl@rediffmail.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	شرف انتساب	۴	۲۱	حضرت امام حسین مع اہل وعیال کوفہ روانہ	۲۶
۲	اپیل	۴	۲۲	۲رمحرم کو اہل بیت کا قافلہ کربلا میں	۲۷
۳	شان پنجتن پاک	۵	۲۳	یزیدی فوج لیکر عمرو بن سعد کا کربلا آنا	۲۸
۴	حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ	۷	۲۴	۷رمحرم کو اہل بیت پر پانی بند	۲۸
۵	حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا	۱۰	۲۵	امام حسین کو آقا علیہ السلام کی زیارت	۲۹
۶	حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۱۲	۲۶	شب عاشورہ امام حسین کا خطبہ اور اہل بیت کی عبادت	۳۰
۷	تنبیہ	۱۲	۲۷	دس محرم کا قیامت نما دن	۳۱
۸	حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	۱۴	۲۸	آغاز جنگ سے قبل میدان کربلا میں امام سے کرامت کا ظہور	۳۲
۹	مختصر داستان کربلا	۱۵	۲۹	جنگ کا آغاز اور خدام اہل بیت کی شہادت	۳۳
۱۰	شہادت امام حسین اور رسول اللہ کی پیشین گوئی	۱۶	۳۰	حضرت حر کی توبہ	۳۴
۱۱	فسق وفجور کا مجسمہ یزید	۱۸	۳۱	اولاد عقیل کی شہادت	۳۵
۱۲	یزید کی بیعت کا مطالبہ اور امام کا انکار	۱۹	۳۲	اولاد علی کی شہادت	۳۵
۱۳	مدینہ منورہ سے ہجرت	۱۹	۳۳	حضرت امام علی اکبر کی شہادت	۳۶
۱۴	مکہ مکرمہ میں امام حسین کی آمد	۲۰	۳۴	حضرت امام قاسم بن حسن کی شہادت	۳۸
۱۵	اہل کوفہ کے خطوط ووفود	۲۰	۳۵	حضرت عون ومحمد کی شہادت	۴۰
۱۶	کوفہ تشریف لے جانے کا فیصلہ اور احباب کا مشورہ	۲۱	۳۶	حضرت عباس علمدار کی شہادت	۴۱
۱۷	امام مسلم کی کوفہ آمد	۲۲	۳۷	حضرت علی اصغر کی شہادت	۴۲
۱۸	یزید کو کوفہ کے حالات کی خبر	۲۳	۳۸	حضرت امام حسین کی شہادت	۴۳
۱۹	ابن زیاد کا کوفہ آکر فساد مچانا	۲۳	۳۹	شہادت کے بعد یزیدیوں کی بدبختی	۴۷
۲۰	۳رذی الحجہ کو امام مسلم کی شہادت	۲۵			

شرف انتساب

شہید داعظم حضرت سیدنا امام حسین، اہل بیت اطہار اور جملہ شہیدان کربلا رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے حضور نذرانہ عقیدت۔

اپیل

داستان کربلا اپنے اندر صبر ورضا، ذبح وایثار اور احقاق حق وابطال باطل کا پیغام لیے ہوئے ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ داستان کربلا کو عام فہم، آسان انداز میں بیان کیا جائے تا کہ کم وقتوں میں عوام الناس واقعات کربلا کو جان کر اس کے پیغامات کو عملی جامہ پہنانے کی سعی کریں۔اسی مقصد کے پیش نظر یہ کتابچہ اردو، ہندی ہر دو زبان میں شائع کیا جارہا ہے، اس میں اختصار کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ان شاء اللہ اردو، ہندی ہر دو طبقے کے احباب کے لیے یہ کتابچہ مفید ثابت ہوگا۔اہل علم اگر کہیں کوئی خامی پائیں تو از راہ کرم مطلع فرمائیں۔اللہ تبارک وتعالی اہل بیت سے اظہارِ عقیدت ومحبت اور اس حقیر سی خدمت کو میرے، اور میرے والدین کریمین اور جملہ معاونین کے لیے ذریعہ نجات بنادے۔

خدا یا بحق بنی فاطمہ
کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی یا قبول
من ودست و دامان آل رسول

خادم خدام اہل بیت

سید شہباز اصدق چشتی ۳رذی الحجہ ۱۴۳۸ھ

شان پنجتن پاک

آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ارواحنا فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری اور چھوٹی شہزادی خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا۔ داماد مولائے کائنات شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ، دو نواسے امام الحلم حضرت حسن مجتبیٰ اور شہید کربلا حضرت امام حسین علی جدہم وعلیہم السلام ہیں۔ ان ہی پانچ مقدس حضرات کو سواد اعظم اہل سنت و جماعت ''پنجتن پاک'' سے یاد کرتے ہیں۔ قرآن مجید فرقان حمید میں ''پنجتن پاک'' کے فضائل و کمالات کا اظہار متعدد مقام پر کیا گیا ہے۔ ذیل میں صرف ایک آیت کا ترجمہ اور شان نزول ملاحظہ فرمائیں جس سے بارگاہ الٰہی میں ان ذوات قدسیہ کی محبوبیت و مقبولیت کا اندازہ ہوگا۔

سورہ آل عمران، آیت ۶۱ / پارہ ۳ / میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ۔ پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرمادو: آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔ (ترجمہ کنزل الایمان)

شان نزول

اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ نجران کے نصاریٰ کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے۔ آپ گمان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کا کلمہ جو کواری پاک مریم کی طرف القا کیے گئے۔ نصاریٰ یہ سن کر بہت غصہ میں آئے اور کہنے لگے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے؟۔ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کے بیٹا ہیں۔ (معاذ اللہ)

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جواب میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو صرف بغیر باپ ہی کے پیدا کیے گئے ہیں اور آدم علیہ السلام تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کیے گئے، تو جب تم انھیں اللہ کا مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا مخلوق اور بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واضح دلیل کے ساتھ حق کو بیان فرمایا اس کے باوجود نصاریٰ برابر جھگڑتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت کریمہ نازل فرمائی اور حکم فرمایا کہ اے محبوب نصاریٰ (عیسائیوں) کو مباہلہ کی دعوت دو۔

(مباہلہ کہتے ہیں کہ دو مدمقابل آپس میں یوں دعا کریں کہ اگر تم حق پر اور میں باطل ہوں تو اللہ مجھے ہلاک کرے اور اگر میں حق پر اور تم باطل پر ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے۔ پھر یہی بات دوسرا فریق بھی کہے)

چنانچہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے مذکورہ آیت پڑھ کر سنائی اور مباہلہ کی دعوت دی۔ تو نصرانی کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کرلیں کل آپ کا جواب دیں گے۔ اب نصاریٰ اپنی محفل میں جمع ہوئے تو انھوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے عبد المسیح اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: اے جماعت نصاریٰ! تم پہچان چکے ہو کہ محمد نبی مرسل تو ضرور ہیں۔ اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہوجاؤ گے۔ اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انھیں چھوڑ دو اور گھر کو لوٹ چلو۔ یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے دیکھا کہ ''سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں اور دست مبارک میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور کے پیچھے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سب سے فرمارہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا''۔

نجران کے سب سے بڑے عالم نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا: اے

جماعت نصاریٰ! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹا دینے کی دعا کر دیں تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دے۔ان سے مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہیگا۔یہ سن کر نصرانیوں نے حضور سے عرض کیا کہ مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے۔آخر کار انھوں نے جزیہ دینا منظور کیا مگر مباہلہ کے لیے تیار نہ ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے نجران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دئے جاتے اور جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصاریٰ ہلاک ہو جاتے۔(خزائن العرفان،ص ۸۴)

اس قرآنی واقعہ میں آپ غور فرمائیں کہ فرمان الٰہی کے مطابق نجران کے عیسائیوں سے یہ طے ہوا کہ تم اپنے بیٹوں کو لیکر آؤ اور ہم اپنے بیٹوں کو۔تم اپنی عورتوں کو لیکر آؤ اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم خود بھی آؤ اور ہم بھی آئیں۔اس موقع پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام جماعت صحابہ سے جن مقدس ہستیوں کا انتخاب فرمایا وہ حضرت علی حضرت فاطمہ حضرت حسن حضرت حسین علی جدہم وعلیہم السلام ہیں۔جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رب قدیر کی بارگاہ میں یہ حضرات کس قدر مقبول و محبوب ہیں۔ذیل میں ان مقدس اور برگزیدہ ہستیوں کا اجمالی تعارف ہدیۂ قارئین ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

آپ کا نام: علی، کنیت: ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔آپ کو اپنے لیے ''ابوتراب'' سننا بہت پسند تھا، اس پسندیدگی کا سبب یہ تھا کہ یہ کنیت پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمائی تھی۔تاریخ الخلفا میں ہے کہ ''ایک روز آپ مسجد شریف کی دیوار کے پاس لیٹے ہوئے تھے، پشت مبارک کو مٹی لگ گئی تھی۔حضور اقدس صلی اللہ علی وسلم آپ کے پاس تشریف

لائے اور آپ کی پشت مبارک سے مٹی جھاڑ کر (لاڈ کرتے ہوئے) فرمایا "اِجلس اباتراب" اے ابوتراب اٹھو۔اسی روز سے آپ ابوتراب کہے جانے لگے اور آپ کو یہ نام ہر دل عزیز ہو گیا۔

آپ کا لقب اسد اللہ، فاتح خیبر اور حیدر کرار ہے۔آپ کے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب بن عبدالمطلب ہیں اور والدہ مخدومہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہیں اور یہ وہ پہلی ہاشمی خاتون ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا اور ہجرت فرمائی۔

آپ کی ولادت ۳۰ رعام الفیل میں ہوئی۔اعلان نبوت سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی کفالت میں لیکر پرورش فرمائی۔آپ نوعمروں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ایمان لانے کے وقت آپ کی عمر کیا تھی اس میں چند اقوال ہیں۔ایک قول کے مطابق آپ کی عمر شریف پندرہ سال، ایک کے مطابق سولہ سال، ایک کے مطابق آٹھ سال اور ایک کے مطابق دس سال تھی۔بہر حال اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ بلوغت کے قریب آپ ایمان لائے۔آپ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے چچا زاد ہیں۔نیز ہجرت کے بعد مدینے میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار میں عہد مواخات (یعنی ایک مہاجر صحابی اور ایک انصاری صحابی کے درمیان بھائی چارہ) قائم کر رہے تھے اس موقع پر آپ کو حضور نے عزتِ مواخات سے مشرف کیا اور فرمایا "انت اخی فی الدنیا و الآخرۃ" اے علی! تم دنیا اور آخرت دونوں میں میرے بھائی ہو۔آپ کا عقد نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری شہزادی سیدۂ نساء العالمین خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

آپ وہ عظیم الشان صحابی ہیں کہ جن کے حق میں سورہ حج کی آیت ۱۹۔سورہ مجادلہ کی آیت ۱۲۔سورہ توبہ کی آیت ۱۹۔سورہ دھر کی آیت ۷،۸،۹۔سورہ بقر کی آیت ۲۷۴۔سورہ اعراف کی آیت ۴۳۔سورہ سجدہ کی آیت ۱۸۔سورہ مریم کی آیت ۹۶۔سورہ رعد کی آیت ۷۔سورہ مائدہ کی آیت ۸۷۔اور اسی سورہ مائدہ کی آیت ۵۵ وغیرہ آیات نازل

ہوئیں۔آپ عشرۂ مبشرہ سے ہیں جن کے لیے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔غزوۂ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں آپ نے شرکت فرمائی اوران تمام میں آپ نے شجاعت وجوانمردی کا خوب خوب مظاہرہ فرمایا۔غزوۂ تبوک کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ منورہ پر خلیفہ بنایا اور ارشاد فرمایا کہ ''تمہیں ہماری بارگاہ میں وہ مرتبہ حاصل ہے جو حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں حضرت ہارون کو حاصل تھا''۔آپ کو فاتح خیبر اور خیبر شکن کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے،اس کی وجہ یہ ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اسلامی جھنڈا عطا فرما کر فتح خیبر کی بشارت دی تھی۔حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ''اس روز آپ نے خیبر کا دروازہ اپنی پیٹھ پر اٹھالیا اور اس پر مسلمانوں نے چڑھ کر قلعہ کو فتح کرلیا تھا،اس کے بعد آپ نے وہ دروازہ پھینک دیا،جب لوگوں نے اسے گھسیٹ کر دوسری جگہ ڈالنا چاہا تو چالیس آدمیوں سے کم اسے اٹھا نہ سکے''۔حضور نے آپ کو نوازتے ہوئے فرمایا ''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں''۔اسی وجہ سے آپ کو ''باب العلم'' بھی کہتے ہیں۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا ''علی مرتضیٰ کو دیکھنا عبادت ہے''۔(تاریخ الخلفا)

وقت ہجرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنا امین بنا کر مکہ میں چھوڑا اور قریش کی امانتیں دے کر فرمایا کہ اسے فلاں،فلاں لوگوں کو سپرد کر کے مدینہ ہجرت کر آنا۔چنانچہ آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرمانے کے بعد ۳ روز تک مکہ میں مقیم رہے۔اور معیّن افرادِ قریش کو ان کی امانت سپرد کر کے تیسرے روز مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔اس دوران آپ کو مطابقِ حکمِ رسول بسترِ نبوت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سبز چادر مبارک اوڑھ کر سونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔(سیرت مصطفی)

آپ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سو چھیاسی (۱۸۶) احادیث کریمہ مروی ہیں اور آپ کے فضائل ومناقب میں بکثرت احادیث کریمہ ہیں۔محدثین فرماتے ہیں کہ جتنی احادیث حضرت علی کے فضائل میں وارد ہیں کسی اور کی فضیلت میں نہیں آئیں۔

آپ خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین ہوئے۔مدینہ منورہ میں موجود تمام صحابہ نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔چار سال ۸ ماہ یا ۹ ماہ اور ۹ دن مسند خلافت پر رونق افروز رہے۔ماہ رمضان میں بوقت فجر آپ نماز کے لیے تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک سے بدبخت ابن ملجم نے آپ پر شدید وار کیا،جس سے آپ لہولہان ہوگئے اور ۲۱ رمضان المبارک کی شب یک شنبہ (اتوار) ۴۰ھ میں جام شہادت نوش فرما کر آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

آپ کا نام پاک فاطمہ اور لقب مبارک زہرا،بتول،سیدۃُ نساء العالمین ہے۔آپ کی ولادت طیبہ کے سلسلے میں درجہ ذیل تین اقوال ہیں۔اول: حضور کی عمر شریف کے اکتالیسویں سال آپ کی ولادت ہوئی۔دوم: اعلان نبوت سے ایک سال قبل ولادت ہوئی۔سوم: اعلان نبوت سے پانچ سال قبل آپ کی ولادت ہوئی۔(سیرت مصطفی)

آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور سب سے لاڈلی بیٹی تھیں۔آپ کا نکاح ۱۸ سال اور ایک قول کے مطابق ساڑھے پندرہ سال کی عمر شریف میں ہجرت کے دوسرے سال حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔آپ کا مہر جس پر عقد مسنون ہوا چار سو مثقال چاندی تھی۔آپ سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب جاری ہوا۔آپ نوجوانان جنت کے سردار حسنین کریمین کی والدہ مخدومہ اور خود تمام جہان کی عورتوں کی اور جنت میں بھی تمام خواتین کی سردار ہیں۔آپ حسن وجمال اور طہارت وپاکیزگی میں والد ماجد مصطفی جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرتو تھیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے'' میری بیٹی فاطمہ انسانی حور ہے،اسے کبھی حیض نہیں آتا۔(الشرف المؤبد) اللہ تعالیٰ نے آپ کو حیض سے پاک رکھا تھا،آپ کو کبھی حیض نہیں آیا اور جب آپ کے یہاں بچے کی ولادت ہوتی تو بس ایک گھڑی بعد نفاس سے پاک ہوجاتیں۔یہاں تک کہ ان کی نماز قضا نہیں ہوتی۔اسی لیے آپ کو ''زہرا'' کہا جاتا ہے۔(خصائص الکبریٰ)

آپ بروز قیامت اس شان کے ساتھ پل صراط سے گزریں گی کہ ایک ندا کرنے والا باطن عرش سے ندا کرے گا: اے محشر والوں! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی آنکھوں کو بند کرلو تا کہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط سے گزر جائیں۔ پھر آپ ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں بجلی کوندنے کے مانند پل صراط سے گزر جائیں گی۔ (الشرف المؤبد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر مشابہ نہیں پایا اور حضرت فاطمہ جب بھی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ خوش ہو جاتے اور کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کرتے، آپ کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتے اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے۔ (المستدرک للنسائی)

حضرت سیدہ خاتون جنت کے فضائل ومناقب میں بکثرت احادیث کریمہ موجود ہیں جن کی اس مختصر سے مضمون میں گنجائش نہیں ہے۔

آپ کو چھ اولاد ہوئیں، تین شہزادے (۱) حضرت حسن (۲) حضرت حسین (۳) حضرت محسن۔ اور تین شہزادیاں (۱) حضرت ام کلثوم (۲) حضرت زینب (۳) حضرت رقیہ۔ حضرت محسن اور حضرت رقیہ بچپن میں ہی انتقال کر گئے تھے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے کا حضرت خاتون جنت کو ایسا سخت صدمہ ہوا کہ اس کے بعد کبھی آپ ہنستی ہوئی نہیں دیکھی گئیں، یہاں تک کہ چھ ماہ بعد ۳/ رمضان المبارک، ۱۱ھ میں منگل کی رات آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور اپنے مالک حقیقی کے جوارِ رحمت میں پہنچ گئیں۔ آپ کی وصیت کے مطابق رات کے وقت پردہ کے خصوصی اہتمام کے ساتھ آپ کا جنازہ نکالا گیا۔ حضرت علی یا حضرت عباس نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

آپ کا نام: حسن اور کنیت: ابو محمد اور لقب: تقی، سبط رسول، سبط اکبر، ریحانۃ الرسول اور آخر الخلفا بالنص ہے۔ آپ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے اور پیارے نواسے، مولائے کائنات علی المرتضیٰ اور حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمہ زہرا کے بڑے صاحبزادے اور حضرت امام حسین کے برادر اکبر تھے۔ آپ کی ولادت طیبہ ۱۵/ رمضان المبارک ۳ھ مدینہ منورہ میں ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہی۔ حضور نے آپ کا نام حسن رکھا۔ آپ سے پہلے حسن کسی کا نام نہ رکھا گیا تھا، یہ جنتی نام پہلے آپ کو عطا ہوا۔ ساتویں روز آپ کا عقیقہ ہوا اور بال جدا کیے گئے اور حکم ہوا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی جائے۔ (تاریخ الخلفا)

آپ حضور سے بہت زیادہ مشابہ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بے پنا محبت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں حضور کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ اور حضور کو سب سے پیارے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دیکھا حضور تو سجدے میں ہوتے اور یہ والا شان صاحبزادے آپ کی گردن مبارک یا پشت اقدس پر بیٹھ جاتے تو جب تک یہ اتر نہ جاتے آپ سر مبارک نہ اٹھاتے اور میں نے دیکھا کہ حضور رکوع میں ہوتے تو ان کے لیے اپنے قدمین طاہرین کو اتنا کشادہ فرما دیتے کہ یہ نکل جاتے۔ (الشرف المؤبد)

آپ نے پا پیادہ ۲۵/ حج کیے جبکہ اعلیٰ قسم کے اونٹ آپ کے ہمراہ ہوتے تھے۔ آپ جنتی جوانوں کے سردار اور نور نظر مصطفی تھے۔ بڑے متواضع، منکسر المزاج اور حلیم و بردبار تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے حضور کو دیکھا کہ آپ منبر پر رونق افروز ہیں اور حضرت حسن آپ کے پہلو میں ہیں۔ آپ کبھی صحابہ کی طرف توجہ فرماتے ہیں اور کبھی ان کی طرف اور فرمایا کہ ''میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان مصالحت کرا دیگا'' (بخاری)

آپ حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ ہوئے اور چھ ماہ تک منصب خلافت پر جلوہ افروز رہے، اس کے بعد آپ نے تین شرطوں پر امر خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا اور مارہ ربیع الاول ۴۱ھ میں خلافت سے دست بردار ہوگئے۔ اس طرح حضور کی پیشین گوئی پوری ہوئی کہ ''اللہ تعالیٰ میرے اس شہزادے کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرادیگا''۔ آپ خلفائے راشدین میں سے آخری خلیفہ ہیں۔ آپ کے بعد حضرت امیر معاویہ نے امارت و بادشاہت کی بنیاد ڈالی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وقت میں چونکہ کوفہ دارالحکومت بنایا گیا تھا اس لیے جب آپ خلیفہ ہوئے تو کوفہ میں ہی مقیم تھے چنانچہ امر خلافت سے دستبرداری کے بعد آپ کوفہ سے مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے۔ اور آٹھ، نو سال بقید حیات رہے۔ کسی دشمن اہل بیت نے آپ کو کھانے کی کسی چیز میں زہر ملا کر دیا جس کے اثر سے آپ کو مسلسل قے ہونے لگی، دست بھی جاری ہوا اور دست کے ساتھ جگر اور انتڑیوں کے ٹکڑے کٹ کٹ کر گرنے لگے، چالس روز تک اس شدید پریشانی میں مبتلا رہے۔ بھائی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوچھنے پر کہ زہر کس نے دیا؟ آپ نے فرمایا کہ میرا گمان جس کی طرف ہے اگر حقیقت میں اسی نے زہر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے وہ بچے گا نہیں، اللہ تعالیٰ کی گرفت بہت سخت ہے اور اگر وہ نہیں تو میں نہیں چاہتا کہ میرے سبب سے کوئی بے گناہ مبتلائے مصیبت ہو لہذا آپ نے کسی کا نام ظاہر نہیں فرمایا۔ بالآخر ۴۵ رسال چھ ماہ چند روز کی عمر پا کر ربیع الاول ۴۹ھ میں نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت امام حسن علی جدہ علیہ السلام نے اس دار فانی کو الوداع کہا۔ حضرت امام حسین نے بڑے بھائی کا جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں حضرت والدہ مخدومہ کے پہلو میں نمناک آنکھوں کے ساتھ سپرد خاک کیا۔

تنبیہ:۔ عوام اور بعض اہل علم میں یہ بات مشہور ہے کہ حضرت امام کو زہر ان کی بیوی نے دیا تھا لیکن یہ بات بے سند ہے جو لائق اعتبار نہیں۔ صدرالافاضل حضرت

مولانا سید نعیم الدین صاحب خلیفۂ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہما الرحمہ تحریر فرماتے ہیں۔ ''مورخین نے زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث ابن قیس کی طرف کی ہے اور اس کو حضرت امام کی زوجہ بتایا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ زہر خورانی باغوائے یزید ہوئی ہے اور یزید نے اس سے نکاح کا وعدہ کیا تھا۔ اس طمع میں آکر اس نے حضرت امام کو زہر دیا۔ لیکن اس روایت کی کوئی سند صحیح دستیاب نہیں ہوئی اور بغیر کسی سند صحیح کے کسی مسلمان پر قتل کا الزام اور ایسے عظیم الشان قتل کا الزام کس طرح جائز ہوسکتا ہے'' (سوانح کربلا)

شہید اعظم حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

آپ کا نام: حسین، کنیت: ابوعبد اللہ اور لقب سبط رسول، ریحانۃ الرسول اور شہید کربلا ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۵ رشعبان ۴ھ کو شہر رسول مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ حضرت فاطمہ زہرا کے منجھلے صاحبزادے ہیں اور امام حسن سے قریب سال بھر چھوٹے تھے۔ آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو جب آپ کی ولادت کی خبر دی گئی تو کاشانۂ فاطمہ میں تشریف لائے اور آپ کو گود میں لیکر پیار فرمایا۔ کان میں اذان دی۔ منھ میں لعاب دہن ڈالا اور آپ کے لیے دعائے خیر فرمائی۔ پھر ساتویں روز آپ کا نام حسین تجویز فرمایا اور عقیقہ کیا اور حکم ہوا کہ بال برابر چاندی وزن کر کے صدقہ کردی جائے۔ (سوانح کربلا)

آپ کا نام نامی بھی جنتی ہے اور آپ بھی اپنے بزرگ بھائی کی طرح نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حسن وحسین جنتی ناموں میں سے دو نام ہیں'' (صواعق محرقہ) نیز ارشاد فرمایا ''حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں'' (ترمذی)

حضرت امام حسن کی طرح سیدنا امام حسین سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بے پناہ محبت فرماتے تھے۔ حضور آپ کو گود میں لیتے پیار فرماتے اور آپ کے لعاب دہن کو ایسا چوستے جیسے آدمی کھجور کو چوستا ہے۔ آپ حضور کے پاس آتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا فرماتے پھر آپ کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور اپنی گود میں بیٹھا لیتے۔ اکثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو

اپنے دوش مبارک پر سوار فرما لیتے تھے۔اسی لیے آپ کو راکبِ دوشِ پیغمبر کہا جاتا ہے۔ آپ کے فضائل وخصائص میں بے شمار احادیث موجود ہیں صرف تین احادیث کریمہ پڑھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ کے کمال قرب کا اندازہ کریں۔

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا چھوٹا بچہ کہاں ہے؟ حضرت امام حسین دوڑتے ہوئے آئے اور حضور کی گود میں بیٹھ گئے اور اپنی انگلیاں داڑھی مبارک میں داخل کر دیں۔حضور نے ان کا منہ کھول کر بوسہ لیا پھر بارگاہ الٰہی میں یوں عرض کیا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اس سے بھی محبت فرما کہ جو اس سے محبت کرے۔(نور الابصار)

(۲) یعلیٰ بن مرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں'' (ترمذی)

(۳) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے پسند ہو کہ کسی جنتی جوانوں کے سردار کو دیکھے تو وہ حسین بن علی کو دیکھے'' (نور الابصار)

مختصر داستان کربلا

محرم الحرام کا چاند نظر آتے ہی سارا عالم اسلام سوگ وار ہو جاتا ہے، سادات کرام اور آل رسول سے محبت رکھنے والوں کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں۔آنکھوں سے بے اختیار اشکوں کے دھارے پھوٹ پڑتے ہیں اور نظروں میں وہ خونی معرکہ گردش کرنے لگتا ہے جو ۶۱ھ میں ریگ زار کربلا پر برپا ہوا تھا، اور حق و باطل کے اس معرکہ میں حق کے علم برداروں نے مذہب اسلام کی حفاظت وصیانت کی خاطر اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے صبر ورضا اور ذبح وایثار کی دردانگیز ناقابل فراموش تاریخ رقم کی تھی۔

شہادت حسین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی

واقعہ کربلا تاریخ اسلام کا وہ غیر معمولی سانحہ ہے جس کی پیشین گوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت امام حسین کے وقوع کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا تھا کہ یہ واقعہ کس سن ہجری میں اور کہاں رونما ہوگا۔حضور سے سن کر صحابہ کرام کو بھی اس کے وقوع کا علم تھا اور حضور نے اپنے اہل بیت اور بعض صحابہ کو تو اس کی تفصیل تک بتائی تھی۔ذیل میں اس سلسلے کی چند احادیث کریمہ ملاحظہ کریں۔

(۱) حضور کی چچی ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: میں نے ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں دیا، کیا دیکھتی ہوں کہ چشم مبارک سے آنسو رواں ہیں۔میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ کیا حال ہے؟ فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ خبر فرمائی کہ میری امت اس فرزند کو قتل کرے گی۔میں نے کہا: کہ کیا اس کو؟ فرمایا: ہاں اور میرے پاس اس کے مقتل کی سرخ مٹی بھی لائے۔(مشکوٰۃ المصابیح)

(۲) حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔آپ نے فرمایا: ابھی میرے پاس کوئی نہ آئے۔میں نے دھیان تو رکھا مگر میری لاعلمی میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حجرہ مبارک میں داخل ہو گئے۔پھر اچانک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہچکی بندھ کر رونے کی آواز سنی۔میں نے حجرہ مبارک میں جھانکا تو کیا دیکھتی ہوں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ کی گود مبارک میں ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پیشانی مبارک پونچھ رہے ہیں اور ساتھ ہی رو بھی

رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے ان کے اندر آنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام ہمارے ساتھ ابھی گھر میں موجود تھے، انہوں نے کہا: آپ اس حسین سے محبت کرتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، ساری دنیا سے بڑھ کر اس سے محبت کرتا ہوں۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: بے شک آپ کی امت اسے ایسی سرزمین پر شہید کردے گی جسے کربلا کہا جاتا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام اس سرزمین کی مٹی بھی لائے ہیں۔ پھر آپ نے وہ مٹی انھیں دکھائی'' (المعجم الکبیر طبرانی)

(۳) دیلمی کی مسند الفردوس میں حضرت ام سلمہ سے ہی روایت ہے کہ حضور نے فرمایا: حسین بن علی کو سن ۶۰ ہجری کے اختتام پر شہید کردیا جائے گا کہ جب ایک (اوباش) نوجوان ان پر چڑھائی کرے گا۔ (مسند الفردوس للدیلمی)

(۴) ابونعیم نے نجی حضرمی سے روایت کی کہ وہ سفر صفین میں حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، جب نینوا کے قریب پہنچے جہاں حضرت یونس کا مزار اقدس ہے تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ندا کی کہ اے ابوعبداللہ! فرات کے کنارے ٹھہرو۔ میں نے عرض کیا: کس لیے؟ فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ فرات کے کنارے شہید کیے جائیں گے اور مجھے وہاں کی ایک مشت مٹی دکھائی ہے۔ (المسند للامام احمد ابن حنبل)

(۵) ابونعیم نے اصبغ بن نباتہ سے راویت کی کہ ہم حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کے مقام پر پہنچے۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: یہاں ان شہداء کے اونٹ بندھیں گے، جوانان آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میدان میں شہید ہوں گے، آسمان وزمین ان کی شہادت پر روئیں گے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم)

الغرض شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یہ انفرادیت ہے کہ آپ کی ولادت کے ساتھ ہی آپ کی شہادت کی خبر بھی عام ہوچکی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسوؤں نے شہادت حسین کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت کردی تھی۔

فسق و فجور کا مجسمہ یزید

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی یہ پیشین گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ ۶ رجب ۶۰ھ میں حضرت امیر معاویہ لقوہ کے مرض میں مبتلا ہوکر رحلت فرما گئے۔ ان کے بعد یزید بن معاویہ تخت نشیں ہوا اور ساٹھ ہجری کے اختتام اور ۶۱ھ کے ابتدائی دس دنوں میں کربلا کا سانحہ پیش آیا۔

ننگ خاندان یزید ذاتی طور پر فسق وفجور کا پیکر، کبر وغرور کا مجسمہ، شراب وکباب کا آدمی، گالی گلوج اور فحاشی کا خوگر، صوم وصلوٰۃ کا تاریک، بدعتی بدکار، بدکردار، نہایت موٹا، بدنما، کثیر الشعر، بدخلق، تندخو، فاسق وفاجر تھا۔

غسیل الملائکہ سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کے شہباز صفت شہزادے حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہما اہل مدینہ کو یزید پلید کی بدکاری سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اے میری قوم! اللہ وحدہ سے ڈرو جس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کی قسم! ہم یزید کے خلاف اس وقت اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ ہمیں خوف ہوا کہ کہیں ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش نہ ہوجائے، وہ ایسا شخص ہے جو ماؤں، بیٹوں اور بہنوں سے نکاح جائز قرار دیتا ہے، شراب نوشی کرتا ہے اور نماز چھوڑتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر لوگوں میں سے کوئی میرے ساتھ نہ ہو تب بھی میں اللہ کی خاطر اس معاملہ میں شجاعت وبہادری کے جوہر دکھاؤں گا'' (تاریخ الخلفا)

تاریخ طبری کے آئینہ میں بھی نافرجام یزید کا داغ دار کردار ملاحظہ کرلیں ''مدینہ والوں کے وفد نے یزید کے پاس سے واپس آکر اہل مدینہ سے کہا: ہم ایسے شخص کے پاس سے آئے ہیں جس کا کوئی دین نہیں، وہ شراب پیتا ہے، طنبورے بجاتا ہے، اس کے پاس گانے والی عورتیں ناچتی ہیں، وہ کتوں سے کھیلتا ہے، اور چوروں اور چھوکروں کے ساتھ رات میں قصہ گوئی کرتا ہے'' (تاریخ طبری)

بیعت یزید کا مطالبہ اور امام حسین کا انکار

فسق وفجور کا پیکر یزید اپنے باپ امیر معاویہ کے انتقال کے بعد تخت نشیں ہوا اور اپنی بیعت لینے کے لیے اطراف وجوانب اور ممالک سلطنت میں مکتوب بھیجے، یزید کے لیے سب سے ضروری تھا کہ وہ نواسۂ رسول حضرت امام حسین علی جدہ وعلیہ السلام کی بیعت لیکر اپنی بادشاہت کا جواز فراہم کرے چنانچہ اس نے تخت نشینی کے فورا بعد مدینہ کے عامل ولید بن عقبہ کو امیر معاویہ کی رحلت کی خبر بھیجی اور ساتھ ہی یہ حکم نامہ بھی بھیجا کہ حضرت امام حسین ،حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن زبیر سے میرے حق میں بیعت لو اور جب تک وہ میری بیعت نہ کریں انھیں ہرگز نہ چھوڑنا (تاریخ طبری)

مدینہ طیبہ کا عامل حضرت امام عالی مقام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر یزید کی بیعت طلب کی۔ یزید کا فسق وفجور کسی پر مخفی نہ تھا چنانچہ حضرت امام حسین نے اس کے فسق و فجور کے سبب اس کو نا اہل قرار دیا اور بیعت یزید سے صاف انکار کر دیا۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن زبیر نے بھی بیعت سے انکار فرمایا۔

مدینہ منورہ سے ہجرت

حضرت امام عالی مقام علی جدہ وعلیہ السلام یزید پلید کی شریر طبیعت سے اچھی طرح واقف تھے۔ وہ جانتے تھے کہ بیعت سے انکار کے سبب یزید جان کا دشمن اور خون کا پیاسا ہو جائے گا۔ اور ہوا بھی یہی۔ آپ نے مدینہ کے حالات کو ناسازگار محسوس کیا اور اندیشہ ہوا کہ یزید کی جانب سے زبردستی کی صورت میں حکومت کے خوشامدی کارندوں اور میرے حامیوں کے درمیان جنگ کی فضا قائم ہو جائیگی اور اس سبب سے شہر رسول کی بے حرمتی ہوگی۔ اس لیے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے طے فرمایا کہ وہ مدینہ سے مع اہل خانہ رحلت فرما کر مکہ مکرمہ میں اقامت فرمائیں گے۔ روانگی کی تیاری کر لینے کے بعد آپ نانا جان کے روضۂ اقدس پر سر خمیدہ حاضر ہوئے۔ قریب آ کر سر اٹھایا اور حسرت بھری

نگاہوں سے گنبد خضریٰ کی زیارت فرمائی اور کپکپاتے ہوئے لبوں سے عرض کیا: نانا جان! یہاں کے حکمراں اب آپ کے لاڈلے بیٹے حسین کو آپ کے قدموں میں نہیں رہنے دیتے۔ میرے آقا: آج آپ کے اہل بیت پر مدینہ کی زمین تنگ کر دی گئی ہے۔ یہ کہتے کہتے دیدۂ خوں بار سے اشک غم کی بارش شروع ہوگئی۔ امام عالی مقام اور تمام اہل بیت غم ہجرت میں بے تاب ہوکر رونے لگے۔ پھر چشم پرنم کے ساتھ حضرت امام حسین نے آقا علیہ الصلوۃ والسلام سے اجازت لی اور اہل بیت کو ساتھ لیکر تحفظ شہر رسول کی خاطر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ ہجرت فرما گئے۔ (ملخصا سوانح کربلا)

مکہ مکرمہ میں امام عالی مقام کی آمد

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ پہنچ کر شعب ابی طالب میں ٹھہرے، اہل مکہ اور گردونواح کے لوگوں کو حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے آنے کی اطلاع موصول ہوئی تو جوق در جوق آ آ کر ہم شبیہ مصطفی، راکب دوش پیغمبر، نوسۂ رسول کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

اہل کوفہ کے خطوط ووفود

کوفہ جسے حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں دارالحکومت بنایا تھا۔ جب وہاں والوں کو علم ہوا کہ نوسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، نور نظر علی مرتضیٰ امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت سے صاف انکار کر دیا ہے اور اجلہ حضرات صحابہ مثلا حضرت ابن عمر، حضرت عبداللہ ابن زبیر بھی بیعت یزید سے منکر ہیں تو انہوں نے حضرت امام حسین کی خدمت میں خطوط بھیجے جسمیں اپنی عقیدت ومحبت اور نیاز مندی کا والہانہ اظہار کیا اور تن من دھن سب کچھ نثار کرنے کی تمنا ظاہر کی اور اس طرح کا مفہوم خط میں لکھا کہ ''ہم یزید جیسے فاسق وفاجر کی بیعت نہیں کر سکتے۔ آپ نوسۂ رسول ہیں ہم آپ کی سرپرستی میں ظلم وستم

اور فسق و فجور کے خلاف علم جہاد اٹھانے کے لیے تیار ہیں۔ آپ تشریف لائیں، ہم آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے آپ کی خلافت کا اقرار و اعلان کریں گے۔ ہم آپ کو تحفظ دین و شریعت کی دعوت دے رہے ہیں پھر اگر آپ نہیں تشریف لائے تو قیامت کے دن آپ کو جواب دہ ہونا پڑے گا۔ کوفہ سے متعدد وفود بھی مکہ مکرمہ آئے اور براہ راست شرف لقا حاصل کیا اور دعوت دی۔ کوفہ کے مختلف وفود کی جانب سے آنے والے خطوط کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو تھی۔ اور ان تمام خطوط میں تحفظ شریعت کا شدید مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس شدید مطالبہ کے بعد امام حسین جیسے حق پرست سے کیونکر ممکن تھا کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام نہیں دیتے اور فسق و فجور، خرافات و بدعات کا فروغ ہوتا دیکھ کر بھی خاموش رہتے۔ (سوانح کربلا)

کوفہ تشریف لے جانے کا فیصلہ اور احباب کا مشورہ

چنانچہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے غور و فکر کرنے کے بعد کوفہ تشریف لے جانے کا فیصلہ فرمایا۔ حضرت ابن عباس حضرت ابن زبیر وغیرہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کوفہ والوں کی باتوں پر یقین نہ کریں، کوفہ والوں کی بے وفائی اور بد عہدی کا پہلے بھی تجربہ ہو چکا ہے، انہوں نے آپ کے والد ماجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ بھی وفا نہیں کیا تھا، لہذا آپ وہاں جانے کا ارادہ ترک فرما دیں مگر حضرت امام عالی مقام نے فرمایا کہ بلا شبہ آپ حضرات کی رائے میں اخلاص و محبت ہے لیکن میرے بھائیوں! اب مجھ پر نانا جان کے دین کی خاطر، تحفظ شریعت کی خاطر، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی خاطر علم جہاد بلند کرنا فرض ہو چکا ہے۔ کوفہ والے وفا کریں یا دغہ مجھے اس کی فکر نہیں ہے فکر تو بس اس بات کی ہے کہ اگر بروز قیامت مجھ سے یہ سوال کیا گیا کہ حسین! جس وقت فسق و فجور کو عام کیا جا رہا تھا، خرافات اور بدعات کو فروغ دیا جا رہا تھا اور قرآن و حدیث کے خلاف کیا جا رہا تھا اس وقت تجھے دعوت حق دی گئی تو اس پرفتن

دور میں تو نے دعوت حق قبول کر کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ کیوں انجام نہیں دیا؟ تو میں کیا جواب دوں گا۔ اس لیے میرے عزیزوں! کوفہ والوں کی جانب سے بد عہدی کا تجربہ صحیح ہے، اس کے باوجود مجھے شریعت الہیہ کے قیام اور تحفظ کے لیے جانا ہو گا۔ ہاں یہ مناسب ہوگا کہ جانے سے قبل اپنے بھائی مسلم بن عقیل کو حالات کا جائزہ لینے بھیجا جائے۔ (سوانح کربلا)

امام مسلم کی کوفہ آمد

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے چچازاد حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو بلا کر اپنا نائب بنایا اور فرمایا: ''تم کوفہ کا سفر کرو اور اس امر کی تحقیق کرو جس کے بارے میں وہ مجھے لکھتے ہیں۔ پس اگر یہ بات سچ ہے تو میں ان کی جانب سفر کروں''۔

تعمیل حکیم امام حسین میں حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کوفہ کے لیے روانہ ہوئے۔ اپنے ہمراہ اپنے دونوں لخت جگر حضرت محمد و حضرت ابراہیم کو بھی لے گئے، حضرت مسلم کوفہ پہنچے اور مختار بن ابی عبید کے گھر پر قیام فرمایا۔ کوفہ والوں کو جب یہ خبر پہنچی تو جوق در جوق مشتاق زیارت حاضر خدمت ہوئے اور نائب امام حسین حضرت سیدنا مسلم رضی اللہ عنہ کے نورانی چہرہ کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو تسکین پہنچائی۔ بیعت کا سلسلہ ایسا دراز ہوا کہ ایک دن میں بارہ ہزار سے زیادہ تعداد میں لوگوں نے آپ کے دستِ حق پرست پر حضرت امام حسین کی بیعت کی۔

حضرت امام مسلم نے جب اہل کوفہ کی اس درجہ عقیدت و محبت اور ان میں ایسے جوش و خروش کو ملاحظہ فرمایا تو آپ نے اپنے قائد حضرت امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اس مفہوم کا خط روانہ فرما دیا کہ ''سیدی و سندی امام حسین! کوفہ کے حالات سازگار ہیں، اب تک بارہ ہزار سے زیادہ لوگوں نے آپ کی بیعت میرے ہاتھ پر کی ہے۔ آپ بلا تأمل کوفہ تشریف لے آئیں۔ (تاریخ طبری)

یزید کو کوفہ کے حالات کی خبر

اس زمانہ میں حکومت شام کی جانب سے کوفہ کے گورنر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور محب اہل بیت تھے۔ جب امام مسلم کے دست مبارک پر اہل کوفہ حضرت امام حسین کی بیعت کر رہے تھے تب اپنے منصب کی وجہ سے انہوں نے اہل کوفہ سے بس اتنا کہا کہ ''یہ بیعت یزید کی مرضی کے خلاف ہے اور وہ اس پر بہت غضبناک ہوگا''۔ وہ رسما اتنا کہہ کر خاموش ہو بیٹھے اور اس معاملے میں کسی طرح کی مداخلت نہیں کی اور نہ ہی یزید کو اس سے باخبر کیا۔ لیکن مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ بن عقبہ جو کوفہ میں یزید کے حامی تھے انہوں نے یزید کو اطلاع دی کہ مسلم بن عقیل نائب امام حسین کی حیثیت سے کوفہ آئے ہوئے ہیں اور اہل کوفہ ان کے ہاتھ پر امام حسین کی بیعت کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی کوفہ کے گورنر نعمان بن بشیر کی جانب سے خاموشی اور کوئی کاروائی نہ کرنے کی بھی شکایت کی۔ یہ خبر سنتے ہی یزید غصہ سے آگ بگولا ہو گیا۔ فوراً اس نے عبید اللہ بن زیاد کو کوفہ کا والی منتخب کیا اور اسے نعمان بن بشیر کی معزولی کا پروانہ دے کر کوفہ بھیجا۔ (تاریخ طبری)

ابن زیاد کا کوفہ آکر فساد مچانا

ابن زیاد جو انتہائی درجہ کا عیار، مکار اور دغہ باز تھا وہ بھیس بدل کر رات کے وقت کوفہ میں داخل ہوا۔ رات گزار کر صبح کو ابن زیاد نے اہل کوفہ کو جمع کیا، نعمان بن بشیر کی معزولی کا پروانہ پڑھ کر سنایا اور اہل کوفہ کو یزید پلید کی مخالفت سے خوب ڈرایا دھمکایا۔ اس وقت حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہ حضرت ہانی بن عروہ کے گھر میں اقامت پذیر تھے۔ ابن زیاد کو جب خبر ہوئی تو ابن زیاد نے محمد بن اشعث کے ساتھ ایک فوجی دستہ بھیج کر ہانی کو طلب کیا۔ چنانچہ محمد بن اشعث حضرت ہانی کو ان کے گھر سے گرفتار کر کے ابن زیاد کے پاس لایا۔ ان کے علاوہ شہر کے دیگر رؤسا اور عمائدین کو بھی ابن زیاد کے سپاہیوں نے گرفتار کر کے قلعہ بند کیا۔

حضرت ہانی بن عروہ ایک عاشق صادق اور محب اہل بیت تھے اس لیے جب انھیں قیدی بنا کر یزیدی لے گئے تو حضرت امام مسلم سیف بکف میدان میں نکل آئے، آپ نے اہل کوفہ کو آواز دی۔ اہل کوفہ ایک آواز پر تلوار کے ساتھ جوق در جوق اپنے اپنے گھروں سے جذبۂ انتقام میں نکل آئے اور دیکھتے ہی دیکھتے چالیس ہزار لوگوں نے امام مسلم کی قیادت میں قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ بس امام مسلم کے ایک اشارۂ انگشت کی ضرورت تھی چالیس ہزار مجاہدین کا لشکر سیلاب کی طرح قلعہ کو بہا لیے جاتا اور ابن زیاد کو شکست کھا کر رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا۔ لیکن امام مسلم اپنی صلح پسند طبیعت کے سبب اس انتظار میں رہے کہ ابن زیاد سے گفت وشنید کے ذریعہ صلح کی صورت پیدا ہو جائے تاکہ مسلمانوں میں خوں ریزی نہ ہو۔ اس وقفہ کا ابن زیاد بدنہاد نے پورا فائدہ اٹھایا اور جو رؤسا و عمائدین شہر اس کے پاس قید تھے انھیں اس بات پر مجبور کیا کہ وہ مسلم کی جماعت میں موجود اپنے اپنے رشتہ داروں کو گھر واپس ہونے پر مجبور کریں تاکہ مسلم کی جماعت منتشر ہو جائے۔ اس کا یہ داؤ کارگر ثابت ہوا اور ان محصورین نے دیوار قلعہ پر کھڑے ہو کر اپنے لواحقین سے بات کی اور اپنی جان کا حوالہ دیکر انھیں حضرت امام مسلم کا ساتھ چھوڑ دینے اور گھر واپس ہو جانے پر مجبور کیا۔ تقریباً ڈیڑھ سو خطوط میں اپنے تن من دھن نثار کرنے کی تمنا ظاہر کر کے بلانے والے کوفیوں نے آج جان پر بنی تو نامردی دیکھا دی اور تمام کوفی جو جذبۂ انتقام میں امام مسلم کے زیر سایہ کھڑے تھے آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے واپس ہو گئے اور میدان میں تنہا مسافر اہل بیت امام مسلم رضی اللہ عنہ رہ گئے۔ مورخین لکھتے ہیں کہ اس روز جب امام مسلم نے نماز مغرب با جماعت شروع کی تو آپ کے پیچھے پانچ سو کوفی تھے لیکن جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص بھی موجود نا تھا۔ کوفہ والوں نے جس کے ہاتھ پر خدا اور رسول کو گواہ بنا کر بیعت کیا تھا اور جسے ہزار ہا منت وسماجت کر کے بلایا تھا آج مشکل گھڑی میں اسے چھوڑ کر رفو چکر ہوئے۔ دنیا میں جب کبھی بزدلوں اور نامردوں کی فہرست مرتب کی جائیگی اس میں کوفیوں کا نام سرفہرست ہوگا۔ (ملخصا سوانح کربلا)

۳/ذی الحجہ کو امام مسلم کی شہادت

امام مسلم نے جب کوفیوں کا یہ چہرہ دیکھا تو افسردہ ہوئے۔کوفہ بلانے والے تمام میزبانوں نے اپنے اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا ہے،صبح سے آپ بے آب ودانہ ہیں،ساتھ میں دو چھوٹے چھوٹے صابر وشاکر بچے بھی بھوکے پیاسے ہیں۔لیکن انھیں اپنی جان سے زیادہ اس بات نے بے چین و بے قرار کر دیا کہ میں نے حضرت امام عالی مقام کو خط میں یہاں کے حالات سازگار لکھے ہیں اور انھیں یہاں آنے کے لیے عرض کیا ہے۔بلاشبہ میری عرضی پر امام حسین یہاں کے لیے مکہ سے روانہ ہو چکے ہوں گے۔بے چینی اور بے قراری کے اسی عالم میں تھے کہ طوعہ نامی ایک عورت نے آپ کو پہچان کر اپنے گھر میں پناہ دی۔ابن زیاد کو اس کی خبر پہنچی تو اس نے عمرو بن حریث اور محمد بن اشعث کو ایک فوجی دستہ کے ساتھ طوعہ کے گھر امام کی گرفتاری کے لیے بھیجا۔ان دونوں نے ایک جماعت سپاہ کے ساتھ طوعہ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور چاہا کہ امام مسلم کو گرفتار کر لیں۔ناچار حضرت امام مسلم تلوار میان سے نکال کر باہر تشریف لائے اور مقابلہ شروع کیا۔آپ نے اس شدت سے تیغ زنی کی کہ بہت سے یزیدی شدید زخمی ہو گئے جس کے سبب سے ان یزیدیوں کی ہمت پست ہوئی اور سپاہی پیچھے ہٹنے لگے۔یہ دیکھ کر کہ ہاشمی خاندان کے اس شیر ببر سے مقابلہ ناممکن ہے۔ابن اشعث اور عمرو بن حریث نے مکاری سے کام لیا اور یہ دونوں اعلان کرنے لگے کہ اے حضرت مسلم ہم آپ کو قتل کرنے نہیں آئے ہیں،ہمارا مقصد تو بس اتنا ہے کہ آپ ابن زیاد کے پاس چل کر اس سے بات چیت کے ذریعہ مصالحت کر لیں۔یہ سن کر امام نے فرمایا ہم بھی خوں ریزی نہیں چاہتے چنانچہ یہ لوگ حضرت امام مسلم اور ان کے دونوں بچوں کو ساتھ لیکر ابن زیاد کی طرف روانہ ہوئے۔ان بدبختوں نے اپنے سپاہ میں سے چند لوگوں کو پہلے ہی قلعہ کی طرف بھیج دیا اور انھیں اس بات کا حکم دیا کہ وہ دروازہ کے پہلو میں اندر کی جانب تلوار لیکر چھپے رہیں اور جیسے ہی امام مسلم داخل ہوں تو دونوں طرف سے ان پر حملہ شروع کر دیا

جائے۔الغرض امام مسلم جیسے ہی دروازہ سے قلعہ کے اندر داخل ہوئے۔دروازے کے اوٹ میں چھپے ہوئے تیغ زنوں نے دونوں طرف سے حملہ کر دیا۔اس طرح دھوکے سے اہل بیت کا مظلوم مسافر شہید کر دیا گیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون،

حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کے دونوں بچے محمد و ابراہیم ساتھ تھے۔والد ماجد کا جسم نازنین خون سے لت پت دیکھ کر تڑپ گئے۔پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ان ستم گاروں نے ان چھوٹے اور پیارے سے بچوں پر بھی رحم نہیں کیا اور ان دونوں کو بھی تیغ ظلم سے شہید کر دیا۔پھر محب اہل بیت حضرت ہانی بن عروہ کو قتل کر کے سولی چڑھایا اور ان تمام شہیدوں کے سرتن سے جدا کر کے نیزوں پر چڑھا کر ان مقدس سروں کو کوفہ کے گلی کوچوں میں پھرا کر اپنی بے رحمی،سنگ دلی اور اسلام دشمنی کا اعلان کیا۔یہ واقعہ ۳/ذی الحجہ سن ۶۰ ہجری میں واقع ہوا۔اس طرح راہ خدا میں قربان ہونے والے حضرت امام عالی مقام کے سب سے پہلے جانثاروں میں یہی چار حضرات ہوئے۔ان مقدس حضرات کی شہادت داستان کربلا کا باب اول ہے۔(ملخصا سوانح کربلا)

حضرت امام حسین مع اہل و عیال کوفہ روانہ

امام مسلم نے جو خط حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا وہ خط ملتے ہی امام حسین نے اہل خانہ،عزیز و اقارب اور خدام و موالی کو حکم فرمایا کہ کوفہ جانے کی تیاریاں کر لی جائیں اور بقدر ضرورت زادِ راہ لے لیا جائے۔تعمیل حکم میں سب تیار ہو گئے۔وقت رخصت نمناک آنکھوں کے ساتھ سب نے طواف کعبۃ اللہ کیا۔آج مصطفےٰ جانِ رحمت کا نور نظر کعبہ کا آخری طواف کر رہا ہے۔یہ قافلہ کل بہتر نفوس قدسیہ پر مشتمل تھا۔امام حسین اپنے اہل بیت و عزیز و اقارب اور خدام کو لیکر ٹھیک اسی دن ۳/ذی الحجہ ۶۰ ھ کو مکہ مکرمہ سے کوفہ کے لیے روانہ ہوئے جس دن امام مسلم اور ان کے بچوں کو یزیدیوں نے شہید کیا تھا۔راہ میں آپ کو امام مسلم اور ان کے دونوں شہزادوں کی شہادت کی روح فرسا خبر موصول ہوئی۔اور کوفیوں کی

نامردی اور دغہ بازی کی داستان بھی معلوم ہوئی۔امام حسین نے اہل قافلہ سے مشورہ کیا۔بعض نے واپس ہونے کا مشورہ دیا۔آخر کار یہی طے ہوا کہ سفر جاری رکھا جائے چنانچہ اہل بیت کا یہ نورانی قافلہ ۱رمحرم الحرام کو کوفہ کے حصار میں پہنچ گیا۔ابھی کوفہ ۲رمیل کے فاصلے پر تھا کہ حر بن یزید ریاحی ایک ہزار ہتھیار بند سوار کے ساتھ حسینی قافلہ سے ملا۔حر نے حضرت امام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمیں ابن زیاد نے بھیجا ہے کہ امام حسین راہ میں جہاں ملیں انھیں میرے پاس لے آؤ۔امام عالی مقام نے فرمایا کہ ہم یہاں از خود نہیں آئے ہیں بلکہ کوفہ والوں کے پیہم اصرار اور بار بار کی دعوت پر حاضر ہوئے ہیں۔اگر اہل کوفہ اپنے عہد و پیمان پر قائم رہیں تو ہم کوفہ میں داخل ہوں ورنہ یہیں سے واپس چلے جاتے ہیں۔حر نے کہا خدا کی قسم ہمیں کچھ نہیں پتہ کہ اہل کوفہ نے آپ کو درخواستیں دے کر بلایا ہے اور نہ میں آپ کو چھوڑ سکتا ہوں اور نہ واپس ہو سکتا ہوں۔جب حر نے دیکھا کہ امام عالی مقام ابن زیاد کے پاس جانے کے لیے راضی نہیں تو اس نے کہا کہ آپ کوفہ جانے کے لیے راضی نہیں ہیں تو جب تک کہ میں ابن زیاد کی رائے نہ معلوم کر لوں آپ ایسا راستہ اختیار کریں جو نہ کوفہ کی طرف جاتا ہو اور نہ مدینہ کی طرف۔امام نے اس بات کو قبول فرمایا اور آپ نے حکم دیا کہ کوفہ کی راہ سے ہٹ کر کسی دوسرے راستے کو اختیار کیا جائے۔(تاریخ طبری)

۲ محرم الحرام کو اہل بیت کا قافلہ کربلا میں

دوسری راہ اختیار کی گئی، قافلہ چلنے لگا، پیچھے پیچھے حر بھی اپنے لشکری کے ساتھ تھا۔ایک مقام پر پہنچ کر حضرت امام عالی مقام نے دریافت فرمایا کہ یہ کونسی جگہ ہے؟ عرض کیا گیا یہ زمین کربلا ہے۔یہ سنتے ہی حضرت امام عالی مقام کے ذہن میں اپنی شہادت سے متعلق نانا جان کی پیشین گوئی گردش کرنے لگی۔حضرت امام عالی مقام نے فرمایا ''یہ کربلا ہے جو مقام کرب وبلا ہے، یہی ہمارے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے، یہیں ہمارے مال واسباب اتریں گے اور اسی مقام پر ہمارے ساتھی قتل کیے جائیں گے''۔حضرت امام عالی مقام گھوڑے سے نیچے اتر

آئے۔حکم پا کر خادمان اہل بیت نے خیمہ نصب فرمایا۔حر بھی ایک طرف اپنے ساتھیوں کے ساتھ خیمہ زن ہو گیا۔یہ محرم الحرام کی دوسری تاریخ جمعرات کا دن تھا۔(سوانح کربلا)

یزیدی فوج لیکر عمرو ابن سعد کا کربلا آنا

ادھر بدنہاد بدانجام ابن زیاد کو خبر مل چکی تھی کہ امام عالی مقام کوفہ کے حصار میں وارد ہو چکے ہیں۔اس نے ایک قاصد کے ذریعہ سے امام حسین کے نام یہ پیغام بھیجا کہ حسین یزید کی بیعت قبول کریں لیکن امام نے فرمایا کہ میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔یہ سن کر ابن زیاد تیش میں آ گیا اور اس نے فوراً ہی عمرو بن سعد کو اس کی سپہ سالاری میں مزید فوجی دستہ دے کر کربلا بھیجا اور اس کے پیچھے شمر ذوالجوشن مردود کو بھی لشکر کثیر دے کر روانہ کیا۔یہ دونوں اہل بیت رسول کے جانی دشمن تھے۔عمرو ابن سعد ۳رمحرم کو کربلا پہنچا اور اس نے فرات کے کنارے پڑاؤ ڈالا۔حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان شخصیت سامنے تھی آپ سے مقابلہ کی جرأت نہ کر سکا لیکن جب اسے پتہ چلا کہ ابن زیاد نے اس کے پیچھے شمر ذوالجوشن کو ایک جتھا سپاہ کے ساتھ بھیجا ہے۔تو یہ سونچ کر کہ کہیں شمر حضرت امام حسین سے مقابلہ کر کے حکومت کے انعام واکرام کا مستحق نہ ہو جائے اور یہ محروم رہے چنانچہ حکومت کی لالچ اور جاہ منصب کی طلب میں اندھا ہو کر امام عالی مقام رضی اللہ عنہ سے مقابلہ شروع کیا۔

۷محرم کو اہل بیت پر پانی بند

عمرو بن سعد ایک بار پھر سختی سے یزید کی بیعت کا طالب ہوا لیکن امام عالی مقام کی طرف سے خاموشی دیکھ کر اس نے پہلے یہ تجویز پاس کیا کہ امام حسین اور ان کے ساتھیوں پر فرات کا پانی بند کر دیا جائے چنانچہ اس نے سپاہ بھیج کر فرات پر پہرے بیٹھا دیا۔یہ اس لیے کیا تا کہ کربلا کے تپتے ہوئے سحرا میں اہل بیت رسول پیاس کی شدت سے تڑپ تڑپ کر یا تو مر جائیں یا شدت پیاس سے مجبور ہو کر ظلم وستم اور فسق و فجور پر قائم یزید کی

بادشاہت قبول کر کے اس کی بیعت سے راضی ہو جائیں ۔سات محرم الحرام کوفرات پر پابندی لگائی گئی ۔شبانہ روز تین دن تک فرات پہ پہرے رہے اور ایک بوند پانی بھی خیمہ حسینی تک نہیں پہنچا۔اہل بیت رسول جن میں بچے بھی تھے بچیاں بھی ۔مرد بھی تھے اور خواتین بھی، سب ہی تین دن تک بے آب ودانہ رہے۔دھوپ کی شدت، گرمی کی حدت اس پر سے کربلا کی ریتیلی زمین۔ایسے حالات میں اہل خیمہ کا پیاس سے کیا حال ہوا ہوگا لیکن قربان جایے تشنہ لب خاندان رسالت کے صبر ورضا اور ایثار وقربانی پر کہ انھوں نے مصائب وآلام کا ایسا بوجھ بھی خندہ پیشانی سے برداشت کیا کہ اگر وہ بوجھ پہاڑ پر ڈال دیا جاتا تو وہ بھی دب جاتا لیکن سلام اے نوسۂ رسول ۔سلام اے جگر گوشۂ بتول ۔سلام اے رسول اللہ کے گھرانے والوں ۔سلام اے چمنستان فاطمہ پر جان نچھاور کرنے والوں کہ آپ سب نے اپنے امام کی قیادت میں سارے مصائب برداشت کئے لیکن یزید کے فسق و فجور کے سامنے سر نہیں جھکایا اور باطل سے کسی بھی طرح سمجھوتا نہیں کیا۔(تاریخ طبری)

مرد حق باطل سے ہرگز خوف کھا سکتا نہیں
سر کٹا سکتا ہے لیکن سر جھکا سکتا نہیں

امام حسین کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

۹ محرم بعد نماز عصر امام حسین رضی اللہ عنہ مراقبہ میں تھے کہ اچانک آنکھ لگ گئی، خواب میں مصطفی جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ۔خواب سے بیدار ہوئے تو اپنے خیمے میں بہن زینب کو پایا، بی بی زینب سے فرمایا: بہن زینب! ابھی ابھی میں نے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے ۔نانا جان نے فرمایا ہے کہ بیٹا حسین تم ہمارے پاس آنے والے ہو۔یہ سن کر بی بی زینب پر کوہ غم ٹوٹ پڑا۔عرض کرتی ہیں ۔میرے عزیز بھائی حسین! آپ ہم کو اس دیار غیر میں چھوڑ کر جانے والے ہیں ۔آپ کی شہادت ہونے والی ہے اور آپ ہم سے رخصت ہونے والے ہیں ۔حضرت امام حسین نے بہن زینب کو

سنبھالتے اور تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔میری پیاری بہن زینب! شہادت تو ہمارا مقدر ہے۔ بہن میرے بعد تم ہی کاروان اہل بیت کی میر کارواں ہو،کل صبر سے کام لینا۔اللہ ہمارا ناصر ومددگار اور حقیقی مستعان ہے۔اس کے بعد دونوں بھائی بہن اشکبار آنکھوں کے ساتھ مصروف عبادت ہو گئے۔

رزم کا میداں بنا ہے جلوہ گاہِ حسن وعشق
کربلا میں ہو رہا ہے امتحان اہل بیت

شب عاشورہ امام کا خطبہ اور اہل بیت کی عبادت

۹ محرم الحرام کو ہی یزیدی جنگ کے لیے تلے ہوئے تھے لیکن امام حسین نے فرمایا کہ تم لوگوں نے تو جنگ کی ٹھان ہی لی ہے اور خاندان رسالت کے خون سے زمین کربلہ کو رنگین کر دینے کا عزم مصمم کر ہی لیا ہے تو ٹھیک ہے آج کی شب گزار کر کل ہم سے مقابلہ کرنا تا کہ ایک شب ہم اپنے رب قدیر کے حضور سجدۂ نیاز لٹائیں اور مصروف عبادت رہیں۔چنانچہ نویں تاریخ کا سورج غروب ہوا اور عاشورہ کی شب نمودار ہوئی۔آپ خیمے میں تشریف لائے اور خدام وموالی اور اہل بیت کے چھوٹے بڑے تمام کو جمع کر کے ان سے خطاب فرمایا۔حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! میں تم سب سے راضی ہوں، تم سب نے حق صداقت اور رفاقت ادا کر دیا۔قیامت کے دن تمہارے حق میں گواہی دوں گا۔میں تم سب کو اجازت دیتا ہوں کہ رات کی تاریکی میں جہاں چاہو چلے جاؤ۔مجھے تو جام شہادت اسی مقام پر نوش کرنا ہے لیکن تمہیں اپنی خاطر قتل کروانا نہیں چاہتا۔

یہ سن کر اہل بیت اور خادمان اہل بیت کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔سب نے بیک زبان عرض کیا: اے میرے امام! ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ہم آپ کو تنہا چھوڑ کر چلے جائیں۔آج اگر ہم نے آپ کو تنہا چھوڑ دیا تو کل اپنے پروردگار اور اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے۔ہماری تو تمنا ہے کہ ہم اپنی جان آپ کے قدموں میں نثار

کردیں تاکہ کل میدان محشر میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا وخوشنودی حاصل ہو۔ یہ جواب سن کر حضرت امام عالی مقام کو مسرت ہوئی۔آپ نے سب کو صبر کی تلقین کی اور سب کے لیے دعائے خیر فرمائی۔اب خیمۂ حسینی کے سارے حضرات مصروف عبادت ہوگئے اور ساری رات اورد و وظائف اور مناجات کرتے کرتے گزری۔خیمۂ حسینی میں رات بھر تلاوت کلام الٰہی اور درود واذکار کا سلسلہ جاری رہا۔

دس محرم الحرام کا قیامت نما دن

آج دس محرم جمعہ کا دن ہے۔فجر کی نماز امام کی اقتدا میں جاں نثاروں نے ادا کی۔نماز سے فارغ ہوکر امام حسین خیمہ میں آئے۔حضرت امام عالی مقام علی جدہ وعلیہ السلام نے دیکھا کہ یہ لوگ کسی مصالحت پر تیار نہیں، نہ شہر میں داخل ہونے دیتے ہیں، نہ ہی واپس جانے دیتے ہیں اور نہ ہی ملک چھوڑ دینے پر انھیں تسلی ہوتی ہے۔یہ لوگ صرف خون کے پیاسے ہیں اور جنگ کے خواہاں ہیں۔اب کسی طرح جنگ کو ٹالنے کی کوئی صورت نہیں۔نا چار حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے خیمہ کے اردگرد خندق کھودنے کا حکم فرمایا۔خندق کھودی گئی، اس کی صرف ایک راہ رکھی گئی جہاں سے نکل کر دشمنوں سے مقابلہ کیا جائے۔اور اس خندق میں آگ جلادی گئی تاکہ اہل خیمہ دشمنوں کے ایذا سے محفوظ رہیں۔

اس کاروائی کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کارزار میں تشریف لائے اور یزیدیوں سے خطاب فرمایا۔جس میں یزیدیوں کے سامنے اپنے فضل وکمال اور آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی نسبت، قرابت اور شفقت ومحبت کو بیان فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ''خون ناحق سے باز رہو۔اگر تم اپنے شہر میں میرا آنا نہیں چاہتے تو مجھے واپس تو جانے دو''۔لیکن اس گفتگو کا کوئی اثر ان یزیدیوں پر نہ ہوا اور اس خطبے کے جواب میں ان بد بختوں نے یہ کہا کہ یہ سب ہم کو معلوم ہے لیکن ہمیں ان سب سے مطلب نہیں۔یا تو آپ یزید کی بیعت قبول کیجیے یا جنگ کے لیے آپ کسی کو میدان میں بھیجیے۔(سوانح قربلا)

آغاز جنگ سے قبل میدان کربلا میں امام کی کرامت کا ظہور

ابھی امام خطاب سے فارغ ہوئے تھے اور یزیدیوں کا گستاخانہ جواب سنا تھا کہ اسی دوران ایک بد بخت مالک بن عروہ نامی گھوڑے پر سوار آگے آیا، اس نے حسینی خیمہ کے ارد گرد خندق میں آگ کی حفاظتی تدبیر دیکھی تو اس گستاخ بد باطن نے کہا: اے حسین! تم نے وہاں کی آگ سے پہلے یہاں کی آگ لگالی۔حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کو اس کی یہ گستاخی بہت ناگوار گزری۔بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر التجا کی کہ اے اللہ! اس گستاخ کو عذاب دوزخ سے قبل اس دنیا میں آتش عذاب میں گرفتار فرما۔نوجوانان جنت کے سردار کا رب قدیر کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھانا تھا کہ دعا باب اجابت پر جا کر یوں سجدہ ریز ہوئی کہ اسی وقت اس کے گھوڑے کا پاؤں ایک سوراخ میں گیا اور وہ گھوڑ سے اگرا اور اس بد باطن کا پاؤں رکاب میں الجھا اور گھوڑا اسے لیکر بھاگا اور آگ میں لے جا کر ڈال دیا۔

حضرت امام نے کلمۂ شکر ادا کیا اور عرض کیا: اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے اہل بیت رسول کے بدخواہ کو سزا دی۔(سوانح قربلا)

یہ کلمہ سن کر ایک اور سرکش نے کہا کہ آپ کو پیغمبر سے کیا نسبت ہے؟ اس جملہ سے امام عالی مقام علی جدہ وعلیہ السلام کے دل کو صدمہ پہنچا۔چنانچہ آپ نے اس کے لیے بھی اسی جگہ بد دعا فرمائی۔جس کے ساتھ ہی اس گستاخ کو قضائے حاجت کی ضرورت محسوس ہوئی، گھوڑے سے اتر کر ایک طرف بھاگا ہوا گیا، کسی جگہ قضائے حاجت کے لیے برہنہ ہوکر بیٹھا کہ ایک سیاہ بچھو نے ڈنگ مارا تو نجاست سے آلودہ تڑپتا پھرتا تھا، اس رسوائی کے ساتھ اہل لشکر کے سامنے تڑپتے تڑپتے مر کر واصل جہنم ہوا۔(سوانح قربلا)

میدان کربلا میں آغاز جنگ سے قبل امام کی کرامت کا ظہور دراصل اتمام حجت کا

ایک سنہرا باب ہے۔ جب قولی طور پر حضرت امام نے فریق مخالف کے سامنے ہر طرح سے اتمام حجت فرما دیا تو اس کے بعد جنگ سے قبل حضرت امام نے کرامتوں کا ظہور فرما کر بارگاہ الٰہی میں اپنی محبوبیت ومقبولیت کو واضح فرمایا اور اس طرح حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی طرف سے قولی اور عملی دونوں طور پر اتمام حجت کر دیا گیا۔ لیکن دنیا طلبی کی ہوس نے ان یزیدیوں کو اندھا بھی کر دیا تھا اور بہرا بھی۔ نہ وہ حق دیکھ سکتے تھے اور نہ حق سننے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ ان کا واحد مقصد تھا امام حسین کو شہید کر کے یزید سے مال وزر، جاہ وحشم اور حکومت کے اعلیٰ عہدے کی طلب۔

جنگ کا آغاز اور خدام اہل بیت کی شہادت

حضرت امام حسین اتمام حجت فرما کر خیمہ میں تشریف لائے، ادھر یزیدی میدان کربلا میں تلوار لہراتے ہوئے جنگ کے لیے اتاولے ہو رہے تھے۔ انھوں نے آواز دی: اے حسین! اپنے آدمی میدان میں بھیجئے۔ اُدھر بائس ہزار کا تازہ دم لشکر اشرار ہے اور اِدھر حق پر مر مٹنے والے ۷۲ / یا ۸۲ / حضرات قدسیہ کی نورانی جماعت ہے۔ وہ بھی تین شب وروز کے بھوکے پیاسے مصیبت زدہ لیکن صبر واستقامت میں جبل شامخ۔ یزیدیوں کی طرف سے جب للکار ہوئی تو اہل بیت کے نوجوان جوشوق جہاد سے لبریز تھے وہ آگے بڑھ کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے اعدائے دیں کے مقابل جانے کے لیے اذن طلب کیا۔ لیکن خادمان آل رسول نے عرض کیا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ان غلاموں کے ہوتے ہوئے مخدوم زادگان میدان کارزار میں جائیں۔ ہم اپنی جان آپ پر قربان کر دیں گے لیکن اپنے جیتے جی چمنستان مصطفی کے کسی بھی فرد کے ناخن پا تک یزیدیوں کو پہنچنے نہیں دیں گے۔

چنانچہ سب سے پہلے حسینی قافلہ سے خادمان اہل بیت ایک ایک کر کے دشمنوں کے سامنے آئے۔ خدام حسین جب شوق شہادت اور آل پیغمبر پر جاں نثاری کا جذبہ لیے میدان کارزار میں نازل ہوئے تو یزیدیوں کے چھکے چھڑا دیے، وہ جدھر کا رخ کرتے

یزیدی لشکر میں اضطراب پھیل جاتا، صف اعدا میں کھلبلی مچ جاتی، یزیدیوں کے حوصلے پست ہو جاتے۔ ان حضرات نے بڑی بے جگری کے ساتھ داد شجاعت دی، ایک غلام حسین سینکڑوں یزیدیوں پر بھاری ثابت ہوتا تھا۔ جب یزیدی تنہا ان سے مقابلہ کی تاب نہ رکھتے تو سب ملکر یک بارگی حملہ آور ہو جاتے اور تیر وتلوار کی بارش شروع کر دیتے لیکن وہ مرد میداں پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ شیر کی طرح دھاڑتے ہوئے صف اعدا میں گھس کر بڑی بے جگری سے داد شجاعت دیتا ہوا زخموں سے چور ہو کر جام شہادت نوش فرما لیتا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ تمام جاں نثار اہل بیت لڑتے لڑتے اپنے آقا حسین علی جدہ وعلیہ السلام پر قربان ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کربلا والوں نے روشن کر دیا اسلام کو
شمعیں گل ہوتی گئیں اور روشنی بڑھتی گئی

حضرت حر کی توبہ

جب عمرو بن سعد نے اہل بیت رسول سے جنگ شروع کر دی تو اس کے لشکری سے حر بن یزید ریاحی جس کے دل میں اہل بیت کی محبت تھی اس نے جوش مارا اور وہ ندامت و شرمندگی کے ساتھ یزیدی خیمہ سے نکل کر امام کے پاس حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اے نواسۂ رسول! میں وہی حر ہوں کہ جو آپ کے قافلے کو گھیر کر کربلا تک لایا ہے لیکن یا حسین! اب میں شرمندہ ہوں۔ کیا اس لمحے میں بھی میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ امام عالی مقام علی جدہ وعلیہ السلام نے فرمایا کہ اگر توبہ کرنے آئے ہو تو اب بھی توبہ قبول ہوسکتی ہے۔ اے حر! اپنے لیے یہ بشارت لو کہ تمہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی آزاد کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت حر رضی اللہ عنہ نے سیدنا امام عالی مقام علی جدہ وعلیہ السلام کی طرف سے لڑتے لڑتے جام شہادت نوش فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (شام کربلا)

اولاد عقیل کی شہادت

نیاز مندوں، عقیدکیشوں اور خادموں کی جانیں آل نبی پر قربان ہو جانے کے بعد مولائے کائنات کے برادر حقیقی حضرت عقیل کی اولاد سے حضرت جعفر بن عقیل، حضرت عبداللہ بن عقیل اور حضرت عبداللہ بن مسلم بن عقیل شوق شہادت لیے یزیدی فوج کے مد مقابل آئے۔ یہ ہاشمی نوجوانان شیر ببر کی طرح ان پر حملہ آور ہوئے اور لشکر اشرار کو زیر و زبر کرتے ہوئے ان میں گھستے چلے گئے۔ ان حضرات اولاد عقیل نے اس شدت سے تیغ زنی کی کہ بہت سے یزیدی واصل بہ جہنم ہوئے اور بہت سے لہولہان ہو گئے۔ ان حضرات نے میدان کربلا میں ہاشمی شجاعت کا جلوہ دیکھا کر جام شہادت نوش فرمایا اور راہی ملک بقا ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اولاد علی کی شہادت

سیدۃ نساء العالمین خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے متعدد شادیاں کیں تھیں، جن سے کئی اولادیں ہویں۔ آج میدان کربلا میں ان میں سے حضرت محمد بن علی، حضرت ابوبکر بن علی، حضرت عمر بن علی، حضرت عثمان بن علی، حضرت عبداللہ بن علی، حضرت جعفر بن علی رضی اللہ عنہم خیمہ حسینی میں امام حسین کے ساتھ تھے۔ کوفہ میں آخر الذکر حضرات کے نانیہالی رشتہ دار تھے، ان رشتہ داروں نے ابن زیاد سے پیروی کر کے مذکورہ حضرات اولاد علی کے لیے امان نامہ حاصل کر لیا۔ یزیدیوں نے میدان کربلا میں اعلان کیا کہ ابن زیاد نے اولاد علی سے عثمان وعبداللہ وجعفر کو امان دے دیا ہے اور وہ امان نامہ لیکر ایک یزیدی خیمہ حسینی تک آیا۔ جب اولاد علی اس پر مطلع ہوئے تو اسے اپنے ہاتھ میں لیکر کئی ٹکڑے کر کے فضائے کربلا میں اچھال دیا اور فرمایا کہ ''جس امان نامہ میں اولاد علی کے لیے امان ہو اور نوسۂ رسول کے لیے امان نہ ہو ہم اولاد علی ایسے امان نامہ کو اپنے جوتے کی ٹھوکروں پر رکھتے ہیں۔ اس کے بعد

مولیٰ علی کے ان شہزادوں نے بھائی امام حسین سے عرض کیا۔ میرے پیارے بھائی حسین! آپ امانت رسول الثقلین اور نواسۂ رسول ہیں جب تک ہم زندہ ہیں تب تک ہم آپ کے ناخن پا تک بھی ان دشمنوں کو نہ آنے دیں گے۔ آپ میدان کارزار میں ہمیں جانے کی اجازت دیں۔ مخلص بھائیوں کے اصرار پر امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے اجازت دیا۔

اجازت پا کر اولاد علی ایک کے بعد ایک یزیدی فوج کے بالمقابل آ آ کر لڑتے رہے۔ بہتوں کو موت کے گھاٹ اتارا اور بہتوں کو زخمی کیا اور کافی دیر تک شجاعت حیدری اور قوت بازوئے علی کا جلوہ دیکھا کر جان جان آفریں کے سپرد کر کے خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت امام علی اکبر کی شہادت

اولاد علی کی شہادت کے بعد چمنستان فاطمہ کے گلوں کی باری آئی۔ سب سے پہلے ۱۸ رسال کے جواں سال شہزادے حضرت امام حسین کے لخت جگر نور نظر، ہم شبیہ پیغمبر سیدی سرکار امام علی اکبر رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور وقت کی طاغوتی طاقت سے نبرد آزما ہونے کے لیے حضرت والد ماجد سے اجازت طلب کی۔ کون علی اکبر؟ وہ علی اکبر جو مصطفی جان رحمت کے شبیہ ہیں۔ وہ علی اکبر جو خاندان نبوت کے چشم و چراغ ہیں۔ وہ علی اکبر جو مولائے کائنات کے نور نظر اور حضرت خاتون جنت کے پوتے ہیں۔ وہ جواں سال علی اکبر پدر بزرگوار سے اذن شہادت طلب کر رہے ہیں۔ ایک باپ اپنے لخت جگر نور نظر کو میدان میں جانے، گردن کٹانے اور خون میں نہانے کی اجازت کیسے دے۔ بڑا صبر آزما وقت ہے۔ اس سخت آزمائش میں بھی پیکر صبر و رضا امام عالی مقام علی جدہ وعلیہ السلام نے سنت ابراھیمی کی یاد تازہ کی اور اپنے نور نظر کو میدان کارزار میں جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت امام عالی مقام نے اپنے لخت جگر کو تیار کیا، اسلحہ اپنے دست مبارک سے حمائل کیے، فولادی مغفر سر پر رکھا، کمر پر پٹکا باندھا، تلوار حمائل کی اور نیزہ مبارک ہاتھ میں دیا۔ آنسوؤں کی

برسات میں اہل بیت نے اپنے علی اکبر کی آخری زیارت کی اور سیدنا علی اکبر نے وقت رخصت بھائی، بہن، والدہ ماجدہ اور پھوپھی جان کی طرف حسرت بھاری نگاہوں سے دیکھا اور سلام الوداعی کہہ کر میدان جنگ کے لیے روانہ ہوئے۔ چشم تصور میں تاب نہیں کہ ان درد بھرے لمحات کو تصور کر سکے کہ جب ۱۸ رسال کا حسین وجمیل نوجوان اہل خانہ کو سلام الوداعی کہہ کر سفر آخرت پر روانہ ہو رہا تھا۔ مسطورات کی سسکیاں بندھ گئیں اور صبر ورضا کے کوہ پیکر حسین کی چشم امامت سے آنسو خون بن کر ٹپکنے لگے۔

حضرت سیدنا علی اکبر رضی اللہ عنہ قہر الٰہی بن کر صف اعدا کے سامنے ایک رجز پڑھتے ہوئے نمودار ہوئے جس کا مفہوم یہ تھا کہ ''میں حسین بن علی کا بیٹا ہوں، خانہ کعبہ کے رب کی قسم ہم نبی کے قرب کے زیادہ مستحق ہیں۔ خدا کی قسم نامعلوم باپ کا بیٹا ہم پر حکومت نہ کر سکے گا''

حضرت علی المرتضیٰ کا یہ شیر نر جب کچھار سے نکل کر دشمنوں پر حملہ آور ہوا تو یزیدیوں کے لاشوں کے ڈھیر لگ گئے، جو سامنے آتا ایک ہی وار میں واصل جہنم ہو جاتا تھا۔ دشمنوں کو جب حیدر کرار کی شجاعت و بہادری کا جلوہ نظر آیا تو صف اعدا سے کوئی تنہا سامنے آنے کی تاب نہ لا سکا۔ ابن سعد نے طارق جو صف اعداء میں بہادر تصور کیا جا رہا تھا۔ اسے ابن سعد نے عار دلایا کہ تین دن کے بھوکے، پیاسے، تھکے ماندے علی اکبر نے کئی ہزار کو پانی پلا دیا ہے اور اب کوئی اس کے سامنے جانے سے گھبرا رہا ہے، کوئی ان سے مقابلہ کی ہمت نہیں رکھتا، تو بھی ڈر رہا ہے، سن اگر تو مقابلہ کو گیا تو میں ابن زیاد سے کہہ کر تجھے موصل کی حکومت دلا دوں گا۔ طارق کو جب خصوصی جاہ ومنصب کی پیش کش کی گئی تو لالچ میں مقابلہ کے لیے آگے بڑھا۔ حضرت علی اکبر کے سامنے آتے ہی اس نے نیزہ سے آپ پر وار کیا، آپ نے اس کے وار کو رد فرمایا اور پلٹ کر سینہ پر ایسا نیزہ مارا کہ نیزہ اس مردود کے سینے کو چیرتا ہوا اس کی پیٹھ سے نکل گیا اور وہ ایک دم گھوڑے سے گر گیا اور وصل جہنم ہوا۔ یہ دیکھ کر طارق کے دو بیٹے عمر بن طارق اور طلحہ بن طارق جذبۂ انتقام میں ایک کے بعد ایک میدان میں آئے۔ ان دونوں کو بھی سیدنا علی اکبر نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اب کسی یزیدیہ

میں یہ ہمت بالکل نہ رہی کہ تنہا اس شیر نر کے مقابل ہو سکے۔ ابن سعد نے حکم دیا کہ سارے لشکری مل کر چاروں طرف سے حملہ کر کے مار ڈالو۔ نامردوں کی اس جماعت نے یکبارگی چاروں طرف سے حملہ کیا جس سے امام علی اکبر کا جسم نازنین تیر اور نیزہ کے زخموں سے چھلنی ہو گیا۔ زخموں سے چور ہو کر آپ گھوڑے سے گر پڑے۔ حضرت امام عالی مقام شکستہ دل، بوجھل قدموں کے ساتھ میدان میں آئے اور حضر علی اکبر کو اٹھا کر خیمہ میں لائے۔ گود میں سر لیا تو حضرت علی اکبر نے آنکھیں کھولیں۔ آخری سانس چل رہی تھی، والد کو دیکھ کر فرمایا: پدر بزرگوار! میں دیکھ رہا ہوں آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، بہشتی حوریں شربت کے جام لیے انتظار کر رہی ہیں'' یہ کہہ کر آپ نے حضرت امام کی آغوش میں دم توڑ دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (سوانح کربلا)

حوریں کرتی ہیں عروسان شہادت کا سنگار
خوب رو دولہا بنا ہے ہر جوان اہل بیت

سیدنا قاسم بن حسن کی شہادت

حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن علی جدہ علیہ السلام کے جواں سال شہزادے سر خمیدہ، سراپا ادب بن کر اپنے چچا حضور کے سامنے کھڑے اذن شہادت طلب کر رہے ہیں۔ اپنے ہاتھوں کا پروردہ قاسم۔ اپنے شہید بھائی کی یادگار قاسم اور اپنی پیاری بیٹی سکینہ سے جس کا رشتہ طے فرمایا ہے وہ جواں سال قاسم میدان کارزار میں جانے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ شہادت ہے۔ پیکر صبر ورضا امام حسین بے قرار ہو گئے، چشم امامت سے بے اختیار آنسو جاری ہو گیا اور شہزدۂ ذای وقار کو سینے سے لگا کر فرمایا بیٹا! تم میرے بھائی حسن کی نشانی ہو، میرے دل کا قرار ہو، آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ میں تمہیں کیسے سر کٹانے کی اجازت دے دوں؟ کیسے اس جسم نازنین کو تیروں تلواروں سے چھلنی ہونے کی اجازت دے دوں؟ لیکن حضرت قاسم نے اپنے والد گرامی

کی نصیحتوں کا حوالہ دے کر پیہم اصرار کرتے رہے بالآخر حضرت امام عالی مقام نے عزیز بھتیجے اور اپنے بھائی حسن کی یادگار حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ کو اجازت دیتے ہوئے پیشانی کا بوسہ لیا اور سینے سے لگایا اور دعاؤں کی چھاؤں میں روانہ کیا۔ حضرت امام قاسم میدان میں آئے اور دشمنوں کو للکارتے ہوئے فرمایا۔ اے اہل بیت کے دشمنوں سنو! میں قاسم بن حسن بن علی ہوں۔ میں شہزادی رسول کا پوتہ اور خاندان رسالت کا چشم و چراغ ہوں۔ آؤ میرے مقابل آؤ کہ میں تمہیں ہاشمی شجاعت اور قوت بازوئے علی کا جوہر دیکھاؤں۔ اس للکار پر ابن سعد نے ارزق نامی ایک پہلوان سے کہا کہ تو مقابلہ کے لیے جا۔ ارزق نے کہا یہ مجھ جیسے جانباز کے شان کے خلاف ہے کہ ایک بچے سے مقابلہ کرے۔ ابن سعد نے کہا کہ اے نادان! تجھے غلط فہمی ہے یہ عام بچے نہیں ہیں، ان کی رگوں میں شیر خدا کا خون گردش کر رہا ہے، اگر ان کی شجاعت و بہادری کا جلوہ دیکھنا ہو تو ان کے مقابلہ کے لیے جا۔ ارزق نے تکبر میں ڈوب کر کہا: ارے اس کے لیے میرے بچے ہی کافی ہیں۔ ارزق کے چار لڑکے یزیدی فوج میں اپنے باپ کے ساتھ اس وقت موجود تھے۔ ارزق نے ان چاروں میں سے ایک کو مقابلہ کے لیے بھیجا جسے سیدنا قاسم نے مار گرایا۔ اس کے بعد دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا لڑکا بھی حضرت قاسم کے مقابل آیا اور جان سے مارا گیا۔ ارزق اپنے نظروں کے سامنے چاروں بیٹوں کی موت دیکھ کر دیوانہ سا ہو گیا اور آتش انتقام میں جل بھن کر تلوار ہاتھ میں لیے میدان میں کود پڑا اور شیر کی طرح دہاڑنے لگا لیکن شجاعت حیدری اور قوت بازوئے علی کے سامنے ارزق کی کیا حیثیت۔ حضرت قاسم کی تلوار فضائے کربلا میں رعد و برق کی طرح چمکی اور ارزق کے سر کے ساتھ اس کا کبر و غرور بھی خاک و خون میں مل گیا۔ یزیدیوں نے جنگ کا پانسا پلٹتا دیکھا تو سب نے مل کر یکبارگی چوطرفہ حملہ شروع کر دیا۔ اس وقت بھی امام قاسم یزیدیوں میں گھس کر داد شجاعت دیتے رہے لیکن تیر و تلوار کی بارش نے شہزادۂ قاسم کے جسم نازنین کو لہولہان کر دیا تھا اور آپ شدید زخمی ہو گئے تھے لیکن ایسے حال میں بھی آپ کا عزم و حوصلہ صحت مند تھا، تلوار فضائے کربلا میں

مسلسل چمک رہی تھی لیکن اسی اثنا میں ایک شقی نے آپ کے سر پر تلوار مار دی اور آپ چکرا کر گھوڑے سے فرش زمین پر آ گئے۔ گھوڑے سے گرتے ہوئے آپ نے بلند آواز سے کہا اے چچا دست گیری کیجیے۔ امام دوڑتے ہوئے آپ کے پاس آئے، سر مبارک اپنی آغوش میں لیا اور حسینی آغوش میں آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (شام کربلا)

اے شباب فصل گل یہ چل گئی کیسی ہوا
کٹ رہا ہے لہلہا تا بوستان اہل بیت

حضرت عون و محمد کی شہادت

حضرت علی اکبر و قاسم کی شہادت کے بعد دو کم سن شہزادے عون و محمد تلوار لیے کھڑے ہیں۔ یہ دونوں سیدہ زینب کے لخت جگر، حضرت عبداللہ بن جعفر طیار کے نور نظر، حضرت علی و فاطمہ کے نواسے اور امام عالی مقام کے بھانجے ہیں۔ دونوں اپنے ماموجان سے میدان جنگ میں جانے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ اپنے پیارے اور ناز کے پلے بھانجوں کو دیکھ کر حضرت امام عالی مقام بے اختیار رونے لگے اور فرمایا میرے بچو! میرا خیال کرو، مجھ پر صدموں کا پہاڑ مت توڑو۔ بیٹا! میں آپ دونوں کو اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ دونوں بچوں نے عرض کیا ماموجان حضرت والدہ مخدومہ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ میرے بچو! جاؤ اور ماموں جان کے قدموں میں اپنی جان کے نذرانے پیش کر دو۔ پاس ہی حضرت مخدومہ اہل بیت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا صبر کی تنویر کامل بنی کھڑی تھیں۔ امام حسین سے مخاطب ہو کر عرض کیں کہ میرے بھائی حسین! دین الٰہی اور شریعت محمدی کی پاسداری کے لیے یہ دو بچے نہیں ایسے ہزار عون و محمد ہوتے تو میں تحفظ شریعت کے لیے قربان کر دیتی۔ کاش! مجھے بھی میدان میں جانے کی اجازت ہوتی تو میں بھی اب تک اپنی جان آپ کے قدموں پر نثار کر چکی ہوتی۔ میرے بھائی! ان بچوں کو اجازت مرحمت فرما کر میدان کارزار کے لیے

روانہ کیجیے۔سلام اے شہزادیئے خاتون جنت سیدہ زینب کہ آپ نے سرزمین کربلا میں حضرت ہاجرہ کی سنت زندہ کردی۔مجبورا حضرت امام عالی مقام نے عون ومحمد کو سینے سے لگایا۔خوب سا پیار فرما کر میدان کارزار کی طرف روانہ کیا۔اب عون ومحمد رن میں ڈٹ گئے۔یہ کم سن جوان جب میدان میں آئے تو یزیدیوں پر ہیبت طاری ہوگئی۔ان دونوں نے بہادری کے وہ جوہر دیکھائے کہ جس نے صف اعدا کے شہزوروں کو حیرت میں ڈال دیا ،کئی یزیدی جان سے مارے گئے اور کئی ایک زخمی ہوئے۔آخر کار لڑتے لڑتے آپ دونوں نے بھی جام شہادت نوش فرمایا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔(شام کربلا)

حضرت عباس علمدار کی شہادت

اب خیمہ حسینی میں مرد کی شکل میں تین افراد موجود ہیں۔ایک امام حسین ،دوسرے امام زین العابدین جو کہ شدید مرض میں مبتلا ہو کر صاحب فراش ہیں اور تیسرے حضرت عباس جن کے ہاتھوں میں امام حسین نے ''حسینی علم'' دے رکھا تھا۔ایسی صورت حال میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں :اے نور دیدۂ بتول! صبح سے میں حق کا علم اٹھائے ہوا ہوں،میری نظروں کے سامنے تمام رفقائے سفر نے جان کا نذرانہ پیش کردیا۔میری آنکھوں کے سامنے جواں سال بھتیجے اکبر وقاسم شہید ہوگئے۔پیارے اور ہر دل عزیز بھانجے عون ومحمد نے بھی قربانی پیش کردی۔اب خیمہ میں کوئی نہیں۔میرے امام !اجازت دیجیے کہ یہ عباس علم دار صف اعدا سے مقابلہ کے لیے جائے۔پیکر تسلیم ورضا حضرت امام عالی مقام نے بھائی عباس کو گلے سے لگا کر رخصت کیا۔آپ سلام الوداعی کہنے کے لیے خیمہ میں آئے تو بی بی سکینہ کو پیاس کی شدت سے تڑپتے دیکھ کر بے قرار ہوگئے ،جنگی اسلحہ سے آراستہ ہوئے اور ساتھ میں مشکیزہ بھی شانے پر لٹکا لیا۔دشمن کو زیر کرنے اور پانی لانے کے لیے چل دیے۔میدان میں آئے تو شیر ببر کی طرح یزیدیوں پر حملہ آور ہوئے۔حضرت عباس کی شجاعت سے صف اعدا میں کھلبلی مچ گئی ،یزیدی سپاہ موت کے گھاٹ اترنے

لگے،سب کی ہمت جواب دینے لگی۔آپ دشمنوں پر قہر الٰہی بن کر ظاہر ہوئے تھے۔آپ کی تلوار آبدار کی مار سے دشمن بدحواس ہوگئے۔اور آپ انھیں مارتے ،کاٹتے ،ان کی صفوں کو منتشر کرتے ہوئے فرات کے کنارے پہنچ گئے۔گھوڑے کو ایڑھ لگایا اور فرات میں چھلانگ لگادی۔تین دن کے بے آب ودانہ عباس نے جیسے ہی چاہا کہ ایک گھونٹ پانی پی لوں ویسے ہی سیدہ سکینہ کی پیاس اور تشنگی یاد آگئی ،حضرت عباس علمدار نے فرمایا کہ جب تک سیدہ سکینہ پانی نہیں پی لیتی میں نہیں پی سکتا۔چنانچہ مشکیزہ میں پانی بھرا اور بائیں شانے پر ڈال کر باہر نکلے ،یزیدیوں میں شور مچ گیا کہ اگر پانی کا ایک قطرہ حسینی خیمہ تک پہنچ گیا تو پھر ساری محنت اکارت ہو جائیگی ،ان سے مشکیزہ چھین کر پانی بہا دو ،یزیدیوں نے چاروں طرف سے گھیر کر تیروں کی بارش شروع کی ،آپ بپھرے شیر کی طرح حملہ آور رہے ،تلوار چلاتے رہے ،جو سامنے آیا بچ کر نہ جاسکا ،لاشوں کے انبار لگادیے ،زمین کربلا یزیدیوں کے خون سے تر بتر ہوگئی۔شیر خدا کے شیر نے میدان کربلا میں اپنی جواں مردی اور بہادری کا لوہا منوالیا۔زرارہ نامی ایک خبیث نے پیچھے سے آپ کے بائیں شانے پر ایک ایسا وار کیا جس سے حضرت عباس کا بازو تن سے جدا ہوگیا ،حضرت عباس نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور مشک کو داہنے شانے پر لٹکا لیا لیکن نوفل ابن ارزق شقی نے دائیں بازو پر بھی شدید وار کر کے اسے بھی تن سے جدا کردیا ،اب شیر خدا کے شیر نے مشکیزہ منہ میں دبا لیا مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی ،یزیدیوں نے مشکیزہ کو نشانہ کر کے ایک تیر ایسا مارا کہ سارا پانی بہہ گیا ،حضرت عباس علمدار تڑپ کر رہ گئے۔نامرد یزیدیوں نے بے دست عباس کو پہلے دور ہی دور سے خوب تیر ونیزہ سے وار کر کے جسم کو چھلنی کیا پھر قریب آکر سر پر وار کیا جس سے آپ شہید ہوگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔(شام کربلا)

حضرت علی اصغر کی شہادت۔

ابن کثیر اور طبری کی روایت کے مطابق حضرت علی اصغر کی ولادت بھی میدان کربلا

میں ہی ہوئی تھی، بیبیوں نے نومولود علی اصغر کو حضرت امام عالی مقام کی بارگاہ میں اس لیے بھیجا تھا کہ وہ نومولود کے کان میں اذان کہیں۔ ادھر امام عالی مقام نے اللہ اکبر کے الفاظ ادا کئے ادھر یزیدی لشکری کی طرف سے تیر آیا جو علی اصغر کے گلے سے پار ہو گیا اور ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

حضرت امام حسین کی شہادت

تمام اعوان و انصار امام حسین کے قدموں میں اپنی جان نچھاور کر کے حق رفاقت ادا کر چکے ہیں۔ حضرات اہل بیت بھی جام شہادت نوش فرما چکے۔ آہ اب بیمار شہزادۂ امام حسین حضرت امام زین العابدین کے سوا کوئی بھی نہیں بچا ہے جو اپنی جان نوسۂ رسول پر قربان کرتا۔ آہ اب تن تنہا امام عالی مقام ریگ زار کربلا میں کھڑے ہیں۔ اسی اثنا میں حضرت زین العابدین شدت بخار اور ضعف و نقاہت کے باوجود خیمہ سے باہر آئے، بظاہر ضعف و نقاہت حد سے سوا ہے لیکن عزم و حوصلہ جواں ہے۔ عرض کرتے ہیں: اے میرے پدر بزرگوار! تمام اصحاب سمیت بھائی علی اکبر و قاسم، عون و محمد وغیرہ رحلت فرما چکے ہیں اور اپنی قربانی کے سبب منصب شہادت سے سرفراز ہو چکے ہیں، ایک میں ہی رہ گیا ہوں۔ بابا جان! اجازت دیجیے کہ میں بھی مقام شہادت حاصل کر سکوں۔ حضرت امام حسین نے اطاعت شعار بیٹے کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ بیٹا! میری شہادت مقدر ہے۔ میرے بعد قافلۂ اہل بیت کے سالار تم ہی ہو۔ اہل بیت کی خواتین کو اپنے وطن پہچانا تمہارا کام ہے۔ سلسلہ امامت کے امام رابع تم ہو اور اب میری نسل اور حسینی سادات کا اجرا تم سے ہونا ہے۔ اس لیے میرے فرزند ارجمند اب! تمہیں نہیں مجھے میدان کارزار میں جانا ہے اور تمہیں میرا جانشین ہو کر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنا ہے۔ پھر حضرت امام نے اپنے مقدس ہاتھوں سے امام زین العابدین کے سر پر دستار امامت باندھی اور خرقۂ خلافت پہنایا اور دعائے خیر سے نوازا۔ اس کے بعد حضرت امام حسین علی جدہ وعلیہ السلام اپنے خیمہ میں تشریف لائے، قبائے مصری زیب تن فرمائی، مصطفی جان رحمت کا عمامہ شریف سر پر

باندھا، سید الشہداء امیر حمزہ کی سپر پشت پر رکھی، اپنے برادر اکبر امام حسن کا پٹکا اپنی کمر پہ باندھا، اپنے والد ماجد حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ کی تلوار ذوالفقار آبدار حمائل فرمائی اور اب نوسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، جانشین مولائے کائنات،، پیکر صبر و رضا امام حسین رضی اللہ عنہ اپنا سب کچھ راہ خدا میں قربان کر کے خود بھی اپنی جان کا نذرانہ راہ خدا میں پیش کرنے کے لیے تیار ہیں۔ خیمہ میں موجود بیبیوں اور بہن زینب کو صبر کی تلقین فرمائی، پیاری بیٹی سکینہ پاس آ کر لپٹ گئیں اور رو رو کر کہنے لگیں بابا! ہمارے چچا ہم سے رخصت ہوئے، ہمارے بھائی ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔ بابا! اب آپ بھی جا رہے ہیں۔ اب میں بابا کہہ کر کسے بلاؤں گی؟ کون مجھے سینے سے لگا کر شفقت و پیار کے بول بولے گا؟ اب کون مجھے لوریاں دے کر سلائے گا؟ پیاری بیٹی سکینہ کی ان باتوں نے حضرت امام حسین کو بے قرار کر دیا، سر پر دست شفقت پھیرا، پیشانی اور رخسار کو بوسہ دیا اور پیار کرتے ہوئے فرمایا۔ میری پیاری بیٹی سکینہ! اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔ اس کے بعد حضرت امام نے حضرت سکینہ کو حضرت زینب کی گود میں دے کر سب کو صبر اور اللہ پر بھروسہ رکھنے کی تلقین فرمائی اور گھوڑے پر سوار ہو گئے۔

فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہے میان اہل بیت

حضرت امام حسین علی جدہ علیہ السلام نے چلتے وقت درد میں ڈوبی ہوئی جگر سوز آواز میں اہل خانہ کو سلام الوداعی کہا اور گھوڑے کو ایڑھ لگا کر بیس ہزار لشکر اشرار کے سامنے آ گئے۔

وقت رخصت کہہ رہا ہے خاک میں ملتا سہاگ
لو سلام آخری اے بیوگان اہل بیت

میدان میں آ کر امام عالی مقام نے ایک رجز پڑھی جو آپ کے ذاتی اوصاف اور فضل و کمال پر مشتمل تھی، پھر آپ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور اس میں حمد و صلوۃ کے بعد فرمایا ''اے قوم! خدا عزوجل سے ڈرو، جو سب کا مالک ہے، جان دینا جان لینا سب اس کے قدرت

واختیار میں ہے۔اگر تم اللہ تبارک وتعالیٰ پر یقین رکھتے اور میرے جد حضرت سید الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے ہو تو ڈرو کہ قیامت کے دن میزان عدل قائم ہوگی ،اعمال کا حساب کیا جائے گا،میرے والدین محشر میں اپنی آل کے بے گناہ خونوں کا مطالبہ کریں گے۔حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جن کی شفاعت گنہگاروں کی مغفرت کا ذریعہ ہے اور تمام مسلمان جن کی شفاعت کے امیدوار ہیں وہ تم سے میرے اور میرے جاں نثاروں کے خون ناحق کا بدلہ چاہیں گے،تم میرے اہل وعیال،اعزہ واطفال،اصحاب وموالی میں سے ستر سے زیادہ کو شہید کر چکے اور اب میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہو،خبردار ہو جاؤ کہ عیش دنیا میں پائیداری وقیام نہیں،اگر سلطنت کی طمع میں میرے درپئے آزار ہو تو مجھے موقع دو کہ میں عرب چھوڑ کر دنیا کے کسی اور حصہ میں چلا جاؤں۔اگر یہ کچھ منظور نہ ہو اور اپنی حرکات سے باز نہ آؤ تو ہم اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی پر صابر وشاکر ہیں''

حضرت امام عالی مقام کے زبان حق ترجمان سے یہ کلمات سن کر بہت سے کوفیوں پر لرزہ طاری ہو گیا لیکن ابن سعد،شمر ذوالجوشن وغیرہ بدطینت نے جب دیکھا کہ اپنے لوگ ان کی تقریر سے متاثر ہو رہے ہیں تو جواباً کہا کہ اے حسین! ہمیں اس سے کچھ مطلب نہیں، مطلب بس اس سے ہے کہ ''ابن زیاد کے پاس چل کر یزید کی بیعت قبول کیجیے ورنہ ہم سے مقابلہ کیجیے۔جب امام نے دیکھا کہ سیاہ دلان باطل کے لیے کوئی عذر باقی نہ رہا اور وہ کسی طرح خون ناحق سے باز آنے والے نہیں تو سرکار دوعالم کا نور نظر حضرت خاتون جنت کا لخت جگر تین دن کے بھوک و پیاس کے عالم میں آل واصحاب کی مفارقت کا غم دل میں لیے ہوئے بیس ہزار لشکر اشرار کے سامنے رعب دار آواز میں فرماتا ہے۔اے یزیدیوں! تم جو ارادہ رکھتے ہو پورا کرو اور جس کو میرے مقابلہ کے لیے بھیجنا چاہتے ہو بھیجو۔ابن سعد نے مشہور جنگ جو اور بہادر افراد کو مشکل گھڑی کے لیے محفوظ رکھا تھا چنانچہ ان میں سے ایک بھیجا گیا جس کا نام تمیم بن مخطبہ تھا،یہ غرور شجاعت لیکر انکڑتا اور اتراتا ہوا حضرت امام عالی مقام کے سامنے آیا اور جھپٹ کر وار کیا لیکن آپ نے اس کا وار رد فرما کر ایک ایسا

زوردار وار فرمایا کہ ایک ہی وار میں اس کا سر دھڑ سے الگ ہو گیا اور اس کا غرور شجاعت خاک میں مل گیا۔پھر ایک بدطینت جابر بن قاہر ڈینگ ہانکتے اور اپنی شجاعت و بہادری پر اتراتے ہوئے مقابلے کے لیے آیا۔امام نے پہلے وار میں اسے بھی واصل جہنم کر دیا۔پھر بدر بن سہل اپنی شجاعت کا مظاہرہ کرنے امام کے مقابل ہوا لیکن امام حسین نے اسے بھی موت کے گھاٹ اتار دیا۔یزیدی جانتے تھے کہ امام عالی مقام تین دن کے بھوکے پیاسے ہیں اس کے علاوہ صبح سے اپنے جاں نثاروں اور لاڈ کے پالوں کے لاشے اٹھاتے اٹھاتے نڈھال ہو چکے ہیں اور ہمارے پاس ہزار ہا تازہ دم جوان موجود ہیں۔آخر یہ کب تک میدان میں ڈٹے رہیں گے،کچھ دیر میں ضرور کمزور پڑ جائیں گے،اس لیے ابھی انفرادی طور پر ہی جنگ لڑی جائے اور ایک ایک کر کے سپاہی امام سے نبرد آزما ہوتے رہیں۔کوئی تو امام پر غالب آئے گا۔لیکن قوت بازوئے علی اور شجاعت حیدری نے ان کے اس خیال کو رسوا کر دیا،تنہا میدان میں جو بھی شمشیر زن بہادر ہاتھی کی طرح چنگھاڑتے آیا شیر خدا کے شیر نے انھیں موت کی نیند سلا دیا۔یہ صورت حال دیکھ کر اعدا میں کھلبلی مچ گئی،ابن سعد نے کہا کہ اگر جنگ کا انداز یہی رہا تو شیر خدا کا شیر کسی کو زندہ نہیں چھوڑے گا اور خیبر شکن کا بیٹا یزید شکن بن کر ابھرے گا۔لہذا مصلحت اسی میں ہے کہ سارے لشکری چاروں طرف سے امام کو گھیر کر یکبارگی حملہ کریں،اس حکم پر یزیدیوں نے امام عالی مقام پر اجتماعی حملہ شروع کیا۔صبر ورضا کے کوہ پیکر حسین نے شجاعت شبیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے یزیدیوں کی بھیڑ میں گھس کر صاعقہ وار دشمن کے لشکر پر حملہ کیا،جس طرف رخ کیا پرے کے پرے ہٹا دیے،کبھی میمنہ پر چمکے تو اس کو منتشر کیا،کبھی میسرہ کی طرف رخ کیا تو صفیں درہم برہم کر دیں،کبھی قلب لشکر میں غوطہ لگایا تو یزیدیوں کے تازہ خون سے زمین مقتل کو لالہ زار کر دیا۔یزیدی تیرانداز مسلسل آپ پر اور آپ کی سواری پر تیراندازی کر رہے تھے جس کے سبب آپ کا جسم نازنین لہولہان ہو چکا تھا اور مبارک سواری بھی زخمی ہو گئی تھی،ایک مردود ابو الحنوق نے آپ کی پیشانی مبارک کو نشانہ بنا کر تیر چلایا جو آپ کے پیشانی مبارک میں لگا اور پیشانی سے خون کا فوارا جاری ہو گیا جس سے چہرہ مبارک خون سے سرخ ہو گیا۔اللہ اللہ

یہ وہ پیشانی ہے جسے تاجدار کائنات سید الانبیا بوسہ لیا کرتے تھے، آج اس پیشانی مبارک کو یزیدیوں نے زخمی کیا۔ اسی وقت خولی بن یزید اصبحی نے ایک تیر ایسا چلایا کہ قلب اقدس میں پیوست ہو گیا اور اب راکب دوش پیغمبر گھوڑے سے گر کر زمین پر آ گئے، بدبخت شمر نے عارض مبارک پر تلوار ماری، اس کے بعد بدطینت سنان بن انس نخعی نے آگے بڑھ کر ایک نیزہ مارا جو تن اقدس سے پار ہو گیا اور نوسۂ رسول، جگر گوشۂ خاتون جنت جانشین امام ولایت حضرت سرکار ابد قرار سیدنا امام حسین علی جدہ وعلیہ السلام اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر راہی ملک بقا ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (ملخصا سوانح کربلا)

شہادت کے بعد یزیدیوں کی بدبختی

اس قدر ظلم وستم کر لینے کے بعد بھی ان یزیدی کتوں نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ اہل بیت اور شہیدوں کے نعشوں کے ساتھ بھی ایسا نازیبا سلوک کیا جس کے بیان سے دل دہل جاتا ہے۔ امام حسین اور دیگر شہدا کے سر مبارک کو تن سے جدا کیا اور ان مقدسوں کو نوک نیزہ پر بلند کر کے کوفہ کے بازار میں پھرایا۔ ’تاریخ طبری‘‘ کے مطابق عبید اللہ ابن زیاد بدنہاد کی ہدایت کے مطابق عمرو بن سعد شقی نے یہ اعلان کیا۔ کہ ’’حسین اور ان کے رفقاء کی نعشوں کو پامال کر کے دربار یزید سے خصوصی انعام حاصل کرنے کو کون تیار ہے۔ دس بدترین خلق اس جسارت پر آمادہ ہوئے۔ جن کے سربراہ اسحق بن حبوہ اور اخنس بن مرشد تھے۔ ان بدبختوں نے دوش پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر سواری کرنے والے اور دختر رسول کی آغوش میں پروان چڑھنے والے امام حسین اور ان کے جاں نثار ساتھیوں کے بے گور کفن لاشے پر گھوڑے دوڑائے اور انہیں پامال کیا۔ معاذ اللہ۔

میدان کربلا میں اہل بیت رسول پر جو مظالم ڈھائے گئے اس کے بیان سے آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔ نافرجام یزید کا یہ ایسا ظلم ہے جس سے کل میدان محشر میں وہ خود کو رسوائی اور جہنم کی آگ سے بچا نہیں پائے گا۔

شہیدوں کے لاشے پر گھوڑے دوڑانے کے بعد ان بدبختوں نے حسینی خیمہ میں گھس کر اہل بیت کی ساری چیزیں لوٹ لیں اور بیمار زین العابدین سمیت مصیبت زدہ مستورات کو قیدی بنا کر یزید کے پاس دمشق بھیجا۔ یہاں یزید پلید نے امام کے چہرۂ مبارک پر چھڑی لگا کر گستاخی کا مظاہرہ کیا پھر سر مبارک اور لوٹے ہوئے قافلۂ اہل بیت کو مدینہ بھیج دیا۔ جہاں حضرت امام کا سر مبارک جنت البقیع میں حضرت خاتون جنت اور بھائی امام حسن کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ جبکہ ۱۳ر محرم الحرام کو کربلہ کے پڑوس کے قبیلۂ بنو اسد کے لوگوں نے امام عالی مقام کے تن مبارک کو ایک جگہ اور باقی شہداء جنکی تعداد ۷۲ر یا ۸۲ر تھی ایک جگہ گنج شہیداں کی صورت میں دفن کیا۔ (شام کربلا)

اللہ اللہ! میرے امام نے عہد وفا پورا کر دیا اور دین الٰہی وشریعت مصطفوی پر اپنی آل اولاد، عزیز واقارب، خدام وموالی اور اصحاب واسباب کے ساتھ ساتھ اپنی جان بھی قربان کر کے ریگ زار کربلا پر اپنے خون سے صبر ورضا اور ذبح وایثار کی ایسی تاریخ رقم فرمائی جسے رہتی دنیا تک فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

نہ یزید کا وہ ستم رہا نہ وہ ظلم ابن زیاد کا
جو رہا تو نام حسین کا جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

اللہ تبارک وتعالی اہل بیت کے صدقے ہم سب کو شریعت مطہرہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اہل بیت کی محبت سے سرشار رکھے۔ آمین

تمتا بالخیر

ख़ूने नाहक़ से बाज़ आने वाले नहीं तो सरकारे दो आलम का नूरे नज़र हज़रत ख़ातूने जन्नत का लख़्ते जिगर तीन दिन के भूक व प्यास के आलम में आला व अस्हाब की मुफारिक़त का ग़म दिल में लिये हुए बीस हज़ार लशकरे अश्रार के सामने रुअ़बदार आवाज़ में फरमाता हैः ऐ यज़ीदियो! तुम जो इरादा रखते हो पूरा करो और जिसको मेरे मुक़ाबला के लिये भेजना चाहते हो भेजो। इब्ने सअ़द ने मशहूर जंग-जू और बहादुर अफराद को मुशिकल घड़ी के लिये महफूज़ रखा था, चुनांचे उनमें से एक भेजा गया जिस का नाम तमीम बिन मख़तबा था, यह गुरूरे शुजाअ़त लेकर अकड़ता और इतराता हुआ हज़रत इमाम आली मक़ाम के सामने आया और झपट कर वार किया लेकिन आप ने उसका वार रद फरमा कर एक ऐसा ज़ोरदार वार फरमाया कि एक ही वार में उसका सर धड़ से अलग हो गया और गुरूरे शुजाअ़त ख़ाक में मिल गया। फिर एक बद तीनत जाबिर बिन ताहिर डींग हांकते और अपनी शुजाअ़त और बहादुरी पर इतराते हुए मुक़ाबले के लिये आया, इमाम ने पहले वार में उसे भी वासिले जहन्नम कर दिया। फिर बदर बिन सुहैल अपनी शुजा

ﷺ न

फ रضی اللہ عنہ थ

द्द य्यऊ

(अश्शरफुल मोअब्बद)

(सवानेहे करबला)

इन्ना लिल्लाहि व इन्ना इलैहि राजिऊन। (सवानेहे करबला)

ज़िम्मेदारियां अदा करना है। फिर हज़रत इमाम ने अपने मुक़द्दसे हाथों से इमाम ज़ैनुल आबिदीन के सर पर दस्तारे इमामत बांधी और ख़िरक़ए ख़िलाफत पहनाया और दुआए ख़ैर से नवाज़ा। उसके बाद हज़रत इमाम हुसैन علی جدہ علیہ السلام अपने ख़ेमे में तशरीफ आए, क़बाए मिस्री ज़ैबे तन फरमाई, मुस्तफा जाने रहमत का अमामा शरीफ सर पर बांधा, सैयदुश् शुहदा अमीरे हमज़ा की सिपर पुश्त पर रखी, अपने बिरादरे अकबर इमामे हसन का पटका अपनी कमर पर बांधा, अपने वालिद माजिद हज़रत शेरे ख़ुदा अलियुल मुरतज़ा की तलवारे ज़ुलफिक़ार आबदार हमाइल फरमाई और अब नवासए रसूल जिगर गोशए बतूल, जांनशीने मौलाए काइनात, पैकरे सब्रो-रज़ा इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ अपना सब कुछ राहे ख़ुदा में कुर्बान करके ख़ुद भी अपनी जान कर नज़्राना राहे ख़ुदा में पेश करने के लिये तैयार हैं। ख़ेमे में मौजूद बीवियों और बहन ज़ैनब को सब्र की तलक़ीन फरमाई, प्यारी बेटी सकीना पास आकर लिपट गयीं और रो-रो कर कहने लगीं बाबा! हमारे चचा हमसे रुख़्सत हुए, हमारे भाई हमें छोड़ कर चले गए, बाबा! अब आप भी जा रहे हैं। अब मैं बाबा कह कर किसे बुलाउंगी? कौन मुझे सीने से लगा कर शफक़तो-प्यार के बोल बोलेगा? अब कौन मुझे लोरियां देकर सुलाएगा? प्यारी बेटी सकीना की इन बातों ने हज़रत इमाम हुसैन को बेक़रार कर दिया, सर पर दस्ते शफक़त फेरा, पेशानी और रुख़्सार को बोसा दिया और प्यार करते हुए फरमायाः मेरी प्यारी बेटी सकीना! अल्लाह तबारक व तआला तुम्हारे साथ है। उसके बाद हज़रत इमाम ने हज़रत सकीना को हज़रत ज़ैनब की गोद में दे कर सबको सब्र और अल्लाह पर भरोस रखने की तलक़ीन फरमाई और घोड़े पर सवार हो गए।

फातिमा के लाले का आख़िरी दीदार है
हश्र का हंगामा बरपा है मियाने अहले बैत

हज़रत इमाम हुसैन علی جدہ علیہ السلام ने चलते वक़्त दर्द में डूबी हुई जिगर सोज़ आवाज़ में अहले ख़ाना को सलामे अल-विदाई कहा और घोड़े को ऐड़ लगा कर बीस हज़ार लशकरे अश्रार के सामने आ गए।

वक़्त रुख़्सत कह रहा है ख़ाक में मिलता सुहाग
लो सलाम आख़िरी ऐ बेवगाने अहले बैत

मैदान में आकर इमाम आली मक़ाम ने एक रजज़ पढ़ी जो आपके ज़ाती औसाफ और फज़्लो-कमाल पर मुश्तमिल थी। फिर आप ने एक ख़ुत्बा इरशाद फरमाया और उसमें हम्दो-सलात के बाद फरमायाः ऐ क़ौम! ख़ुदाए अज़्ज़ो-जल से डरो जो सबका मालिक है, जान देना जान लेना सब उसके क़ुद्रतो-इख़्तियार में है। अगर तुम अल्लाह तबारक व तआला पर यक़ीन रखते हुए और मेरे जद हज़रत सैयिदुल अंबिया मुहम्मद मुस्तफा صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم पर ईमान लाए हो तो डरो कि क़ियामत के दिन मीज़ाने अदल क़ायम होगी, आमाल का हिसाब किया जाएगा, मेरे वालिदैन महशर में अपनी आल के बेगुनाह ख़ूनों का मुतालिबा करेंगे। हुज़ूर सैयदे आलम صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم जिन की शफाअ़त गुनहगारों की मग़फिरत का ज़रिया है और तमाम मुसलमान जिन की शफाअ़त के उम्मीदवार हैं वह तुम से मेरे और मेरे जांनिसारों के ख़ूने नाहक़ का बदला चाहेंगे। तुम मेरे अहलो-अ़याल, अइज़्ज़ा व अतफाल, असहाब व मवाली में से सत्तर से ज़्यादा श्हीद कर चुके और अब मेरे क़त्ल का इरादा रखते हो, ख़बरदार हो जाओ कि ऐशे दुनिया में पाएदारी व क़ियाम नहीं, अगर सलतनत की तमा में मेरे दरपेय आज़ार हो तो मुझे मौक़ा दो कि मैं अरब छोड़ कर दुनिया के किसी और हिस्से में चला जाऊं। अगर यह कुछ मंज़ूर न हो और अपनी हरकात से बाज़ न आओ तो हम अल्लाह तआला के हुक्म और उसकी मरज़ी पर साबिरो-शाकिर हैं।''

हज़रत इमाम आली मक़ाम की ज़बाने हक़ तर्जमान से यह कलिमात सुन कर बहुत से कूफियों पर लरज़ा तारी हो गया लेकिन इब्ने सअद, शिमर जुलजौशन वग़ैरा बद तीनत ने जब देखा कि अपने लोग उनकी तक़रीर से मुतअस्सिर हो रहे हैं तो जवाबन कहा कि ऐ हुसैन! हमें इससे कुछ मतलब नहीं, मतलब बस इससे है कि ''इब्ने ज़ियाद के पास चल कर यज़ीद की बैअ़त क़बूल कीजिये वरना हमसे मुक़ाबला कीजिये। जब इमाम ने देखा कि सियाह दिलाने बातिल के लिये कोई उज़र बाक़ी न रहा और वह किसी तरह

शुजाअ़त से सफे आदा में खलबली मच गई। यज़ीदी सिपाह मौत के घाट उतरने लगे, सबकी हिम्मत जवाब देने लगी। आप दुश्मनों पर क़हरे इलाही बन कर ज़ाहिर हुए थे। आपकी तलवार आबदार की मार से दुशमन बदहवास हो गए। और उन्हें मारते, काटते, उनकी सफों को मुन्तशिर करते हुए फुरात के किनारे पहुंच गए। घोड़े को ऐड़ लगया और फुरात में छलांग लगा दी, तीन दिन के बेआबो-दाना अब्बास ने जैसे ही चाहा कि एक घूंट पानी पी लूं वैसे ही सैयदा सकीना की प्यास और तिश्नगी याद आ गई। हज़रत अब्बास अलमदार ने फरमाया कि जब तक सैयदा सकीना पानी नहीं पी लेतीं मैं नहीं पी सकता। चुनांचे मश्कीज़ा में पानी भरा और बाएं शाने पर डाल कर बाहर निकले, यज़ीदियों में शोर मच गया कि अगर पानी का एक क़तरा हुसैनी ख़ेमा तक पहुंच गया तो फिर सारी मेहनत अकारत हो जाएगी, इनसे मश्क छीन कर पानी बहा दो, यज़ीदियों ने चारों तरफ से घेर कर तीरों की बारिश शुरू की, आप बफरे शेर की तरह हमला आवर हुए, तलवार चलाते रहे, जो सामने आया बच कर न जा सका। लाशों के अंबार लगा दिये, ज़मीने करबला यज़ीदियों के ख़ून से तरबतर हो गई। शेरे ख़ुदा के शेरे ने मैदाने करबला में अपनी जवांमर्दी और बहादुरी का लोहा मनवा लिया। ज़ुरारा नामी एक ख़बीस ने पीछे से आपके बाएं शाने पर एक ऐसा वार किया जिससे हज़रत अब्बास का बाज़ू तन से जुदा हो गया, हज़रत अब्बास ने नाराए तक्बीर बुलंद किया और मश्क को दाहिने शाने पर लटका लिया लेकिन नौफल इब्ने अरज़क़ शक़ी ने दाएं बाज़ू पर भी शदीद वार करके उसे भी तन से जुदा कर दिया। अब शेरे ख़ुदा के शेर ने मश्कीज़ा मुंह में दबा लिया मगर कोई तदबीर कारगर न हुई, यज़ीदियों ने मश्कीज़ा को निशाना करके एक तीर ऐसा मारा कि सारा पानी बह गया। हज़रत अब्बास अलमदार तड़प कर रह गए। नामर्द यज़ीदियों ने बेदस्त अब्बास को पहले दूर ही दूर से ख़ूब तीर व नेज़ा से वार करके जिस्म को छलनी किया फिर क़रीब आकर सर पर वार किया जिससे आप शहीद हो गए। *इन्ना लिल्लाहि व इन्ना इलैहि राजिऊन*। (शामे करबला)

हज़रत अली असग़र की शहादत

इब्ने कसीर और तबरी की रिवायत के मुताबिक़ हज़रत अली असग़र की विलादत भी मैदान करबला में ही हुई थी। बीबियों ने नौमौलूद अली असग़र को हज़रत इमाम आली मक़ाम की बारगाह में इसलिये भेजा था कि वह नौमौलूद के काम में अज़ान कहें। इधर इमाम आली मक़ाम ने अल्लाहु अक्बर के अल्फाज़ अदा किये, उधर यज़ीदी लशकर की तरफ से तीर आया, जो अली असग़र के गले से पार हो गया और उनकी रूह क़फसे उन्सुरी से परवाज़ कर गई।

हज़रत इमाम हुसैन की शहादत

तमाम आवानो-अंसार इमाम हुसैन के क़दमों पर अपनी जान निछावर करके हक़्क़े रिफाक़त अदा कर चुके हैं। हज़राते अहले बैत भी जामे शहादत नोश फरमा चुके हैं। आह! अब बीमार शहज़ादए इमाम हुसैन हज़रत इमाम ज़ैनुल आबिदीन के सिवा कोई भी नहीं बचा जो अपनी जान नवासए रसूल पर क़ुर्बान करता। आह! अब तने तन्हा इमाम आली मक़ाम रेगज़ारे करबला में खड़े हैं, इसी असना में हज़रत ज़ैनुल आबिदीन शिद्दते बुख़ार और ज़ोफो- नक़ाहत के बावजूद ख़ेमा से बाहर आए, बज़ाहिर ज़ोफो-नक़ाहत हद से सिवा है लेकिन अज़्मो-हौसला जवां है। अर्ज़ करते हैंः ऐ मेरे पिदरे बुज़ुर्गवार! तमाम असहाब समीत भाई अली अकबर व क़ासिम, औन व मुहम्मद वग़ैरा रिहलत फरमा चुके हैं और अपनी क़ुर्बानी के सबब मंसबे शहादत से सरफराज़ हो चुके हैं, एक मैं ही रह गया हूं। पापा जान! इजाज़त दीजिये कि मैं भी मक़ामे शहादत हासिल कर सकूं। हज़रत इमाम हुसैन ने इताअ़त शिआ़र बेटे की पेशानी को बोसा दिया और फरमाया कि बेटा! मेरी श्हादत मुक़द्दर है, मेरे बाद क़ाफिलए अहले बैत के सालार तुम ही हो, अहले बैत की ख़्वातीन को वतन पहुंचाना तुम्हारा काम है। सिलसिलए इमामत इमामे राबे तुम हो और अब मेरी नस्ल और हुसैनी सादात का इजरा तुमसे होना है। इसलिये मेरे फरज़न्दे आज़ुमन्द अब तुम्हें नहीं मुझे मैदाने कारज़ार में जाना है और तुम्हें मेरा जांनशीन होकर अपनी

था, तलवार फिज़ाए करबला में मुसलसल चमक रही थी, लकिन इसी असना में एक शक़ी ने आपके सर पर तलवार मार दी और आप चकरा घोड़े से फरशे ज़मीन पर आ गए। घोड़े गिरते हुए आप ने बुलन्द आवाज़ से कहाः ''या अम्माह अदरिकनी'' ऐ चचा दस्तगीरी कीजिये। इमाम दौड़ते हुए आपके पास आए, सरे मुबारक अपनी आग़ोश में लिया और हुसैनी आग़ोश में आपकी रूह क़फ्से उंसुरी से परवाज़ कर गई। *इन्ना लिल्लाहि व इन्ना इलैहि राजिऊन*। (शामे करबला)

ऐ शबाबे फस्ले गुल ये चल गई कैसी हवा
कट रहा है लहलहाता बोस्ताने अहले बैत

हज़रत औ़न व मुहम्मद की शहादत

हज़रत अली अकबर व क़ासिम की शहादत के बाद दो कमसिन शहज़ादे औ़न व मुहम्मद तलवार लिये खड़े हैं। यह दोनों सैयदा ज़ैनब के लख़्ते जिगर, हज़रत अब्दुल्लाह बिन जाफर तैयार के नूरे नज़र, हज़रत अली व फातिमा के नवासे और इमाम आली मक़ाम के भांजे हैं। दोनों अपने मामूं जान से मैदाने जंग में जाने की इजाज़त तलब कर रहे हैं। अपने प्यारे और नाज़ के पले भांजों को देख कर हज़रत इमाम आली मक़ाम बेइख़्तियार रोने लगे और फरमायाः मेरे बच्चो! मेरा ख़्याल करो, मुझपर सदमों का पहाड़ मत तोड़ो, बेटा! मैं आप दोनों को इसकी इजाज़त नहीं दे सकता। दोनों बच्चों ने अर्ज़ किया मामूं जान! हज़रत वालिदा मख़्दूमा ने हमें हुक्म फरमाया है कि मेरे बच्चों जाओ और मामूं जान के क़दमों में अपनी जान के नज़्राने पेश कर दो। पास ही हज़रत मख़्दूमा अहले बैत सैयदा ज़ैनब رضی اللہ عنہا सब्र की तनवीरे कामिल बनी खड़ी थीं, इमाम हुसैन से मुख़ातब होकर अर्ज़ किया कि मेरे भाई हुसैन! दीने इलाही और शरीअ़ते मुहम्मदी की पासदारी के लिये यह दो बच्चे नहीं ऐसे हज़ार औ़न व मुहम्मद होते तो मैं तहफ्फुज़े शरीअ़त के लिये कुर्बान कर देती। काशा! मुझे भी जान की इजाज़त होती तो मैं भी अब तक अपनी जान आपके क़दमों पर निसार कर चुकी होती। मेरे भाई! इन बच्चों को इजाज़त मरहमत फरमा कर मैदाने कारज़ार के लिये रवाना

कीजिये। सलाम ऐ शहज़ादिये ख़ातूने जन्नत सैयदा ज़ैनब कि आप ने सरज़मीने करबला में हज़रत हाजिरा की सुन्नत ज़िन्दा कर दी। मजबूरन हज़रत इमाम आली मक़ाम ने औन व मुहम्मद को सीने से लगाया, ख़ूब सारा प्यार फरमा कर मैदाने कारज़ार में की तरफ रवाना किया। अब औन व मुहम्मद रन में डट गए। यह कमसिन जवान जब मैदान में आए तो यज़ीदियों पर हैबत तारी हो गई, इन दोनों ने बहादुरी के वह जौहर दिखाए कि जिसने सफे आदा शहज़ोरों को हैरत में डाल दिया, कई यज़ीदी जान से मारे गए औ कई एक ज़ख़्मी हुए। आख़िर कार लड़ते लड़ते आप दोनों ने भी जामे शहादत नोश फरमाया। *इन्ना लिल्लाहि व इन्ना इलैहि राजिऊन*।
(शामे करबला)

हज़रत अब्बास अलमदार की शहादत

अब ख़ेमा हुसैनी में मर्द की शकल में तीन अफ्राद मौजूद हैं, एक इमाम हुसैन, दूसरे इमाम ज़ैनुल आबिदीन जोकि शदीद मरज़ में मुब्तला होकर साहिबे फिराश हैं और तीसरे हज़रत अब्बास जिनके हाथों में इमाम हुसैन ने ''हुसैनी अलम'' दे रखा था। ऐसी सूरते हाल में हज़रत अब्बास رضی اللہ عنہ अर्ज़ करते हैंः ऐ नूर दीदए बतूल! सुबह से मैं हक़ का अलम उठाए हुए हों, मेरी नज़रों के सामने तमाम रुफक़ाए सफर ने जान का नज़्राना पेश कर दिया। मेरी आंखों के सामने जवां साल भतीजे अकबर व क़ासिम शहीद हो गए। प्यारे और हरदिल अज़ीज़ भांजे औन व मुहम्मद ने भी कुर्बानी पेश कर दी। अब ख़ेमे में कोई नहीं। मेरे इमाम! इजाज़त दीजिये कि यह अब्बास अलमदार सफे आदा से मुक़बला के लिये जाए। पैकरे तस्लीमो-रज़ा हज़रत इमाम आली मक़ाम ने भाई अब्बास को गले लगा कर रुख़्सत किया। आप सलामे अल-विदाई कहने के लिये ख़ेमे में आए तो बीबी सकीना को प्यास की शिद्दत से तड़पते देख कर बेक़रार हो गए, जंगी असलिहा से आरास्ता हुए और साथ मशकीज़ा भी शाने पर लटका लिया। दुशमन को ज़ेर करने और पानी लाने के लिये चल दिये। मैदान में आए तो शेरे बबर की तरह यज़ीदियों पर हमला आवर हुए। हज़रत अब्बास की

हो सके। इब्ने सअ़द ने हुक्म दिया कि सारे लश्करी मिल कर चारों तरफ से हमला करके मार डालो। नामर्दूदों की इस जमाअ़त ने यकबारगी चारों तरफ से हमला किया जिससे इमाम अली अकबर का जिस्मे नाज़नीन तीर और नेज़ों के ज़ख़्मों से छलनी हो गया। ज़ख़्मों से चूर होकर आप घोड़े से गिर पड़े। हज़रत इमाम आली मक़ाम शिकस्ता दिल, बौझल क़दमों के साथ मैदान में आए और हज़रत अली अकबर को उठा ख़ेमे में लाए, गोद में सर लिया तो हज़रत अली अकबर ने आंखें खोलीं, आख़िरी सांस चल रही थी, वालिद को देख कर फरमायाः ''बुज़ुर्गवार! मैं देख रहा हूं आसमान के दरवाज़े खुले हुए हैं, बहिश्ती हूरें शरबत के जाम लिये इन्तिज़ार कर रही हैं'' यह कह कर आप ने हज़रत इमाम की आग़ोश में दम तोड़ दिया। *इन्ना लिल्लाहि व इन्ना इलैहि राजिऊन*। (सवानेहे करबला)

हूरें करती हैं उरूसाने शहादत का सिंगार
ख़ूब-रू दुल्हा बना हर जवाने अहले बैत

सैयदना क़ासिम बिन हसन की शहादत

हज़रत अली अकबर رضی اللہ عنہ की शहादत के बाद हज़रत इमाम हसन علی جدہ علیہ السلام के जवां साल शहज़ादे सर ख़मीदा सरापा अदब बन कर अपने चचा हुज़ूर के सामने खड़े इज़्ने शहादत तलब कर रहे हैं। अपने हाथों का परवरदा क़ासिम, अपने शहीद भाई की यादगार क़ासिम और अपनी बेटी सकीना से जिसका रिश्ता तेय फरमाया है वह जवां साल क़ासिम मैदाने कार ज़ार में जाने की इजाज़त तलब कर रहा है जिसका लाज़मी नतीजा शहादत है। पैकरे सब्रो-रज़ा इमाम हुसैन बेक़रार हो गए, चश्में इमामत से बेइख़्तियार आंसू जारी हो गया और शहज़ादए ज़ी वक़ार को सीने से लगा कर फरमाया बेटा! तुम मेरे भाई हसन की निशानी हो, मेरे दिल का क़रार हो, आंखों की ठंडक हो, मैं तुम्हें कैसे सर कटाने की इजाज़त दे दूं? कैसे इस जिस्मे नाज़नीन को तीरों, तलवारों से छलनी होने की इजाज़त दे दूं? लेकिन हज़रत क़ासिम ने अपने वालिद गरामी की नसीहतों का हवाला देकर पैहम इसरार करते रहे, बिल-आख़िर हज़रत इमाम आली मक़ाम ने अज़ीज़ भतीजे और

अपने भाई हसन की यादगार हज़रत सैयदना क़ासिम رضی اللہ عنہ को इजाज़त देते हुए पेशानी का बोसा लिया और सीने से लगाया और दुआओं की छांओं में रवाना किया। हज़रत इमाम क़ासिम मैदान में आए और दुश्मनों को ललकारते हुआ फरमाया ऐ अहले बैत के दुश्मनों सुनो! मैं क़ासिम बिन हसन बिन अली हूं। मैं शहज़ादए रसूल का पोता और ख़ानदाने रिसालत का चश्मो-चिराग़ हूं, आओ मेरे मुक़ाबिल आओ कि मैं तुम्हें हाशिमी शुजाअ़त और कुव्वते बाज़ुए अली का जौहर दिखाऊं। इस ललकार पर इब्ने सअद ने अरज़क़ नामी एक पहलवान से कहा कि तू मुक़ाबले के लिये जा, अरज़क़ ने कहा कि यह मुझ जैसे जांबाज़ की शान के ख़िलाफ है कि एक बच्चे से मुक़ाबला करे। इब्ने सअद ने कहा कि एक नादान! तुझे ग़लत फहमी है, यह आम बच्चे नहीं हैं, इनकी रगों में शेरे ख़ुदा का ख़ून गरदिश कर रहा है, अगर इनकी शुजाअ़त व बहादुरी का जल्वा देखना हो तो इनके मुक़ाबले के लिये जा। अरज़क़ ने तकब्बुर में डूब कर कहाः अरे इसके लिये मेरे बच्चे ही काफी हैं। अरज़क़ के चार लड़के यज़ीदी फौज में अपने बाप के साथ उस वक़्त मौजूद थे, अरज़क़ ने उन चारों में से एक को मुक़ाबले के लिये भेजा जिसे सैयद क़ासिम ने मार गिराया। उसके बाद दूसरा फिर तीसरा फिर चौथा लड़का भी हज़रत क़ासिम के मुक़ाबिल आया और जान से मारा गया। अरज़क़ अपनी नज़रों के सामने चारों बेटों की मौत देख कर दीवाना सा हो गया और आतिशे इन्तिक़ाम में जल-भुन कर तलवार हाथ में लिये मैदान में कूद पड़ा और शेर की तरह दहाड़ने लगा लेकिन शुजाअ़ते हैदरी और कुव्वते बाज़ुए अली के सामने अरज़क़ की क्या हैसियत। हज़रत क़ासिम की तलवार फिज़ाए करबला में रअ़दो-बर्क़ की तरह चमकी और अरज़क़ के सर के साथ उसका किब्रो-ग़ुरूर भी ख़ाको-ख़ून में मिल गया। यज़ीदियों ने जंग का पांसा पलटता देखा तो सबने मिलकर यकबारगी चौतरफा हमला शुरू कर दिया, उस वक़्त भी इमाम क़ासिम यज़ीदियों में घुस कर दादे शुजाअ़त देते रहे लेकिन तीरो-तलवार की बारिश ने शहज़ाए क़ासिम के जिस्मे नाज़नीन को लहू लुहान कर दिया था और आप शदीद ज़ख़्मी हो गए थे लेकिन ऐसे हाल में भी आपका अज़्मो-हौसला सेहतमन्द

इजाज़त पाकर औलादे अली एक के एक यज़ीदी फौज के बिल-मुक़ाबिल आ-आ कर लड़ते रहे। बहुतों को मौत के घाट उतारा और बहुतों को ज़ख़्मी किया और काफी देर तक शुजाअ़ते हैदरी और कुव्वते बाजुए अली का जलवा दिखा कर जाने जान आफ्रीं के सपुर्द करके ख़िलअ़ते शहादत से सरफराज़ हुए। *इन्ना लिल्लाहि व इन्ना इलैहि राजिऊन।*

हज़रत इमाम अली अकबर की शहादत

औलादे अली की शहादत के बाद चमनिस्ताने फातिमा के गुलों की बारी आई। सबसे पहले 18 साल के जवां साल शहज़ादे हज़रत इमाम हुसैन के लख़्ते जिगर, नूरे नज़र, हमशबीहे पैग़म्बर यैयिदी सरकार इमाम अली अकबर رضی اللہ عنہ सामने आए और वक़्त की ताग़ूती ताक़त से नबर्द आज़मा होने के लिये हज़रत वालिद माजिद से इजाज़त तलब की। कौन अली अकबर? वह अली अकबर जो मुस्तफा जाने रहमत के शबीह हैं, वह अली अकबर जो ख़ानदाने नुबुव्वत के चश्मो-चिराग़ हैं, वह अली अकबर जो मौलाए काइनात के नूरे नज़र और हज़रत ख़ातूने जन्नत के पोते हैं। वह जवां साल अली अकबर पिदरे बुज़ुर्गवार से इज़्ने शहादत तलब कर रहे हैं। एक बाप अपने लख़्ते जिगर नूरे नज़र को मैदान में जाने, गर्दन कटाने और ख़ून में नहाने की इजाज़त कैसे दे। बड़ा सब्र आज़मा वक़्त है। इस सख़्त आज़माइश में भी पैकरे सब्रो-रज़ा इमाम आली मक़ाम علی جدہ علیہ السلام ने सुन्नते इब्राहीमी की याद ताज़ा की और अपने नूरे नज़र को मैदाने कारज़ार में जाने की इजाज़त मरहमत फरमाई। इमाम आली मक़ाम ने अपने लख़्ते जिगर को तैया किया, असलिहा अपने दस्ते मुबारक से हमाइल किये, फौलादी मिग़फर सर पर रखा, कमर पर पटका बांधा, तलवार हमाइल की और नेज़ा मुबारक हाथ में दिया। आंसुओं की बरसात में अहले बैत ने अपने अली अकबर आख़िरी ज़ियारत की और सैयदना अली अकबर ने वक़्ते रुख़्सत भाई, बहन, वालिदा माजिदा और फूफी जान की तरफ हस्रत भरी निगाहों से देखा और सलामे अल-विदाई कह कर मैदाने जंग के लिये रवाना हुए। चश्मे तसव्वुर में ताब नहीं कि उन दर्द भरे लमहात का तसव्वुर कर सके कि जब

18 साल का हसीन व जमील नौजवान अहले ख़ाना को सलामे अल-विदाई कह कर सफरे आख़िरत पर रवाना हो रहा था, मस्तूरात की सिस्कियां बंध गईं और सब्रो-रज़ा के कोहे पैकर हुसैन की चश्मे इमामत से आंसू ख़ून बन कर टपकने लगे।

हज़रत सैयदना अली अकबर رضی اللہ عنہ क़हरे इलाही बन कर सफे आदा के सामने एक रजज़ पढ़ते हुए नमूदार हुए जिसका मफ्हूम यह था कि ''मैं हुसैन इब्ने अली का बेटा हूं, ख़ानए काबा के रब की क़सम हम नबी के क़ुर्ब के ज़्यादा मुस्तिहिक़ हैं। ख़ुदा की क़सम, नामालूम बाप का बेटा हमपर हुकूमत न कर सकेगा''।

हज़रत अली मुरतज़ा का यह शेर नर जब कछार से निकल कर दुश्मनों पर हमला आवर हुआ तो यज़ीदियों की लाशों के ढेर लग गए, जो सामने आता एक ही वार में वासिले जहन्नम हो जाता था। दुश्मनों को जब हैदरे कर्रार की शुजाअ़त व बहादुरी जलवा नज़र आया तो सफे आदा से कोई तन्हा सामने आने को ताब न ला सका। इब्ने सअ़द ने तारिक़ जो सफे आदा में बहादुर तसव्वुर किया जा रहा था उसे इब्ने सअ़द ने आ़र दिलाया, कि तीन दिन के भूके प्यासे, थके मांदे अली अकबर ने कई हज़ार को पानी पिला दिया है और अब कोई उसके सामने जाने से घबरा रहा है, कोई उनसे मुक़ाबला की हिम्मत नहीं रखता, तू भी डर रहा है, सुन अगर तू मुक़ाबला को गया तो मैं इब्ने ज़ियाद से कह कर तुझे मौसुल की हुकूमत दिला दूंगा। तारिक़ को जब ख़ुसूसी जाहो-मंसब की पेशकश की गई तो लालच में मुक़ाबला के लिये आगे बढ़ा, हज़रत अली अकबर के सामने आते ही उसने नेज़े से आप पर वार किया, आप ने उसके वार को रद फरमाया और पलट कर सीने पर ऐसा नेज़ा मारा कि नेज़ा उस मर्दूद के सीने को चीरता हुआ उसकी पीठ से निकल गया और वह एक दम घोड़े से गिर गया और वासिले जहन्नम हुआ। यह देख कर तारिक़ के दो बेटे उमर बिन तारिक़ और तलहा बिन तारिक़ जज़्बए इन्तिक़ाम में एक के बाद एक मैदान में आए, उन दोनों को भी सैयदना अली अकबर ने मौत के घाट उतार दिया। अब किसी यज़ीदी में यह हिम्मत बिल्कुल न रही कि तन्हा उस शेरे नर का मुक़ाबिल

बजिगरी से दादे शुजाअ़त देता हुआ ज़ख़्मों से चूर होकर जामे शहादत नोश फरमा लेता। यह सिलसिला चलता रहा यहां तक तमाम जांनिसारे अहले बैत लड़ते लड़ते अपने आक़ा हुसैन علی جدہ علیہ السلام पर कुर्बान हो गए। *इन्ना लिल्लाहि व इन्ना इलैहि राजिऊन*।

करबला वालों ने रौशन कर दिया इस्लाम को
शमऐं गुल होती गईं और रौशनी बढ़ती गई

हज़रते हुर की तौबा

जब अम्र बिन सअ़द ने अहले बैत रसूल से जंग शुरू कर दी तो उसके लशकरी से हुर बिन यज़ीद रियाही जिसके दिल में अहले बैत की मुहब्बत थी उसने जोश मारा और नदामत व शर्मिन्दगी के साथ यज़ीदी ख़ेमे से निकल कर इमाम के पास हाज़िर हुआ और अर्ज़ करने लगाः ऐ निवासए रसूल! मैं वही हुर हूं कि जो आपके क़ाफिले को घेर कर करबला तक लाया है लेकिन या हुसैन! अब मैं शर्मिन्दा हूं, क्या इस लमहे में भी मेरी तौबा क़बूल हो सकती है? इमाम आली मक़ाम علی جدہ علیہ السلام ने फरमाया कि अगर तौबा करने आए हो तो अब भी तौबा क़बूल हो सकती है। ऐ हुर! अपने लिये यह बशारत लो कि तुम्हें दुनिया में भी और आख़िरत में भी आज़ाद कर दिया गया है। इसके बाद हज़रत हुर رضی اللہ عنہ सैयदना इमाम आली मक़ाम علی جدہ علیہ السلام की तरफ से लड़ते-लड़ते जामे शहादत नोश फरमाया। *इन्ना लिल्लाहि व इन्ना इलैहि राजिऊन।* (शामे करबला)

औलादे अक़ील की शहादत

नियाज़मंदों, अक़ीदत केशों और ख़ादिमों की जानें आले नबी पर कुर्बान हो जाने के बाद मौलाए काइनात के बिरादरे हक़ीक़ी हज़रत अक़ील की औलाद से हज़रत जाफर बिन अक़ील, हज़रत अब्दुल्लाह बिन अक़ील और हज़रत अब्दुल्लाह बिन मुस्लिम बिन अक़ील शौक़े शहादत लिये यज़ीदी फौज के मद्द मुक़ाबिल आए। यह हाशिमी नौजवान शेरे बबर की तरह उनपर हमला आवर हुए और लशकरे अश्रार को ज़ेरो-ज़बर करते हुए उनमें

घुसते चले गए। इन हज़रात औलादे अक़ील ने इस शिद्दत से तेग़ज़नी की कि बहुत से यज़ीदी वासिल ब जहन्नम हुए और बहुत से लहू लुहान हो गए। यह हज़रात भी मैदाने करबला में हाशिमी शुजाअ़त का जलवा दिखा कर जामे शहादत नोश फरमाया और राहीये मुल्के बक़ा हुए। *इन्ना लिल्लाहि व इन्ना इलैहि राजिऊन।*

फरज़न्दाने अली की शहादत

सैयदा निसाइल आलमीन ख़ातूने जन्नत हज़रत सैयदा फातिमा ज़हरा رضی اللہ عنہا के विसाल के बाद हज़रत मौला अली کرم اللہ وجہہ الکریم ने मुतअद्दद शादियां की थीं, जिन से कई औलादें हुईं। आज मैदाने करबला में उनमें से हज़रत मुहम्मद बिन अली, हज़रत अबू बकर बिन अली, हज़रत उमर बिन अली, हज़रत उसमान बिन अली, हज़रत अब्दुल्लाह बिन अली, हज़रत जाफर बिन अली رضی اللہ عنہم ख़ेमए हुसैनी में इमाम हुसैन के साथ थे। कूफा में आख़िरुज़ ज़िकर हज़रात के नानीहाली रिश्तेदार थे, इन रिश्तेदारों ने इब्ने ज़ियाद से पैरवी करके मज़कूरा हज़रात औलादे अली के लिये अमान नामा हासिल कर लिया। यज़ीदियों ने मैदाने करबला में ऐलान किया कि इब्ने ज़ियाद ने औलादे अली से उसमान व अब्दुल्लाह व जाफर को अमान दे दिया है और वह अमान नामा लेकर एक यज़ीदी ख़ेमए हुसैनी तक आया, जब औलादे अली इसपर मुत्तला हुए तो उसे अपने हाथ में लेकर कई कई टुकड़े करके फिज़ाए करबला में उछाल दिया और फरमाया किः जिस अमान नामा में औलादे अली के लिये अमान हो और नवासए रसूल के लिये अमान न हो, हम औलादे अली ऐसे अमान नामा को अपने जूते की ठोकरों पर रखते हैं। उसके बाद मौला अली इन सोरमा सपूत शहज़ादों ने भाई इमाम हुसैन से अर्ज़ कियाः मेरे प्यारे भाई हुसैन! आप अमानते रसूलुस सक़लैन और नवासए रसूल हैं, जब तक हम ज़िंदा हैं तब तक हम आपके नाख़ुने पा तक भी इन दुश्मनों को न आने देंगे। आप मैदाने कारज़ार में हमें जाने की इजाज़त दें। मुख़लिस भाइयों के इस्रार पर इमाम आली मक़ाम رضی اللہ عنہ ने इजाज़त दिया।

हिफाज़ती तदबीर देखी तो उस गुस्ताख़ बदबातिन ने कहाः ऐ हुसैन! तुमने वहां की आग से पहले यहां की आग लगाई। हज़रत इमाम आली मक़ाम رضی اللہ عنہ को उसकी यह गुस्ताख़ी बहुत नागवार गुज़री। बारगाहे इलाही में हाथ उठा कर इल्तिजा की कि ऐ अल्लाह! इस गुस्ताख़ को अज़ाबे दोज़ख़ से क़ब्ल इस दुनिया में आतिशे अज़ाब में गिरफतार फरमा। नौजवानाने जन्नत के सरदार का रब्बे क़दीर की बारगाह में हाथ उठाना था कि दुआ बाबे इजाबत पर जाकर यूं सज्दा रेज़ हुई कि उसी वक़्त उसके घोड़े का पांव एक सूराख़ में गया और वह घोड़ा गिरा और उस बदबातिन का पांव रिकाब में उलझा और घोड़ा उसे लेकर भागा और आग में ले जाकर डाल दिया।

हज़रत इमाम ने कलिमए शुक्र अदा किया और अर्ज़ कियाः ऐ अल्लाह! तेरा शुक्र है कि तू ने अहले बैते रसूल के बदख़्वाह को सज़ा दी।

यह कलिमा सुनकर एक और सरकश ने कहा कि आपको पैग़म्बर से क्या निस्बत है? इस जुम्ला से इमाम आली मक़ाम علی جدہ علیہ السلام के दिल को सदमा पहुंचा। चुनांचे आपने उसके लिये भी उसी जगह बद दुआ फरमाई जिसके साथ ही उस गुस्ताख़ को क़ज़ाए हाजत की ज़रूरत महसूस हुई, घोड़े से उतर कर एक तरफ भागा हुआ गया, किसी जगह क़ज़ाए हाजत के लिये बरहना होकर बैठा कि एक सियाह बिच्छू ने डंग मारा तो नजासत से आलूदा तड़पता फिरता था, इस रुस्वाई के साथ अहले लशकर के सामने तड़पते तड़पते मर कर वासिले जहन्नम हुआ।

मैदाने करबला में आग़ाज़े जंग से क़ब्ल इमाम की करामत का ज़ुहूर दर असल इत्मामे हुज्जत का एक सुनहरा बाब है, जब क़ौली तौर पर हज़रत इमाम ने फरीक़े मुख़ालिफ के सामने हर तरह से इत्मामे हुज्जत फरमा दिया तो उसके बाद जंग से क़ब्ल हज़रत इमाम ने करामतों का ज़ुहूर फरमा कर बारगाहे इलाही में अपनी महबूबियत व मक़बूलियत को वाज़ेह फरमाया और इस तरह हज़रत इमाम आली मक़ाम رضی اللہ عنہ की तरफ से क़ौती और अमली दोनों तौर पर इत्मामे हुज्जत कर दिया गया लेकिन दुनिया तलबी की हवस ने इन यज़ीदियों को अंधा भी कर दिया था और बेहरा भी, न वह हक़ देख

सकते थे और हक़ सुनने की सलाहियत रखते थे, उनका वाहिद मक़्सद था इमाम हुसैन को शहीद करके यज़ीद से मालो-ज़र, जाहो-हशम और हुकूमत के आला उहदे की तलब।

जंग का आग़ाज़ और खुद्दामे अहले बैत की शहादत

हज़रत इमाम हुसैन इत्मामे हुज्जत फरमा कर ख़ेमे में तशरीफ लाए, उधर यज़ीदी मैदाने करबला में तलवाल लहराते हुए जंग के लिये उतावले हो रहे थे। उन्होंने आवाज़ दीः ऐ हुसैन! अपने आदमी मैदान में भेजिये। उधर बाईस हज़ार का ताज़ा दम लशकरे अश्रार है और इधर हक़ पर मर मिटने वाले 72 या 82 हज़राते कुदसिया की नूरानी जमाअ़त है, वह भी तीन शबो-रोज़ के भूके प्यासे, मुसीबत ज़दा लेकिन सब्रो-इस्तिक़ामत में जब्ले शामिख़। यज़ीदियों की तरफ से जब ललकार हुई तो अहले बैत के नौजवान जो शौक़े जिहाद से लबरेज़ थे वह आगे बढ़ कर हज़रत इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ से आदाए दीन के मुक़ाबिल जाने के लिये इज़्न तलब किया, लेकिन ख़ादिमाने आले रसूल ने अर्ज़ किया कि ऐसा हरगिज़ नहीं हो सकता कि इन गुलामों के होते हुए मख़्दूम ज़ादगान मैदाने कारज़ार में जाएं, हम अपनी जान आप पर कुर्बान कर देंगे लेकिन अपने जीते जी चमनिस्ताने मुस्तफा के किसी भी फर्द के नाख़ुने पा तक यज़ीदियों को पहुंचने नहीं देंगे।

चुनांचे सबसे पहले हुसैनी क़ाफिला से ख़ादिमाने अहले बैत एक एक करके दुश्मनों के सामने आए। खुद्दामे हुसैन जब शौक़े शहादत और आले पैग़म्बर पर जांनिसारी का जज़्बा लिये मैदाने कारज़ार में नाज़िल हुए तो तो यज़ीदियों के छक्के छुड़ा दिये, वह जिधर का रुख़ करते यज़ीदी लशकर में इज़्तिराब फैल जाता, सफे आदा में खलबली मच जाती, यज़ीदियों के हौसले पस्त हो जाते। इन हज़रात ने बड़ी बेजिगरी के साथ दादे शुजाअ़त दी, एक गुलामे हुसैन सैंकड़ों यज़ीदियों पर भारी साबित होता था। जब यज़ीदी तन्हा उनसे मुक़ाबला की ताब न रखते तो सब मिलकर यकबारगी हमला आवर हो जाते और तीर व तलवार की बारिश शुरू कर देते लेकिन वह मर्दे मैदां पीछे नहीं हटता बल्कि शेर की तरह दहाड़ते हुए सफे आदा में घुस कर बड़ी

करबला में हो रहा है इम्तिहाने अहले बैत

शबे आशूरा इमाम का खुत्बा और अहले बैत की इबादत

9 मुहर्रमुल हराम को ही यज़ीदी जंग के लिये तुले हुए थे लेकिन इमाम हुसैन ने फरमाया कि तुम लोगों ने तो जंग की ठान ही ली है और ख़ानदाने रिसालत के ख़ून से ज़मीने करबला को रंगीन कर देने का अज़्मे मुसम्मम कर ही लिया है तो ठीक है, आज की शब गुज़ार कर कल हम से मुक़ाबला करना ताकि एक शब हम अपने रब्बे क़दीर के हुज़ूर सज्दए नियाज़ बजा लाएं और मसरूफे इबादत रहें। चुनांचे नवीं तारीख़ का सूरज गुरूब हुआ और आशूरा की शब नमूदार हुई, आप ख़ेमे में तशरीफ लाए और खुद्दाम व मवाली व अहले बैत के छोटे बड़े तमाम को जमा करके उनसे ख़िताब फरमाया, हज़रत इमाम आली मक़ाम رضی اللہ عنہ ने इरशाद फरमाया! मैं तुम सबसे राज़ी हूं, तुम सबने हक़े सदाक़ात और रिफाक़त अदा कर दिया, क़ियामत के दिन तुम्हारे हक़ में गवाही दूंगा। मैं तुम सबको इजाज़त देता हूं कि रात की तारीकी में जहां चाहो चले जाओ। मुझे तो जामे शहादत इसी मक़ाम पर नोश करना है लेकिन तुम्हें अपनी ख़ातिर क़त्ल करवाना नहीं चाहता।

यह सुन कर अहले बैत और ख़ादिमाने अहले बैत की आंखों से आंसू जारी हो गए। सबने बयक ज़बान अर्ज़ कियाः ऐ मेरे इमाम! ऐसा हरगिज़ नहीं हो सकता कि हम आपको तन्हा छोड़ कर चले जायें। आज अगर हमने आपको तन्हा छोड़ दिया तो कल अपने परवरदिगार और आपने आक़ा व मौला रसूलुल्लाह ﷺ को क्या मुंह दिखाएंगे। हमारी तो तमन्ना है कि हम अपनी जान आपके क़दमों में निसार कर दें ताकि कल मैदाने हश्र में प्यारे आक़ा ﷺ की रज़ा व ख़ुशनूदी हासिल हो। यह जवाब सुनकर हज़रत इमाम आली मक़ाम को मसर्रत हुई, आपने सबको सब्र की तल्क़ीन की और सबके लिये दुआए ख़ैर फरमाई। अब ख़ेमए हुसैनी के सारे हज़रात मसरूफे इबादत हो गए और सारी रात औरादो-वज़ाइफ और मुनाजात करते करते गुज़री। ख़ेमए हुसैनी में रात भर तिलावते कलामे इलाही और दुरूद व

अज़्कार का सिलसिला जारी रहा।

दस मुहर्रमुल हराम का क़ियामत नुमा दिन

आज दस मुहर्रम जुमा का दिन है। फज्र की नमाज़ इमाम की इक़्तिदा में जांनिसारों ने अदा की। नमाज़ के फारिग़ होकर इमाम हुसैन ख़ेमा में आए। हज़रत इमाम आली मक़ाम علی جدہ علیہ السلام ने देखा कि यह लोग किसी मुसालहत पर तैयार नहीं और न ही मुल्क छोड़ देने पर उन्हें तसल्ली होती है। यह लोग सिर्फ ख़ून के प्यासे हैं और जंग के ख़्वाहां हैं। अब किसी तरह जंग को टालने की कोई सूरत नहीं। नाचार हज़रत इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ ने अपने ख़ेमे के इरद गिरद ख़न्दक़ खोदने का हुक्म फरमाया। ख़न्दक़ खोदी गई, उसकी सिर्फ एक राह रखी गई जहां से निकल कर दुश्मनों से मुक़ाबला किया जाए और उस ख़न्दक़ में आग जला दी गई ताकि अहले ख़ेमा दुश्मनों की ईज़ा से महफूज़ रहें।

इस काररवाई के बाद हज़रत इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ मैदाने कारज़ार में तशरीफ लाए और यज़ीदियों से ख़िताब फरमाया, जिसमें यज़ीदियों के सामने अपने फज़्लो-कमाल और आक़ा व मौला ﷺ से अपनी निस्बत, क़ाबत, शफक़त और मुहब्बत को बयान फरमाया और इरशाद फरमाया कि ''ख़ूने नाहक़ से बाज़ रहो, अगर तुम अपने शहर मेरा आना नहीं चाहते तो मुझे वापस तो जाने दो'' लेकिन इस गुफ्तगू का कोई असर उन यज़ीदियों पर न हुआ और उस खुत्बे के जवाब में उन बदबख़्तों ने यह कहा कि यह सब हमको मालूम है लेकिन हमें इन सबसे मतलब नहीं, या तो आप यज़ीद की बैअ़त क़बूल कीजिये या जंग के लिये आप किसी को मैदान में भेजे।

आग़ाज़े जंग से क़ब्ल मैदाने करबला में इमाम की करामत का ज़ुहूर

अभी इमाम ख़िताब से फारिग़ हुए थे और यज़ीदियों का गुस्ताख़ाना जवाब सुना था कि इसी दौरान एक बदबख़्त मालिक बिन उरवा नामी घोड़े पर सवार आगे आया, उसने हुसैनी ख़ेमे के इरद गिरद ख़न्दक़ की आग की

क़ासिद के ज़रिये से इमाम हुसैन के नाम यह पैग़ाम भेजा कि हुसैन यज़ीद की बैअ़त क़बूल कर लें लेकिन इमाम ने फरमाया क मेरे पास इसका कोई जवाब नहीं। यह सुनकर इब्ने ज़ियाद तैश में आ गया और उसने फौरन ही अम्र बिन सअ़द को उसकी सिपह सालारी में मज़ीद फौजी दस्ता देकर करबला भेजा और उसके पीछे शिमर जुलजोशन मर्दूद को भी लश्करे कसीर देकर रवाना किया। यह दोनों अहले बैत रसूल के जानी दुश्मन थे। अम्र इब्ने सअ़द 3 मुहर्रम को करबला पहुंचा और उसने फुरात के किनारे पड़ाव डाला। हज़रत इमाम आली मक़ाम की अज़ीमुश्शन शख़्सियत सामने थी, आपसे मुक़बाला की जुर्अत न कर सका लेकिन जब उसे पता चला कि इब्ने ज़ियाद ने उसके पीछे शिमर ज़िलजोशन को एक जत्था सिपाह के साथ भेजा है तो यह सोच कर कि कही शिमर हज़रत इमाम हुसैन से मुक़ाबला करके हुकूमत के इनाम व इकराम का मुस्तहिक़ न हो जाए और यह महरूम रहे। चुनांचे हुकूमत के लालच और जाहो-मंसब की तलब में अंधा होकर इमाम आली मक़ाम رضی اللہ عنہ से मुक़ाबला शुरू किया।

7 मुहर्रम को अहले बैत पर पानी बन्द

अम्र बिन सअद एक बार फिर सख़्ती से यज़ीद की बैअ़त का तालिब हुआ लेकिन इमाम आली मक़ाम की तरफ से ख़ामोशी देख कर उसने पहले यह तजवीज़ पास किया कि इमाम हुसैन और उनके साथियों पर फुरात का पानी बन्द कर दिया जाए। चुनांचे उसने सिपाह भेज कर फुरात पर पहरे बिठा दिया। यह इस लिये किया ताकि करबला में तपते हुए सेहरा में अहले बैते रसूल प्यास की शिद्दत से तड़प-तड़प कर या तो मर जाएं या शिद्दते प्यास से मजबूर होकर जुल्मो-सितम और फिस्क़ो-फुजूर पर क़ायम यज़ीद की बादशाहत क़बूल करके उसकी बैअ़त से राज़ी हो जाएं। 7 मुहर्रमुल हराम पर फुरात पर पाबंदी लगाई गई, शबाना रोज़ तीन दिन तक फुरात पर यह पहरे रहे और एक बूंद पानी भी ख़ेमा हुसैनी तक नहीं पहुंचा। अहले बैते रसूल जिन में बच्चे भी थे, बच्चियां भी, मर्द भी थे और ख़्वातीन भी, सब भी तीन दिन तक बेआबो-दाना रहे। धूप की शिद्दत, गरमी हिद्दत उसपर

से करबला की रेतीली ज़मीन। ऐसे हालात में अहले ख़ेमा का प्यास से क्या हाल हुआ होगा लेकिन क़ुर्बान जाइये तिश्ना लब ख़ानदाने रिसालत के सब्रो-रज़ा और ईसारो-क़ुर्बानी पर कि उन्होंने मसाइब व आलाम का ऐसा बोझ भी ख़न्दा पेशानी से बरदाशत किया कि अगर वह बोझ पहाड़ पर डाल दिया जाता तो वह भी दब जाता लेकिन सलाम ऐ चमनिस्ताने फातिमा पर जान निछावर करने वालों को कि आप सब ने अपने इमाम की क़ियादत में सारे मसाइब बरदाशत किये लेकिन यज़ीद के फिस्क़ो-फुजूर के सामने सर नहीं झुकाया और बातिल से किसी भी तरह का समझौता नहीं किया। (तारीख़े तबरी)

मर्दे हक़ बातिल से हर्गिज़ ख़ौफ खा सकता नहीं
सर कटा सकता है लेकिन सर झुका सकता
न ह ी

इमाम हुसैन को आक़ा ﷺ की ज़ियारत

9 मुहर्रम बाद नमाज़े अस्र इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ मुराक़बा में थे कि अचानक आंख लग गई, ख़्वाब में मुस्तफा जाने रहमत ﷺ की ज़ियारत हुई, ख़्वाब से बेदार हुए तो अपने ख़ेमे में बहन ज़ैनब को पाया, बीबी ज़ैनब से फरमायाः बहने ज़ैनब अभी अभी मैंने नाना जान ﷺ की ज़ियारत की है। नाना जान ने फरमाया है कि बेटा हुसैन तुम हमारे पास आने वाले हो। यह सुन कर बीबी ज़ैनब पर कोहे ग़म टूट पड़ा, अर्ज़ करती हैं, मेरे अज़ीज़ भाई हुसैन! आप हमको इस दियारे ग़ैर में छोड़ कर जाने वाले हैं, आपकी शहादत होने वाली है, आप हम से रुख़्सत होने वाले हैं। हज़रत इमाम हुसैन ने बहन ज़ैनब को संभलते और तसल्ली देते हुए फरमायाः मेरी प्यारी बहन ज़ैनब! शहादत तो हमारा मुक़द्दर है। बहन मेरे बाद तुम ही कारवाने अहले बैत की मीरे कारवां हो, कल सब्र से काम लेना। अल्लाह हमारा नासिर व मददगार और हक़ीक़ी मुस्तआ़न है। इसके बाद दोनों भाई बहन अशकबार आंखों के साथ मसरूफे इबादत हो गए।

रज़्म का मैदां बना है जल्वगाहे हुस्नो-इश्क़

और इन तमाम शहीदों के सर तन से जुदा करके नेज़ों पर चढ़ा कर इन मुक़द्दस सरों को कूफ़ा की गली कूचों फिरा कर अपनी बेरहमी, संगदिली और इस्लाम दुश्मनी का ऐलान किया। यह वाक़िआ 3 ज़िल्हिज्जा 60 हिजरी में वाक़े हुआ। इस राहे ख़ुदा में कुर्बान होने वाले हज़रत इमाम आली मक़ाम के सबसे पहले जांनिसारों में यही चार हज़रात हैं। इन मुक़द्दस हज़ारत की शहादत दास्ताने करबला का पहला बाब है। (मुलख़्ख़सन सवानेहे करबला)

हज़रत इमाम हुसैन मअ़ अहलो-अयाल कूफ़ा रवाना

इमरम मुस्लिम ने जो ख़त हज़रत इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ को भेजा था वह ख़त मिलते ही इमाम हुसैन ने अहले ख़ाना, अज़ीज़ व अक़ारिब और ख़ुद्दाम व मवाली को हुक्म फरमाया कि कूफ़ा जाने की तैयारियां कर ली जाएं और बक़्रे ज़रूरत ज़ादे राह ले लिया जाए। तामीले हुक्म में सब तैयार हो गए, वक़्ते रुख़्सत नमनाक आंखों के साथ सबने तवाफे काबतुल्लाह किया। आज मौलूदे काबा का नूरे नज़र काबा का आख़िरी तवाफ कर रहा है। यह क़ाफिला कुल 72 नुफूसे कुदसिया पर मुश्तमिल था। इमाम मुस्लिम अपने अहले बैत व अज़ीज़ व अक़ारिब और ख़ुद्दाम को लेकर ठीक उसी दिन 3 ज़िल्हिज्जा 60 हिजरी को मक्का मुकर्रमा से कूफ़ा के लिये रवाना हुए जिस दिन इमाम मुस्लिम और उनके बच्चों को यज़ीदियों ने शहीद किया था। राह मे आपको इमाम मुस्लिम और उनके दोनों शहज़ादों की शहादत की रूह फरसा ख़बर मौसूल हुई। और कूफियों की नामर्दी और दग़बाज़ी की दास्तान भी मालूम हुई। इमाम हुसैन ने अहले क़ाफिला से मशवरा किया, बाज़ ने वापस होने का मशवरा दिया। आख़िर यही तेय हुआ कि सफर जारी रखा जाए। चुनांचे अहले बैत का यह नूरानी क़ाफिला 1/मुहर्रमुल हराम को कूफ़ा के हिसार में पहुंच गया, अभी कूफ़ा 2 मील के फासिले पर था कि हुर बिन यज़ीद रियाली एक हज़ार हथियार बन्द सवार के साथ हुसैनी क़ाफिला से मिला। हुर ने हज़रत इमाम की ख़िदमत में अर्ज़ किया कि हमें इब्ने ज़ियाद ने भेजा है कि इमाम हुसैन राह में जहां मिलें उन्हें मेरे पास ले आओ। इमाम आली मक़ाम ने फरमाया कि हम यहां अज़ ख़ुद नहीं आए हैं बल्कि

कूफ़ा वालों के पैहम इस्रार और बार-बार की दावत पर हाज़िर हुए हैं। अगर अहले कूफ़ा अपने अहदो-पैमान पर क़ायम रहें तो हम कूफ़ा में दाख़िल हों, वरना यहीं से वापस चले जाते हैं। हुर ने कहा कि ख़ुदा की क़सम हमें कुछ नहीं पता कि अहले कूफ़ा ने आपको दरख़्वास्तें देकर बुलाया है और न मैं आपको छोड़ सकता हूं और न वापस हो सकता हूं। जब हुर ने देखा कि इमाम आली मक़ाम इब्ने ज़ियाद के पास जाने के लिये राज़ी नहीं तो उसने कहा कि आप कूफ़ा जाने के लिये राज़ी नहीं हैं तो जब तक मैं इब्ने ज़ियाद की राय न मालूम कर लूं आप ऐसा रास्ता इख़्तियार करें जो न कूफ़ा की तरफ जाता हो और न मदीना की तरफ। इमाम ने इस बात को क़बूल फरमाया और इमाम ने हुक्म दिया कि कूफ़ा की राह से हट कर किसी दूसरे रास्ते को इख़्तियार किया जाए। (तारीख़े तबरी)

2 मुहर्रमुल हराम को अहले बैत का क़ाफिला करबला में

दूसरी राह इख़्तियार की गई, क़ाफिला चलने लगा, पीछ-पीछे हुर भी अपने लश्करी के साथ था। एक मक़ाम पर पहुंच कर हज़रत इमाम आली मक़ाम ने दरियाफ्त फरमाया कि यह कौन सी जगह है? अर्ज़ किया गया कि यह ज़मीने करबला है। यह सुनते ही हज़रत इमाम आली मक़ाम के ज़ेहन में अपनी शहादत से मुतअल्लिक़ नाना जान की पेशीन गोई गरदिश करने लगली। हज़रत इमाम आली मक़ाम ने फरमायाः यह करबला है जो मक़ामे करब व बला है, यही हमारे ऊंटों के बैठने की जगह है, यहीं हमारे माल व अस्बाब उतरेंगे और इसी मक़ाम पर हमारे साथी क़त्ल किये जाएंगो'' हज़रत इमाम आली मक़ाम घोड़े से नीचे उत आए। हुक्म पाकर ख़ादिमाने अहले बैत ने ख़ीमा नसब फरमाया। हुर भी अपने साथियों के साथ ख़ेमा-ज़न हो गया। यह मुहर्रमुल हराम की दूसरी तारीख़ जुमेरात का दिना था।

(सवानेहे करबला)

यज़ीदी फौज को लेकर अम्र इब्ने सअ़द का करबला आना

इधर बदन निहाद व बद अंजाम इब्ने ज़ियाद को ख़बर मिल चुकी थी कि इमाम आली मक़ाम कूफ़ा के हिसार में वारिद हो चुके हैं। उसने एक

रिश्तेदारों को घर वापस होने पर मजबूर करें ताकि मुस्लिम की जमाअ़त मुन्तशिर हो जाए। उसका यह दांव कारगर साबित हुआ और उन महसूरीन ने दीवारे क़िला पर खड़े होकर अपने लवाहिक़ीन से बात की और अपनी जान का हवाला देकर उन्हें हज़रत इमाम मुस्लिम का साथ छोड़ देने और घर वापस हो जाने पर मजबूर किया। तक़रीबन 150 ख़ुतूत में अपने तन मन धन निसार करने की तमन्ना ज़ाहिर करके बुलाने वाले कूफियों ने आज जान पर बनी तो नामर्दी दिखा दी और तमाम कूफी जो जज़्बए इन्तिक़ाम में इमाम मुस्लिम के ज़ेरे साया खड़े थे, आहिस्ता-आहिस्ता एक-एक करके वापस हो गए और मैदना में तन्हा मुसाफिर अहले बैत इमाम मुस्लिम رضی اللہ रह गए। मोवर्रिख़ीन लिखते हैं कि उस रोज़ जब इमाम मुस्लिम ने नमाज़े मग़रिब बाजमाअ़त शुरू की तो आपके पीछे पांच सौ कूफी थे लेकिन जब नमाज़ से फारिग़ हुए तो एक शख़्स भी मौजूद न था। कूफा वालों ने जिसके हाथ पर ख़ुदा व रसूल को गवाह बना कर बैअ़त किया था और जिसे हज़ारहा मन्नत व समाजत करके बुलाया था, आज मुश्किल घड़ी में उसे छोड़ कर रफू चक्कर हुए। दुनिया में जब कभी बुज़दिलों और नामर्दों की फेहरिस्त मुरत्तब की जाएगी उसमें कूफियों का नाम सरे फहरिस्त होगा।

(मुलख़्ख़सन सवानेहे करबला)

2 ज़िल्हिज्जा को इमाम मुस्लिम की शहादत

इमाम मुस्लिम ने जब कूफियों का यह चेहरा देखा तो अफ्सुर्दा हुए। कूफा बुलाने वाले तमाम मेज़बानों ने अपने-अपने घर का दरवाज़ा बन्द कर दिया है, सुबह से आप बेआबो-दाना हैं, साथ में दो छोटे-छोटे साबिर व शाकिर बच्चे भी भूके प्यासे हैं। लेकिन उन्हें अपनी जान से ज़्यादा इस बात ने बेचैन व बेक़रार कर दिया कि मैंने हज़रत इमाम आली मक़ाम को ख़त में यहां के हालात साज़गार लिखे हैं और उन्हें यहां आने के लिये अर्ज़ किया है, बिला शुब्हा मेरी अरज़ी पर इमाम हुसैन यहां के लिये मक्का से रवाना हो चुके होंगे। बेचैनी और बेक़रारी के इसी आलम में थे कि तौआ़ नामी एक औरत ने आपको पहचान कर अपने घर में पनाह दी। इब्ने ज़ियाद को

इस की ख़बर पहुंची तो उसने अम्र बिन हुरैस और मुहम्मद बिन अशअ़स को एक फौजी दस्ता के साथ तौआ़ के घर इमाम की गिरफतारी के लिये भेजा, इन दोनों ने एक जमाअ़त सिपाह के साथ तौआ़ के घर का मुहासरा कर लिया और चाहा कि इमाम मुस्लिम को गिरफतार कर लें। नाचार हज़रत इमाम मुस्लिम तलवार मियान से निकाल कर बाहर तशरीफ लाए और मुक़ाबला शुरू किया आपने इस शिद्दत से तेग़ज़नी की कि बहुत से यज़ीदी शदीद ज़ख़्मी हो गए जिसके सबब से उन यज़ीदियों की हिम्मत पस्त हुई और सिपाही पीछे हटने लगे। यह देख कर कि हाशिमी ख़ानदान के इस शेरे बबर से मुक़ाबला ना मुमकिन है। इब्ने अशअ़स और अम्र बिन हुरैस ने मक्कारी से काम लिया और यह दोनों एलान करने लगे कि हज़रत मुस्लिम हम आपको क़त्ल करने नहीं आए हैं, हमारा मक़्सद तो बस इतना है कि आप इब्ने ज़ियाद के पास चल कर उससे बात चीत के ज़रिये मुसालिहत कर लें। यह सुन इमाम मुस्लिम ने फरमाया कि हम भी ख़ूंरेज़ी नहीं चाहते। चुनांचे यह लोग हज़रत इमाम मुस्लिम और उनके दोनों बच्चों को साथ लेकर इब्ने ज़ियाद की तरफ रवाना हुए। इन बदबख़्तों ने अपने सिपाह में से चन्द लोगों को पहले ही क़िला की तरफ भेज दिया और उन्हें इस बात का हुक्म दिया कि वह दरवाज़े के पहलू में अन्दर की जानिब तलवार लेकर छुपे रहें और जैसे ही इमाम मुस्लिम दाख़िल हों तो दोनों तरफ से उनपर हमला शुरू कर दिया जाए। अल-ग़रज़ इमाम मुस्लिम जैसे ही दरवाज़े से क़िला के अन्दर दाख़िल हुए, दरवाज़े की ओट में छुपे हुए तेग़ज़नों ने दोनों तरफ से हमला कर दिया, इस तरह धोके से अहले बैत का मज़लूम मुसाफिर शहीद कर दिया गया। *इन्ना लिल्लाहि व इन्न इलैहि राजिऊ़न*।

हज़रत मुस्लिम رضی اللہ عنہ के दोनों बच्चे मुहम्मद व इब्राहीम साथ थे, वाजिद माजिद का जिस्मे नाज़नीन ख़ून से लत-पत देख कर तड़प गए। फूट-फूट कर रोने लगे। इन सितमगारों ने इन छोटे और प्यारे से बच्चों पर भी रहम नहीं किया और इन दोनों को भी तेग़े ज़ुल्म से शहीद कर दिया। फिर मुहिब्बे अहले हज़रत हानी बिन उरवा को क़त्ल करके सूली पर चढ़ाया

ठंडक और दिल को तस्कीन पहुंचाई। बैअ़त का सिलसिला ऐसा दराज़ हुआ कि एक दिन में बारह हज़ार से ज़्यादा तादाद में लोगों ने आपके दस्ते हक़ परस्त पर हज़रत इमाम हुसैन की बैअ़त की।

हज़रत इमाम मुस्लिम ने जब अहले कूफा की इस दर्जा अ़क़ीदत व मुहब्बत और उन में ऐसे जोश व ख़रोश को मुलाहिज़ा फरमाया तो आपने अपने क़ाइद हज़रत इमाम आली मक़ाम सैयदना इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ को इस मफ्हूम का ख़त रवाना फरमा दिया कि ''सैयिदी व सनदी इमाम हुसैन! कूफा के हालात साज़गार हैं, अब तक बारह हज़ार से ज़्यादा लोगों ने आपकी बैअ़त मेरे हाथ पर की है। आप बिला तअम्मुल कूफा तशरीफ ले आएं।

(तारीख़े तबरी)

यज़ीद को कूफा के हालात की ख़बर

उस ज़माने में हुकूमते शाम की जानिब से कूफा के गवर्नर हज़रत नोमान बिन बशीर رضی اللہ عنہ थे। यह रसूलुल्लाह صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم के सहाबी और मुहिब्बे अहले बैत थे। जब इमाम मुस्लिम के दस्ते मुबारक पर अहले कूफा हज़रत इमाम हुसैन की बैअ़त कर रहे थे तब अपने मंसब की वजह से उन्होंने अहले कूफा से बस इतना कहा कि ''यह बैअ़त यज़ीद की मरज़ी के ख़िलाफ है और वह इसपर बहुत ग़ज़बनाक होगा'' वह रस्मन इतना कह कर ख़ामोश हो बैठे और इस मामले में किसी तरह की मुदाख़िलत नहीं की और न ही यज़ीद को इससे बाख़बर किया। लेकिन मुस्लिम बिन यज़ीद हज़रमी और अम्मारा बिन उक़्बा जो कूफा में यज़ीद के हामी थे उन्होंने यज़ीद को इत्तिला दी कि मुस्लिम बिन अक़ील नाइब इमाम हुसैन की हैसियत से कूफा आए हुए हैं और अहले कूफा उनके हाथ पर इमाम हुसैन की बैअ़त कर रहे हैं। साथ ही कूफा के गवर्नर नोमान बिन बशीर की जानिब से ख़ामोशी और कोई काररवाई न करने की भी शिकायत की। यह ख़बर सुनते ही यज़ीद गुस्से से आग बगोला हो गया, फौरन उसने अब्दुल्लाह बिन ज़ियाद को कूफा का वाली मुन्तख़ब किया और उसे नोमान बिन बशीर

की माज़ूली का परवाना देकर कूफा भेजा। (तारीख़े तबरी)

इब्ने ज़ियाद का कूफा आकर फसाद मचाना

इब्ने ज़ियाद जो इन्तिहाई दर्जे का अ़य्यार व मक्कार और दग़ाबाज़ था वह भेस बदल कर रात के वक़्त कूफा में दाख़िल हुआ। रात गुज़ार कर सुबह को इब्ने ज़ियाद ने अहले कूफा को जमा किया, नोमान बिन बशीर की माज़ूली का परवाना पढ़कर सुनाया और अहले कूफा को यज़ीद की मुख़ालिफत से ख़ूब डराया धमकाया। उस वक़्त हज़रत इमाम मुस्लिम رضی اللہ عنہ हज़रत हानी बिन उरवा के घर में इक़ामत पज़ीर थे, इब्ने ज़ियाद को जब ख़बर हुई तो इब्ने ज़ियाद ने मुहम्मद बिन अशअस के साथ एक फौजी दस्ता भेज कर हानी को तलब किया। चुनांचे मुहम्मद बिन अशअ़स हानी को उनके घर से गिरफ्तार कर के इब्ने ज़ियाद के पास लाया। इनके अलावा शहर के दीगर रुअसा और अमाइदीन को भी इब्ने ज़ियाद के सिपाहियों ने गिरफ्तार करके क़िला-बन्द किया।

हज़रत हानी बिन उरवा एक आशिक़े सादिक़ और मुहिब्बे अहले बैत थे इसलिये जब उन्हें क़ैदी बना कर यज़ीदी ले गए तो हज़रत इमाम मुस्लिम सैफ बकफ मैदान में निकल आए, आपने अहले कूफा को आवाज़ दी, अहले कूफा एक आवाज़ पर तलवार के साथ जूक़ दर जूक़ अपने-अपने घरों से जज़्बए इन्तिक़ाम में निकल आए और देखते ही देखते चालीस हज़ार लोगों ने इमाम मुस्लिम की क़ियादत में क़िला का मुहासिरा कर लिया। बस इमाम मुस्लिम के एक इशारए अंगुश्त की ज़रूरत थी, चालीस हज़ार मुजाहिदीन का लश्कर सैलाब की तरह क़िला को बहा ले जाता और इब्ने ज़ियाद को शिकस्त खाकर रुस्वाई का सामना करना पड़ता। लेकिन इमाम मुस्लिम अपनी सुलह पसंद तबीअ़त के सबब इस इन्तिज़ार में रहे कि इब्ने ज़ियाद से गुफ्तो-शुनीद के ज़रिये सुलह की सूरत पैदा हो जाए ताकि मुसलमानों में ख़ूंरेज़ी न हो। इस वक़्फे का इब्ने ज़ियाद बद निहाद ने पूरा फायदा उठाया और जो रुअसा व अमाइदीने शहर उसके पास क़ैद थे उन्हें इस बात पर मजबूर किया कि वह इमाम मुस्लिम की जमाअत में मौजूद अपने-अपने

जिगर गोशए बतूल, नूरे नज़र अली मुरतज़ा इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ ने यज़ीद की बैअ़त से साफ इनकार कर दिया है और अजिल्ला हज़राते सहाबा मसलन हज़रत इब्ने उमर, हज़रत अब्दुल्लाह इब्ने ज़ुबैर भी बैअ़ते यज़ीद से मुन्किर हैं तो उन्होंने हज़रत इमाम हुसैन की ख़िदमत में ख़ुतूत भेजे जिसमें अपनी अक़ीदत व मुहब्बत और नियाज़मन्दी का वालिहाना इज़हार किया और तन मन घन सब कुछ निसार करने की तमन्ना ज़ाहिर की और इस तरह का मफ्हूम ख़त में लिखा कि ''हम यज़ीद जैसे फासिक़ व फाजिर की बैअ़त नहीं कर सकते। आप नवासए रसूल हैं, हम आपकी सरपरस्ती में ज़ुल्मो-सितम और फिस्क़ो-फुजूर के ख़िलाफ अलमे जिहाद उठाने को तैयार हैं। आप तशरीफ लाएं हम आपके दस्ते हक़ परस्त पर बैअ़त करके आपकी ख़िलाफत का इक़रार व ऐलान करेंगे। हम आपको दीन, तहफ्फुज़े दीन व शरीअ़त की दावत दे रहे हैं। फिर अगर आप तशरीफ नहीं लाए तो क़ियामत के दिन आपको जवाबदेह होना पड़ेगा। कूफा से मुतअ़द्दद वुफूद भी मक्का मुकर्रमा आए और बराहेरास्त शर्फे लिक़ा हासिल किया और दावत दी। कूफा के मुख़्तलिफ वुफूद की जानिब से आने वाले ख़ुतूत की तादाद तक़रीबन 150 थी। और इन तमाम ख़ुतूत में तहफ्फुज़े शरीअ़त का शदीद मुतालिबा किया गया था। इस शदीद मुतालिबे के बाद इमाम हुसैन जैसे हक़ परस्त से क्योंकर मुमकिन था कि वह अम्र-बिलमारूफ और नहीं अनिल-मुन्कर का फरीज़ा अंजाम नहीं देते और फिस्क़ो-फुजूर, ख़ुराफात व बिदअ़ात का फरोग़ होता देख कर भी ख़ामोश रहते। (सवानेहे करबला)

कूफा तशरीफ ले जाने का फैसला और अहबाब का मश्वरा

चुनांचे इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ ने ग़ौरो-फिकर करने के बाद कूफा तशरीफ ले जाने का फैसला फरमाया। हज़रत इब्ने अब्बास और हज़रत इब्ने ज़ुबैर वग़ैरा ने हज़रत इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ से अर्ज़ किया कि आप कूफा वालों की बातों पर यक़ीन न करें, कूफा वालों की बेवफाई और बदअहदी का पहले भी तजुर्बा हो चुका है, उन्होंने आपके वालिद माजिद हज़रत अली کرم اللہ وجہہ الکریم के साथ भी वफा नहीं किया था, लिहाज़ा आप वहां जाने का इरादा

तरक फरमा दें। मगर हज़रत इमाम आली मक़ाम ने फरमाया कि बिला शुब्हा आप हज़रत की राय में इख़्लास व मुहब्बत है लेकिन मेरे भाइयों! अब मुझ पर नाना जान के दीन की ख़ातिर, तहफ्फुज़े शरीअ़त की ख़ातिर, अम्र बिलमारूफ व नहीं अनिल मुन्कर की ख़ातिर अलमे जिहाद बुलन्द करना फर्ज़ हो चुका है। कूफा वाले वफा करें या दग़ा, मुझे इसकी फिकर नहीं है, फिकर तो इस बात की है कि अगर बरोज़े क़ियामत मुझसे यह सवाल किया गया कि हुसैन! जिस वक़्त फिस्क़ो-फुजूर को आम किया जा रहा था, ख़ुराफात और बिदअ़ात को फरोग़ दिया जा रहा था और क़ुरआन व हदीस के ख़िलाफ किया जा रहा था, उस वक़्त तुझे दावते हक़ दी गई तो उस पुर-फितन दौर में तू ने दावते हक़ क़बूल करके अम्र बिल मारूफ और नहीं अनिल मुन्कर का फरीज़ा क्यों अंजाम नहीं दिया? तो मैं क्या जवाब दूंगा। इसलिये मेरे अज़ीज़ो! कूफा वालों की जानिब से बद अहदी का तजुर्बा सही है, इसके बावजूद मुझे शरीअते इलाहिया के क़ियाम और तहफ्फुज़ के लिये जाना होगा। हां यह मुनासिब होगा कि जाने से क़बल अपने भाई मुस्लिम बिन अक़ील को हालात का जाइज़ा लेने भेजा जाए। (सवानेहे करबला)

इमामे मुस्लिम की कूफा आमद

हज़रत इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ ने अपने चचाज़ाद भाई हज़रत मुस्लिम बिन अक़ील رضی اللہ عنہ को बुला कर अपना नाइब बनाया और फरमायाः तुम कूफा का सफर करो और इस अम्र की तहक़ीक़ करो जिसके बारे में वह मुझे लिखते हैं। पस अगर यह बात सच है तो मैं उनकी जानिब सफर करूं।''

तामीले हुक्म इमामे हुसैन में हज़रत मुस्लिम رضی اللہ عنہ कूफा के लिये रवाना हुए। अपने हमराह अपने दोनों लख़्ते जिगर हज़रत मुहम्मद व हज़रत इब्राहीम को भी ले गए। हज़रत मुस्लिम कूफा पहुंचे और मुख़्तार बिन अबी उबैद के घर पर क़ियाम फरमाया। कूफा वालों को जब यह ख़बर पहुंची तो जूक़ दर जूक़ मुश्ताक़े ज़ियारत हाज़िरे ख़िदमत हुए और नाइब इमाम हुसैन हज़रत सैयदना मुस्लिम رضی اللہ عنہ के नूरानी चेहरे की ज़ियारत से आंखों को

अलहे मदीना से कहाः हम ऐसे शख़्स के पास से आए हैं जिसका कोई दीन नहीं, वह शराब पीता है, तंबूरे बजाता है, उसके पास गाने वाली औरतें नाचती हैं, वह कुत्तों से खेलता है और चोरों और छोकरों के साथ रात में क़िस्सा गोई करता है।'' (तारीख़े तबरी)

बैअ़ते यज़ीद का मुतालिबा और इमाम हुसैन का इनकार

फिस्क़ो-फुजूर का पैकर यज़ीद अपने बाप अमीर मुआ़विया के इन्तिक़ाल के बाद तख़्त नशीन हुआ और अपनी बैअ़त लेने के लिये अतराफ व जवानिब और ममालिक सलतनत में मक्तूब भेज। यज़ीद के लिये सबसे ज़रूरी था कि वह नवासए रसूल हज़रत इमाम हुसैन علی جدہ علیہ السلام की बैअ़त लेकर अपनी बादशाहत का जवाज़ फराहम करे। चुनांचे उसने तख़्त नशीनी के फौरन बाद मदीना के आमिल वलीद बिन उक़बा को अमीरे मुआ़विया की रिहलत की ख़बर भेजी और साथ ही यह हुक्म नामा भी भेजा कि हज़रत इमाम हुसैन, हज़रत अब्दुल्लाह बिन उमर, हज़रत अब्दुल्लाह बिन जुबैर से मेरे हक़ में बैअ़त लो और जब तक वह मेरी बैअ़त न करें उन्हें हरगिज़ न छोड़ना। (तारीख़ तबरी)

मदीना का आमिल हज़रत इमाम आली मक़ाम की ख़िदमते अक़्दस में हाज़िर होकर यज़ीद की बैअ़त तलब की। यज़ीद का फिस्क़ो-फुजूर किसी पर मख़्फ़ी न था। चुनांचे हज़रत इमाम हुसैन ने उसके फिस्क़ो-फुजूर के सबब उसको नाअहल क़रार दिया और बैअ़ते यज़ीद से साफ इनकार कर दिया। इसी तरह हज़रत अब्दुल्लाह बिन उमर, हज़रत अब्दुल्लाह बिन जुबैर ने भी बैअ़त से इनकार फरमाया।

मदीना मुनव्वरा से हिजरत

हज़रत इमाम आली मक़ाम علی جدہ علیہ السلام यज़ीद पलीद की शरीर तबीअ़त से अच्छी तरह वाक़िफ थे, वह जानते थे कि बैअ़त से इनकार के सबब

यज़ीद जान का दुश्मन और ख़ून का प्यासा हो जाएगा और हुआ भी यही। आपने मदीना के हालात को नासाज़गार महसूस किया और अंदेशा हुआ कि यज़ीद की जानिब से ज़बरदस्ती की सूरत में हुकूमत के खुशमादी कारिन्दों और मेरे हामियों के दरमियान जंग की फिज़ा क़ायम हो जाएगी और इस सबब से शहरे रसूल की बेहुर्मती होगी। इसलिये हज़रत इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ ने तेय फरमाया कि वह मदीना से मअ़ अहले ख़ाना रिहलत फरमा कर मक्का मुकर्रमा में इक़ामत फरमाएंगे। रवानगी की तैयारी कर लेने के बाद आप नाना जान के रौज़ए अक़्दस पर सर ख़मीदा हाज़िर हुए। क़रीब आकर सर उठाया और हस्रत भरी निगाहों से गुंबदे ख़ज़रा की ज़ियारत फरमाई और कपकपाते हुए लबों से अर्ज़ कियाः नाना जान! यहां के हुक्मरां अब आपके लाडले बेटे हुसैन को आपके क़दमों में नहीं रहने देते। मेरे आक़ा! आज आपके अहले बैत पर मदीना की ज़मीन तंग कर दी गई है, यह कहते-कहते दीदए ख़ूंबार से अश्के ग़म की बारिश शुरू हो गई। इमामे आली मक़ाम और तमाम अहले बैत ग़मे हिजरत में बेताब होकर रोने लगे। फिर चश्मे पुर-नम के साथ हज़रत इमाम हुसैन ने आक़ा علیہ الصلوۃ والسلام से इजाज़त ली और अहले बैत को साथ लेकर तहफ्फुज़े शहरे रसूल की ख़ातिर मदीना मुनव्वरा से मक्का मुकर्रमा हिजरत फरमा गए। (मुलख़्ख़सन सवानेहे करबला)

मक्का मुकर्रमा में इमाम आली मक़ाम की आमद

हज़रत इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ मक्का मुकर्रमा पहुंच कर शअ़ब अबी तालिब में ठहरे। अहले मक्का और गरदो-नवाह के लोगों को हज़रत इमाम आली मक़ाम رضی اللہ عنہ के आने की इत्तिला मौसूल हुई तो जूक़ दर जूक़ आ आ कर हम-शबीहे मुस्तफा, राकिबे दोशे पैग़म्बर, नवासए रसूल की ज़ियारत से मुशर्रफ हुए।

अहले कूफा के खुतूत व वुफूद

कूफा जिसे हज़रत मौला अली رضی اللہ عنہ ने अपने अहदे ख़िलाफत में दारुल हुकूमत बनाया था, जब वहां वालों को इल्म हुआ कि नवासए रसूल,

देखती हूं कि हज़रत हुसैन رضی اللہ عنہ आपकी गोद मुबारक में हैं और हुज़ूर नबी करीम ﷺ उनकी पेशानी मुबारक को पोंछ रहे हैं और साथ ही रो भी रहे हैं, मैंने अर्ज़ कियाः अल्लाह की क़सम! मुझे उनके अन्दर आने का पता ही न चला। आप ﷺ ने फरमायाः जिब्रील علیہ السلام हमारे साथ अभी घर में मौजूद थे, उन्होंने कहाः आप इस हुसैन से मुहब्बत करते हैं मैंने कहा हां, सारी दुनिया से बढ़ कर इससे मुहब्बत करता हूं। जिब्रील علیہ السلام ने कहाः बेशक आपकी उम्मत इसे ऐसी सर-ज़मीन पर शहीद कर देगी जिसे करबला कहा जाता है। जिब्रील علیہ السلام उस सर-ज़मीन की मिट्टी भी लाए हैं। फिर आप ने वह मिट्टी उन्हें दिखाई।''(अल-मोजमुल कबीर तबरानी)

(3) दैलमी की मुस्नदुल फिरदौस में हज़रत उम्मे सलमा से ही रिवायत है कि हुज़ूर ने फरमाया हुसैन बिन अली को सन 60 हिजरी के इख़्तिताम पर शहीद कर दिया जाएगा, कि जब एक (औबाश) नौजवान उनपर चढ़ाई करेगा। (मुस्नदुल फिरदौस लिद-दैलमी)

(4) अबू नुऐम ने नज्जी हज़रमी से रिवायत की कि वह सफरे सिफ्फीन में हज़रत मौला अली رضی اللہ عنہ के हमराह थे, जब नैनवा के क़रीब पहुंचे जहां हज़रत यूनुस का मज़ारे अक़्दस है तो हज़रत अली मुरतज़ा رضی اللہ عنہ ने निदा की कि ऐ अबू अब्दुल्लाह! फुरात के किनारे ठहरो, मैंने अर्ज़ कियाः किस लिये? फरमायाः नबी करीम ﷺ ने फरमायाः कि जिब्रील علیہ السلام ने मुझे ख़बर दी है कि इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ फुरात के किनारे शहीद किये जाएंगे और मुझे वहां की एक मुश्त मिट्टी दिखाई है।

(अल-मुस्नद लिल-इमाम अहमद बिन हंबल)

(4) अबू नुऐम ने असबग़ बिन नबाता से रिवायत की कि हम हज़रत मौला अली رضی اللہ عنہ के हमराह हज़रत इमाम हुसैन की क़ब्र के मक़ाम पर पहुंचे, हज़रत मौला अली رضی اللہ عنہ ने बयान फरमायाः यहां उन शुहदा के ऊंट बंधेंगे, जवानाने आले मुहम्मद ﷺ इस मैदान में शहीद होंगे, आसमान व ज़मीन उनकी शहादत पर रोएंगे। (दलाइलुन्-नुबुव्वत लि-अबी नुऐम)

अल-ग़रज़ शहादते इमामे हुसैन رضی اللہ عنہ की यह इन्फिरादियत है कि

आपकी विलादत के साथ आपकी शहादत की ख़बर भी आम हो चुकी थी और नबी करीम ﷺ के आंसुओं ने शहादते हुसैन की हक़्क़ानियत पर मोहरे तस्दीक़ सबत कर दी थी।

फिस्क़ो-फुजूर का मुजस्समा यज़ीद

हुज़ूर علیہ الصلوۃ والسلام की यह पेशीन गोई इस तरह पूरी हुई कि 6 रजब 60 हिजरी में हज़रत अमीर मुआविया लक़्वा के मरज़ में मुब्तला होकर रिहलत फरमा गए। उनके बाद यज़ीद बिन मुआविया तख़्त नशीन हुआ और 60 हिजरी के इख़्तिताम और 61 हिजरी के इब्तिदाई दस दिनों में करबला का सानेहा पेश आया।

नंगे ख़ानदान यज़ीद ज़ाती तौर पर फिस्क़ो-फुजूर का पैकर, किब्रो-ग़ुरूर का मुजस्समा, शराब व कबाब का आदी, गाली गलौज और फह्हाशी का ख़ूगर, सौमो-सलात का तारिक, बिदअ़ती बदकार, बदकिरदार, निहायत मोटा, बदनुमा, कसीरुश्-शअ़र, बदख़ुल्क़, तुन्दख़ू, फासिक़ व फाजिर था।

ग़सीलुल मलाइका सैयदना हंज़ला رضی اللہ عنہ के शहबाज़ सिफत साहिबज़ादे हज़रत अब्दुल्लाह बिन हंज़ला رضی اللہ عنہما ने अहले मदीना को यज़ीद पलीद की बदकारी से आगाह करते हुए फरमाते हैंः ऐ मेरी क़ौम! अल्लाह वहदहू से डरो, जिसको कोई शरीक नहीं, अल्लाह की क़सम! हम यज़ीद के ख़िलाफ उस वक़्त उठ खड़े हुए जबकि हमें ख़ौफ हुआ कि कहीं हमपर आसमान से पत्थरों की बारिश न हो जाए, वह ऐसा शख़्स है जो माओं, बेटों और बहनों से निकाह जाइज़ क़रार देता है, शराब नौशी करता है और नमाज़ छोड़ता है। अल्लाह की क़सम! अगर लोगों में से कोई मेरे साथ न हो तब मैं अल्लाह की ख़ातिर इस मामले में शुजाअ़त व बहादुरी के जौहर दिखाउंगा।''

(तारीख़ुल ख़ुलफा)

तारीख़ तबरी के आइने में भी नाफरमान यज़ीद का दाग़दार किरदार मुलाहिज़ा कर लें ''मदीने वालों के वफद ने यज़ीद के पास से वापस आकर

व हुसैन जन्नती नामों में से दो नाम हैं'' (सवाइक़े मुहर्रक़ा) नीज़ इरशाद फरमाया ''हसन व हुसैन जन्नती जवानों के सरदार हैं''। (तिर्मिज़ी)

हज़रत इमामे हसन की तरह सैयदना इमामे हुसैन से भी हुज़ूर ﷺ बेपनाह मुहब्बत फरमाते थे, हुज़ूर आपको गोद में लेते प्यार फरमाते और आपके लुआबे दहन को ऐसा चूसते जैसे आदमी खजूर को चूसता है। आप हुज़ूर के पास आते तो हुज़ूर ﷺ मरहबा फरमाते, फिर आपकी पेशानी को बोसा देते और अपनी गोद में बिठा लेते। अक्सर हुज़ूर ﷺ आपको अपने दोश मुबारक पर सवार फरमा लेते थे, इसीलिये आपको राकिबे दोशे पैग़म्बर कहा जाता है। आपके फज़ाइल व ख़साइस में बेशुमार अहादीस मौजूद हैं, सिर्फ तीन अहादीसे करीमा पढ़ें और रसूलुल्लाह ﷺ की बारगाह में आपके कमाले कुर्ब का अंदाज़ा करें।

(1) हज़रत अबू हुरैरा رضی اللہ عنہ से रिवायत है कि रसूलुल्लाह ﷺ मस्जिद में तशरीफ लाए और फरमाया कि छोटा बच्चा कहां है? हज़रत इमामे हुसैन दौड़ते हुए आए और हुज़ूर की गोद में बैठ गए और अपनी उंगलियां दाढ़ी मुबारक में दाख़िल कर दीं। हुज़ूर ने उनका मुंह खोल कर बोसा लिया फिर बारगाहे इलाही में यूं अर्ज़ कियाः ''ऐ अल्लाह! मैं इससे मुहब्बत करता हूं तू भी इससे मुहब्बत फरमा, उससे भी मुहब्बत फरमा जो इससे मुहब्बत करे। (नूरुल अबसार)

(2) यअ्ला बिन मुर्रा से रिवायत है कि हुज़ूर ﷺ ने फरमायाः ''हुसैन मुझसे हैं और मैं हुसैन से हूं।'' (तिर्मिज़ी)

(3) हज़रत जाबिर बिन अब्दुल्लाह से रिवायत है कि हुज़ूर ﷺ ने फरमाया ''जिसे पसंद हो किसी जन्नती जवानों के सरदार को देखे तो वह हुसैन इब्ने अली को देखे।'' (नूरुल अबसार)

मुख़्तसर दास्ताने करबला

मुहर्रमुल हराम का चांद नज़र आते ही आलमे इस्लाम सोगवार हो जाता है। सादारे किराम और आले रसूल से मुहब्बत करने वालों की दिल की धड़कनें तेज़ हो जाती हैं। आंखों से बेइख़्तियार अश्कों के धारे फूट पड़ते हैं और नज़रों में वह ख़ूनी मारका गरदिश करने लगता है जो 11

हिजरी में रेगज़ारे करबला पर बरपा हुआ था। और हक़ व बातिल के इस मारके में हक़ के अलमबरदारों ने मज़्हबे इस्लाम की हिफाज़त व सयानत की ख़ातिर अपने ख़ून का नज़्राना पेश करके सब्रो-रज़ा और ज़िब्हो-ईसार की दर्द अंगेज़ नाक़ाबिले फरामोश तारीख़ रक़म की थी।

शहादते हुसैन

और रसूलुल्लाह ﷺ की पेशीन गोई

वाक़िआ करबला तारीख़े इस्लाम का वह ग़ैरा मामूली सानेहा है जिसकी पेशीन गोई हुज़ूर नबी करीम ﷺ ने फरमाई थी। और आक़ा करीम ﷺ ने शहादते इमाम हुसैन के वुकूअ् के साथ यह भी बता दिया था कि यह वाक़िआ किस सन हिजरी में और कहां रूनुमा होगा। हुज़ूरे से सुनकर सहाबए किराम को भी इसके वुकूअ् का इल्म था और हुज़ूर ने अपने अहले बैत और बाज़ सहाबा को तो इस की तफ्सील तक बताई थी। ज़ैल में इस सिलसिले की च्नद अहादीसे करीमा मुलाहिज़ा फरमाएं।

(1) हुज़ूर ﷺ की चची उम्मुल फज़ल बिन्तुल हारिस رضی اللہ عنہا फरमाती हैंः मैंने एक रोज़ हुज़ूरे अक़्दस ﷺ की ख़िदमत में हाज़िर होकर हज़रत इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ को आप की गोद में दिया, क्या देखती हूं कि चश्मे मुबारक से आंसू रवां हैं। मैंने अर्ज़ कियाः या नबीयल्लाह! ﷺ मेरे मां बाप आप पर कुर्बान! यह क्या हाल है? फरमायाः जिब्रील علیہ السلام मेरे पास आए और उन्होंने यह ख़बर फरमाई कि मेरी उम्मत इस फर्ज़न्द को क़त्ल करेगी, मैंने कहाः कि क्या इसको? फरमायाः हां, और मेरे पास इसके मक़्तल की सुर्ख़ मिट्टी भी लाए। (मिश्कातुल मसाबीह)

(2) हज़रत उम्मे सलमा बयान करती हैं कि दिन नबी करीम ﷺ मेरे घर में तशरीफ फरमा थे, आपने फरमायाः अभी मेरे पास कोई न आए। मैंने ध्यान तो रखा, मगर मेरी लाइल्मी में हज़रत इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ हुजरए मुबारक में दाख़िल हो गए। फिर अचानक मैंने रसूलुल्लाह ﷺ की हिचकी बंध कर रोने की आवाज़ सुनी, मैंने हुजरए मुबारका में झांका तो क्या

बकर رضی اللہ عنہ फरमाते हैं कि ''मैंने हुज़ूर को देखा कि आप मिंबर पर रौनक़ अफ्रोज़ हैं और हज़रत हसन आपके पहलू में हैं। आप कभी सहाबा की तरफ तवज्जोह फरमाते हैं और कभी उनकी तरफ और फरमाया कि '' मेरा यह बेटा सरदार है। उम्मीद है कि अल्लाह तआ़ला इसके ज़रिये मुसलमानों के दो गिरोहों के दरमियान मुसालिहात करा देगा।'' (बुख़ारी)

आप हज़रत मौलाए काइनात अली मुरतज़ा رضی اللہ عنہ की शहादत के बाद ख़लीफा हुए और छेः माह तक मंसबे ख़िलाफत पर जलवा अफ्रोज़ रहे, उसके बाद आप ने तीन शरतों पर अम्रे ख़िलाफत हज़रत अमीरे मुआ़विया رضی اللہ عنہ के सपुर्द फरमाया और माहे रबीउल अव्वल 41 हिजरी में ख़िलाफत से दस्तबरदार हो गए। इस तरह हुज़ूर की पेशीन गोई पूरी हुई कि ''अल्लाह तआ़ला मेरे इस शहज़ादे के ज़रिये से मुसलमानों के दो गिरोहों में सुलह करा देगा''। आप खुलफाए राशिदीन में से आख़िरी ख़लीफा हैं। आपके बाद हज़रत अमीर मुआ़विया ने अमारत व बादशाहत की बुनियाद डाली।

हज़रत अली رضی اللہ عنہ के वक़्त में चूंकि कूफा दारुल हुकूमत बनाया गया था इसलिये जब आप ख़लीफा हुए तो कूफा ही में मुक़ीम थे। चुनांचे अम्रे ख़िलाफत से दस्तबरदारी के बाद आप कूफा से मदीना मुनव्वरा वापस तशरीफ ले आए और आठ, नौ साल बक़ैदे हयात रहे। किसी दुशमन अहले बैत ने आपको खाने की किसी चीज़ में ज़हेर मिला कर दिया जिसके असर से आपको मुसलसल क़ै होने लगी, चालीस रोज़ तक इस शदीद परेशानी में मुब्तला रहे, भाई हज़रत इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ के पूछने पर कि ज़हेर किसने दिया? आपने फरमाया कि मेरा गुमान जिसकी तरफ है अगर हक़ीक़त में उसी ने ज़हेर दिया है तो अल्लाह तआ़ला की गिरफ्त से वह बचेगा नहीं, अल्लाह तआ़ला की गिरफ्त बहुत सख़्त है और अगर वह नहीं तो मैं नहीं चाहता कि मेरे सबब से कोई बेगुनाह मुब्तलाए मुसीबत हो, लिहाज़ा आपने किसी का नाम ज़ाहिर नहीं फरमाया। बिल-आख़िर 45 साल 6 माह, चन्द रोज़ की उम्र पा कर रबीउल अव्वल 49 हिजरी में नवासए रसूल, जिगर गोशए बतूल हज़रत इमामे हसन علی جدہ علیہ السلام ने इस दारे फानी को अल-विदा कहा। हज़रत इमामे हुसैन ने बड़े भाई का जनाज़ा पढ़ाया और जन्नतुल

बक़ी में हज़रत वालिदा मख़्दूमा के पहलू में नमनाक आंखों के साथ सपुर्दे ख़ाक किया।

तंबीहः अवाम और बाज़ अहले इम्ल में यह बात मशहूर है कि हज़रत इमाम को ज़हेर उनकी बीवी ने दिया था लेकिन यह बात बेसनद है जो लायक़े एतिबार नहीं। सदरुल अफाज़िल हज़रत मौलाना सैयद नईमुद्दीन साहब ख़लीफा आला हज़रत फाज़िल बरैलवी علیہما الرحمۃ तहरीर फरमाते हैं ''मोवर्रिख़नी ने ज़हेर खुरानी के निस्बत जोअ्दा बिन्ते अशअ़स इब्ने क़ैस की तरफ की है और उसको हज़रत इमाम की ज़ौजा बताया है और यह भी कहा है कि यह ज़हेर खुरानी बाग़वाए यज़ीद हुई है और यज़ीद ने उससे निकाह का वादा किया था, इस तमा में आकर उसने हज़रत इमाम को ज़हेर दिया लेकिन इस रिवायत की कोई सनद सही दस्तयाब नहीं हुई और बग़ैर किसी सनदे सही के किसी मुसलमान पर क़त्ल का इल्ज़ाम और ऐसे अज़ीमुश्शान क़त्ल का इल्ज़ाम किस तरह जाइज़ हो सकता है।'' (सवानेह करबला)

शहीदे आज़म हज़रत सैयदना इमामे हुसैन رضی اللہ عنہ

आप का नामः हुसैन, कुन्नियः अबू अब्दुल्लाह, और लक़ब सब्ते रसूल, रैहानतुर रसूल और शहीदे करबला है। आपकी विलादत बासआ़दत 5 शाबान 4 हिजरी को शहरे रसूल मदीना मुनव्वरा में हुई। आप हज़रत फातिमा ज़हरा के मंझले साहिबज़ादे हैं और इमामे हसन से क़रीब साल भर छोटे थे। आक़ा अलैहिस्सलाम को जब आपकी विलादत की ख़बर दी गई तो काशानए फातिमा में तशरीफ लाए और गोद में लेकर प्यार फरमाया, कान में अज़ान दी, मुंह में लुआबे दहन डाला और आपके लिये दुआ़ए ख़ैर फरमाई। फिर सात्वें रोज़ आप का नाम हुसैन तजवीज़ फरमाया और अक़ीक़ा किया और हुक्म हुआ कि बाल बराबर चांदी वज़न करके सदक़ा कर दी जाए। (सवानेह करबला)

आपका नामे नामी भी जन्नती है और आप भी अपने बुज़ुर्ग भाई की तरह नौजवानाने जन्नत के सरदार हैं। नबी करीम صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ने फरमाया ''हसन

बच्चे की विलादत होती तो बस एक घड़ी बाद निफास से पाक हो जातीं। यहां तक उनकी नमाज़ क़ज़ा नहीं होती। इसीलिये आपको ''ज़हरा'' कहा जाता है। (खुसाइसुल कुबरा)

आप बरोज़े क़ियामत इस शान से पुलसिरात से गुज़रेंगी कि एक निदा करने वाला बातिने अर्श से निदा करेगाः ऐ मेहशर वालो! अपने सरों को झुका लो और अपनी आंखों को बन्द कर लो ताकि फातिमा बिन्ते मुहम्मद ﷺ पुलसिरात से गुज़र जाएं। फिर आप 70 हज़ार औरतों के झुर्मुट में बिजली कोन्दने के मानिन्द पुलसिरात से गुज़र जायेंगी। (अश्शरफुल मोअब्बद)

हज़रत आइशा رضی اللہ عنہا फरमाती हैं कि मैंने रसूलुल्लाह ﷺ के साथ किसी को फातिमा رضی اللہ عنہا बढ़ कर किसी को मुशाबह नहीं पाया और हज़रत फातिमा जब भी ख़िदमते अक़्दस में हाज़िर होतीं तो प्यारे आक़ा ﷺ का मामूल था कि खुश हो जाते और खड़े होकर आपका इस्तिक़्बाल करते, आपका हाथ पकड़ कर उसे बोसा देते और आपको अपनी जगह पर बिठाते थे। (अल-मुस्तदरक लिन्नसाई)

हज़रत सैयदा ख़ातून जन्नत के फज़ाइल व मनाक़िब में बकस्रत अहादीस करीमा मौजूद हैं जिनकी इस मुख़्तसर से मज़मून में गुजाइश नहीं है।

आपाकी छेः औलादें, तीन शहज़ादेः (1) हज़रत हसन (2) हज़रत हुसैन (3) हज़रत मोहसिन और तीन शाहज़ादियांः (1) हज़रत उम्मे कुलसूम (2) हज़रत ज़ैनब (3) हज़रत रुक़ैया। हज़रत मोहसिन और हज़रत रुक़ैया बचपन में ही इन्तिक़ाल कर गए थे।

हुज़ूर सैयद आलम ﷺ के विसाल फरमाने का हज़रत ख़ातूने जन्नत को ऐसा सख़्त सदमा हुआ कि उसके बाद कभी आप हंसती हुई नहीं देखी गईं यहां तक कि 6 माह बाद रमज़ानुल मुबारक 11 हिजरी में मंगल की रात आप ने दाइये अजल को लब्बैक कहा और अपने मालिके हक़ीक़ी के जवारे रहमत में पहुंच गईं। आपकी वसीयत के मुताबिक़ रात के वक़्त पर्दा के खुसूसी एहतिमाम के साथ आपका जनाज़ा निकाला गया। हज़रत अली या हज़रत अब्बास ने नमाज़े जनाज़ा पढ़ाई और जन्नतुल बक़ी में मदफून हुईं।

सैयदा ज़ाहिरा तैयाबा ताहिरा
जाने अहमद की राहत पे लाखों सलाम

हज़रत इमामे हसन رضی اللہ عنہ

आपका नामः हसन और कुन्नियतः अबू मुहम्मद और लक़बः तक़ी सब्ते रसूल, सब्ते अक्बर रैहानतुर रसूल और आख़िरुल खुलाफा बिन्नस है। आप सैयदुल मुरसलीम ﷺ के बड़े और प्यारे नवासे, मौलाए काइनात अलीयुल मुरतज़ा और हज़रत ख़ातूने जन्नत सैयदा फातिमा ज़हरा के बड़े साहिबज़ादे और हज़रत इमामे हुसैन के बिरादरे अक्बर थे। आपकी विलादते तैयबा 15 रमज़ानुल मुबारक 3 हिजरी मदीना मुनव्वरा में हुई। नबी करीम ﷺ ने दाहिने कान में अज़ान और बायें में तक्बीर कही। हुज़ूर ने आपका नाम हसन रखा। आपसे पहले हसन किसी का नाम न रखा गया था। यह जन्नती नाम पहले आपको अता हुआ। सात्वें रोज़ आपका अक़ीक़ा हुआ और बाल जुदा किये गए और हुक्म हुआ कि बालों के वज़न के बराबर चांदी सदक़ा की जाए। (तारीखुल खुलफा)

आप हुज़ूर से बहुत ज़्याद मुशाबह थे। हुज़ूर ﷺ आपसे बेपनाह मुहब्बत फरमाया करते थे। हज़रत अब्दुल्लाह इब्ने ज़ुबैर से रिवायत है कि नबी करीम ﷺ के अहले बैत में हुज़ूर के साथ सबसे ज़्याद मुशाबह और हुज़ूर को सबसे प्यारे हज़रत इमामे हसन رضی اللہ عنہ थे, मैंने देखा हुज़ूर तो सज्दे में होते और यह वाला शान साहिबज़ादे आपकी गर्दने मुबारक या पुश्ते अक़दस बैठ जाते तो जब तक यह उतर न जाते आप सरे मुबारक न उठाते और मैंने देखा हुज़ूर को रुकूअ् में होते तो उनके लिये अपने क़दमैन ताहिरैन को इतना कुशादा फरमा देते कि यह निकल जाते। (अश्शरफुल मोअब्बद)

आपने पा-प्यादा 25 हज किये जबकि आला क़िसम के ऊंट आपके हमराह होते थे। आप जन्नती जवानों के सरदार और नूरे नज़र मुस्तफा थे। बड़े मुतवाज़ेअ्, मुन्कसिरुल मिज़ाज और हलीम व बुर्दबार थे। हज़रत अबू

ग़ज़वात में आपने शिरकत फरमाई और उन तमाम में आपने शुजाअ़त व जवांमर्दी का ख़ूब-ख़ूब मुज़ाहरा फरमाया। ग़ज़वए तबूक के मौक़े पर हुज़ूर ﷺ ने आपको मदीना मुनव्वरा पर ख़लीफा बनाया और इरशाद फरमाया किः तुम्हें हमारी बारगाह में वह मर्तबा हासिल है जो हज़रत मूसा की बारगाह में हज़रत हारून को हासिल था''। आपको फातिहे ख़ैबर और ख़ैबरे शिकन के लक़ब से भी याद किया जाता है। इसकी वजह यह है कि ग़ज़वए ख़ैबर के मौक़ा पर सैयदे आलम ﷺ ने उन्हें इस्लामी झंडा अता फरमा कर फतहे ख़ैबर की बशारत दी थी। हज़रत जाबिर बिन अब्दुल्ला से रिवायत है कि '' उस रोज़ आपने ख़ैबर का दरवाज़ा अपनी पीठ पर उठा लिया और उसपर मुसलमानों ने चढ़ कर क़िला को फतल कर लिया था, इसके बाद आपने वह दरवाज़ा फेंक दिया, जब लोगों ने उसे घसीट कर दूसरी जगह डालना चाहा तो चालीस आदमियों से कम उसे उठा न सके'' हुज़ूर ने आपको नवाज़ते हुए फरमाया ''मैं इल्म का शहर हूं और अली उसके दरवाज़ा हैं'' इसी वजह से आपको ''बाबुल इल्म'' भी कहते हैं। हज़रत अब्दुल्लाह बिन मसऊद رضی اللہ عنہ से रिवायत है कि हुज़ूर ने फरमाया 'अली मुरतज़ा को देखना इबादत है''। (तारीख़ुल ख़ुलफा)

वक़्ते हिज्रत हुज़ूर ﷺ ने आपको अपना अमीन बना कर मुक्का में छोड़ा और क़ुरैश की अमानतें देकर फरमाया कि इसे फुलां-फुलां लोगों को सपुर्द करके मदीना हिज्रत कर आना। चुनांचे आप, हुज़ूरे अक़दस ﷺ के हिज्रत फरमाने के बाद 3 रोज़ तक मक्का में मुक़ीम रहे। और मुअ़य्यन अफरादे क़ुरैश को उनकी अमानत सपुर्द करके तीसरे रोज़ मदीना की तरफ हिज्रत फरमाई, इस दौरान आपको मुताबिक़ हुक्मे रसूल बिस्तरे नुबुव्वत पर रसूलुल्लाह ﷺ की सब्ज़ चादरे मुबारक ओढ़ कर सोने का शर्फ भी हासिल हुआ।

(सीरते मुस्तफा)

आप से नबी करीम ﷺ की 186 अहादीसे करीमा मरवी हैं और आपके फज़ाइल व मनाक़िब में बकस्रत अहादीसे करीमा हैं। मुहद्दिसीन फरमाते हैं कि जितनी अहादीस हज़रत अली के फज़ाइल में वारिद हैं किसी

और की फज़ीलत में नहीं आईं।

आप ख़लीफए सोम हज़रत उसमाने ग़नी رضی اللہ عنہ के बाद अमीरुल मोमिनीन और ख़लीफतुल मुस्लिमीन हुए। मदीना मुनव्वरा में मौजूद तमाम सहाबा ने आपके दस्ते हक़परस्त पर बैअ़त की। चार साल 8 माह या 9 माह और 9 दिन मस्नदे ख़िलाफत पर रौनक़ अफ़रोज़ रहे। माहे रमज़ान में बवक़्ते फज्र आप नमाज़ के लिये तशरीफ ले जा रहे थे कि अचानक से बदबख़्त इब्ने मुल्जिम ने आप पर शदीद वार किया जिससे आप लहू लुहान हो गए और 21 रमज़ानुल मुबारक की शबे यक शंबा (इतवार) 40 हिजरी में जामे शहादत नोश फरमा कर दाइये अजल का लब्बैक कहा। *इन्ना लिल्लाहि व इन्ना इलैहि राजिऊन।*

ख़ातूने जन्नत हज़रत फातिमा ज़हरा رضی اللہ عنہا

आपका नामे पाक फातिमा और लक़्बे मुबारक ज़हरा, बतूल, सैयदतु निसाइल आलमीन है। आपकी विलादते तैयबा के सिलसिले में दर्जेज़ैल तीन अक़्वाल हैं, अव्वलः हुज़ूर की उम्र शरीफ के 41वीं साल आपकी विलादत हुई। दोमः ऐलाने नुबुव्वत से एक साल क़ब्ल विलादत हुई। सोमः ऐलाने नुबुव्वत से पांच साल क़ब्ल आपकी विलादत हुई। (सीरते मुस्तफा)

आप हुज़ूर ﷺ की सबसे छोटी और सबसे लाडली बेटी थीं। आपका निकाह 18 साल और एक क़ौल के मुताबिक़ साढ़े पंद्रह साल की उम्र शरीफ में हिज्रत के दूसरे साल हज़रत मौला अली رضی اللہ عنہ से हुआ। आपका महेर जिसपर अक़्दे मसनून हुआ चार सौ मिस्क़ाल चांदी थी। आपसे प्यारे आक़ा ﷺ का नसब जारी हुआ। आप नौजवानाने जन्नत के सरदार हसनैन करीमैन की वालिदा मख़्दूमा और ख़ुद तमाम जहान की औरतों की और जन्नत में भी तमाम ख़्वातीन की सरदार हैं। आप हुस्नो-जमाल और तहारत व पाकीज़गी में वालिद माजिद मुस्ताफा जाने रहमत ﷺ की पर-तौ थीं। नबी करीम ﷺ का इरशाद है ''मेरी बेटी फातिमा इंसानी हूर है, इसे कभी हैज़ नहीं आता'' (अश्शरफुल मोअब्बद) अल्लाह तआ़ला ने आपको हैज़ से पाक रखा था, आपको कभी हैज़ नहीं आया। और जब आपके यहां

पहाड़ हटा देने की दुआ कर दें तो अल्लाह तआला पहाड़ को जगह से हटा दे। इनसे मुबाहला न करना वरना हलाक हो जाओगे और क़ियामत तक रूए ज़मीन पर कोई नसरानी बाक़ी न रहेगा। यह सुन कर नसरानियों ने हुज़ूर से अर्ज़ कियाः कि मुबाहले की तो हमारी राय नहीं है, आख़िर कार उन्होंने जिज़्या देना मनज़ूर किया मगर मुबाहला के लिये तैयार न हुए।

हुज़ूर ﷺ ने फरमाया कि उसकी क़सम जिसके दस्ते क़ुद्रत में मेरी जान है नजरान वालों पर अज़ाब क़रीब ही आ चुका था अगर वह मुबाहला करते तो बन्दरों और सुवरों की सूरत में मस्ख़ कर दिये जाते और जंगल आग से भड़क उठता और नजरान और वहां के रहने वाले परिन्द तक नेस्तो-नाबूद हो जाते और एक साल के अरसे में तमाम नसारा हलाक हो जाते।

(ख़ज़ाइनुल इरफान, पेजः84)

इस क़ुरआनी वाक़िआ में आप ग़ौर फरमाएं कि फरमाने इलाही के मुताबिक़ नजरान के ईसाइयों से यह तेय हुआ कि तुम अपने बेटों को लेकर आओ और हम अपने बेटों को। तुम अपनी औरतों को लेकर आओ और हम अपनी औरतों को और तुम खुद भी आओ और हम भी आएं। इस मौक़ा पर सैयदे ﷺ ने तमाम जमाअ़ते सहाबा से जिन मुक़द्दस हस्तियों का इंतिख़ाब फरमाया वह हज़रत अली, हज़रत फातिमा, हज़रत हसन, हज़रत हुसैन علی جدہم وعلیہم السلام हैं, जिससे अंदाज़ा होता है कि रब्बे क़दीर की बारगाह में यह हज़रात किस क़द्र मक़बूल व महबूब हैं। ज़ैल में इन मुक़द्दस और बरगुज़ीदा हस्तियों का इज्माली तआरुफ हदियए क़ारिईन है।

हज़रत अलीयुल मुरतज़ा رضی اللہ عنہ

आपका नामः अली, कुन्नियः अबुल हसन और अबू तुराब है। आपको अपने लिये ''अबू तुराब'' सुनना बहुत पसंद था, इस पसंदीदगी का सबब यह था कि यह कुन्नियत आक़ा ﷺ ने इनायत फरमाई थी। तारीख़ुल खुलफा में है कि ''एक रोज़ आप मस्जिद शरीफ की दीवार के पास लेटे हुए थे, पुश्ते मुबारक का मिट्टी लग गई थी, हुज़ूरे अक़्दस ﷺ आपके पास

तशरीफ लाए और आपकी पुश्ते मुबारक से मिट्टी झाड़ कर (लाड करते हुए) फरमाया ''इज्लिस अबा तुराब'' ऐ अबू तुराब उठो। उसी रोज़ से आप अबू तुराब कहे जाने लगे और आपको यह नाम हरदिल अज़ीज़ हो गया।

आपका लक़ब असदुल्लाह, फातिहे ख़ैबर और हैदरे कर्रार है। आपके वालिद नबी करीम ﷺ के चचा अबू तालिब बिन अब्दुल मुत्तलिब हैं और वालिद मख़्दूमा फातिमा बिन्ते असद बिन हाशिम हैं और यह वह पहली हाशमी ख़ातून हैं जिन्होंने इस्लाम क़बूल किया और हिज्रत फरमाई।

आपकी विलादत 30 आम्मुल फील में हुई। ऐलाने नुबुव्वत से क़ब्ल हुज़ूर ﷺ ने आपको अपनी किफालत में लेकर परवरिश फरमाई। आप नौ उम्रों में सबसे पहले ईमान लाए। ईमान लाने के वक़्त आपकी उम्र क्या थी, इसमें चन्द अक़्वाल हैं, एक क़ौल के मुताबिक़ आपकी उम्र 15 साल, एक के मुताबिक़ 16 साल, एक के मुताबिक़ 8 साल और एक के मुताबिक़ 10 साल थी। बहरहाल इस बात पर सब का इत्तिफाक़ है कि बुलूग़त के क़रीबा आप ईमान लाए। आप, हुज़ूर ﷺ के चचाज़ाद भाई हैं, नीज़ हिज्रत के बाद मदीने में जब नबीए करीम ﷺ मुहाजिरीन व अंसार में अहदे मुवाख़ात (यानी एक मुहाजिर सहाबी और एक अंसारी सहाबी के दरमियान भाई चारा) क़ायम कर रहे थे, इस मौक़ा पर आपको हुज़ूर ने इज़्ज़ते मुवाख़ात से मुशर्रफ किया और फरमायाः انت اخی فی الدنیا والآخرۃ ऐ अली! तुम दुनिया और आख़िरत दोनों में मेरे भाई हो। आपका अक़्दे निकाह रसूलुल्लाह ﷺ ने अपनी प्यारी शहज़ादी सैयदा निसाउल आलमीन ख़ातूने जन्नत हज़रत फातिमा ज़हरा رضی اللہ عنہا से फरमाया।

आप वह अज़ीमुश्शान सहाबी हैं कि जिनके हक़ में सूरए हज की आयतः19, सूरए मुजादला की आयतः12, सूरए तौबा की आयतः19, सूरए दहर की आयतः7,8,9, सूरए बक़रा आयतः274, सूरए अअ्राफ की आयतः43, सूरए सज्दा की आयतः18, सूरए मरियम की आयतः96, सूरए रअ़द की आयतः7, सूरए माइदा आयतः87 और इसी सूरए माइदा की आयतः55 वग़ैरा आयात नाज़िल हुईं। आप अशरए मुबश्शरा से हैं जिनके लिये जन्नत का वादा किया गया है। गज़वए तबूक के अलावा तमाम

शाने पंजतन पाक

आक़ा व मौला हज़रत मुहम्मद मुस्तफा अरवाहुना फिदाहु ﷺ की प्यारी और छोटी साहिब्ज़ादी ख़ातूने जन्नत हज़रत फातिमा ज़हरा, दामाद मौलाए काइनात शेरे ख़ुदा हज़रत अलीयुल मुरतज़ा, दो निवासे इमामुल हिल्म हज़रत हसन मुज्तबा और शहीदे करबला हज़रत इमामे हुसैन अली जद्दहुम علیہم السلام हैं इन्हीं पांच मुक़द्दस हज़रात को सवादे आज़म अहले सुन्नत व जमाअ़त ''पंजतन पाक'' से याद करते हैं। क़ुरआन मजीद फ़ुरक़ाने हमीद में ''पंजतन पाक'' के फज़ाइल व कमालात का इज़हार मुतअ़ददद मक़ाम पर किया गया है। ज़ैल में सिर्फ एक आयत का तर्जमा और शाने नुज़ूल मुलाहिज़ा फरमाए जिससे बारगाहे इलामी में इन ज़वाते क़ुदसिया की महबूबियत व मक़बूलियत का अंदाज़ा होगा।

सूरए आले इमरान पाराः3 आयतः61, में अल्लाह तबारक व तआ़ला का इरशाद हैः

तर्जमाः फिर ऐ महबूब! जो तुमसे ईसा के बारे में हुज्जत करें बाद इसके कि तुम्हें इल्म आ चुका तो उनसे फरमा दोः आओ बुलाएं अपने बेटे और तुम्हारे बेटे और अपनी औरतें और तुम्हारी औरतें और अपनी जानें और तुम्हारी जाने फिर मुबाहला करें तो झूठों पर अल्लाह की लअ़नत डालें।

(तर्जमा कंज़ुल ईमान)

शाने नुज़ूल

इस आयते करीमा के नाज़िल होने का सबब यह है कि नजरान के नसारा का एक वफद सैयदे आलम ﷺ की ख़िदमत में आया और वह लोग हुज़ूर ﷺ से कहने लगे कि आप गुमान करते हैं कि हज़रत ईसा अल्लाह के बन्दे हैं? आप ﷺ ने फरमायाः हां अल्लाह के बन्दे और उसके रसूल और उसके कलिमे जो कुंवारी पाक मरियम की तरफ इल्क़ा किये गए। नसारा यह सुनकर बहुत गुस्से में आए और कहने लगेः ऐ मुहम्मद (ﷺ) क्या तुमने कभी बेबाप का इंसान देखा है? इससे उनका मतलब यह था कि वह ख़ुदा के बेटा हैं। (मआ़ज़ल्लाह)

सैयदे आलम ﷺ ने उनके जवाब में फरमाया कि हज़रत ईसा علیہ السلام तो सिफ बग़ैर बाप ही के पैदा किये गए हैं और आदम علیہ السلام तो मां और बाप दोनों के बग़ैर मिट्टी से पैदा किये गए, तो जब तुम उन्हें अल्लाह का मख़्लूक़ और बन्दा मानते हो तो हज़रत ईसा علیہ السلام को अल्लाह का मख़्लूक़ और बन्दा मानने में क्या तअ़ज्जुब है।

सैयद आलम ﷺ ने इस वाज़ेह दलील के साथ हक़ को बयान फरमाया इसके बावजूद नसारा बराबर झगड़ते रहे तो अल्लाह तआ़ला ने मज़कूरा आयत करीमा नाज़िल फरमाई और हुक्म फरमाया कि ऐ महबूब! नसारा (ईसाइयों) को मुबाहला की दावत दो।

(मुबाहला कहते हैं कि दो मद्दे मुक़ाबिल आपस में यूं दुआ़ करें कि अगर तुम हक़ पर और मैं बातिल पर हूं तो अल्लाह मुझे हलाक करे और अगर मैं हक़ पर और तुम बातिल पर हो तो अल्लाह तआ़ला तुझे हलाक करे, फिर यही बात दूसरा फरीक़ भी कहे)

चुनांचे आक़ा علیہ الصلوۃ والسلام ने मज़कूरा आयत पढ़ कर सुनाई और मुबाहला की दावत दी तो नसरानी कहने लगे कि हम ग़ौर और मशवरा कर लें, कल आपका जवाब देंगे। अब नसारा अपनी महफिल में जमा हुए तो उन्हों ने अपने सबसे बड़े आलिम और साहिबे राय शख़्स आक़िब से कहा कि ऐ अब्दुल मसीह इस सिलसिले में आपकी क्या राय है? उसने कहाः ऐ जमाअ़त नसारा! तुम पहचान चुके हो कि मुहम्मद नबीए मुरसल तो ज़रूर हैं, अगर तुमने उनसे मुबाहला किया तो सब हलाक हो जुओगे। अब अगर नसरानियत पर क़ायम रहना चाहते हो तो उन्हें छोड़ो और घर को लौट चलो। यह मशवरा होने के बाद वह रसूलुल्लाह ﷺ की ख़िदमत में हाज़िर हुए तो उन्होंने देखा कि ''सैयद आलम ﷺ की गोद में इमामे हुसैन رضی اللہ عنہ हैं और दस्ते मुबारक में हज़रत हसन رضی اللہ عنہ का हाथ और फातिमा رضی اللہ عنہا और हज़रत رضی اللہ عنہ हुज़ूर के पीछे हैं और हुज़ूर ﷺ इन सबसे फरमा रहे हैं कि जब मैं दुआ़ करूं तो तुम सब आमीन कहना।''

नजरान के सबसे आलिम ने जब इन हज़रात को देखा तो कहने लगाः ऐ जमाअते नसारा! मैं ऐसे चेहरे देख रहा हूं कि अगर यह लोग अल्लाह से

फेहरिस्त मज़ामीन

इंतिसाब

अर्ज़े हाल

शाने पंजतन पाक

हज़रत अलीयुल मुरतज़ رضی اللہ عنہ

हज़रत फातिमा ज़हरा رضی اللہ عنہا

हज़रत इमाम हसन رضی اللہ عنہ

नोट

हज़रत इमाम हुसैन رضی اللہ عنہ

मुख़्तसर दास्ताने करबला

शहादते हमाम हुसैन رضی اللہ عنہ और रसूलुल्लाह ﷺ की पेशीन-गोई

फिस्क़ो-फुजूर का मुजस्समा यज़ीद

यज़ीद की बैअ़त का मुतालिबा और इमाम का इनकार

मदीना मुनव्वरा से हिजरत

मक्का मुकर्रमा में इमाम हुसैन की आमद

अहले कूफा के खुतूम व वुफूद

कूफा तशरीफ ले जाने का फैसला और अहबाब का मशवरा

इमामे मुस्लिम की कूफा आमद

यज़ीद को कूफा के हालात की ख़बर

इब्ने ज़ियाद का कूफा आकर फसाद मचाना

2 मुहर्रम को अहले बैत का क़ाफिला करबाल में

हज़रत इमाम हुसैन मअ़ अहलो-अ़याल कूफा रवाना

यज़ीदी फौज लेकर अम्र बिन सअ़द का करबला आना

7 मुहर्रम को अहले बैत पर पानी बंद

इमाम हुसैन को आक़ा علیہ السلام की ज़ियारत

शबे आ़शूरा इमाम हुसैन का खुत्बा और अहले बैत की इबादत

दस मुहर्रम का क़ियामत नुमा दिन

आग़ाज़े जंग से क़ब्ल मैदाने करबला में इमाम से करामत का ज़ुहूर

हज़रते हुर की तौबा

औलादे अक़ील की शहादत

औलादे अली की शहादत

हज़रत इमामे अली अकबर की शहादत

हज़रत इमाम क़ासिम बिन हसन की शहादत

हज़रत औन व मुहम्मद की शहादत

हज़रत अब्बास अलमदार की शहादत

हज़रत अली असग़र की शहादत

हज़रत इमाम हुसैन अली जद्दहू علیہ السلام की शहादत

शहादत के बाद यज़ीदियों की बदबख़्ती

शरफे इंतिसाब

सैयदुश्शुहदा इमामे आली मक़ाम सैयदना हज़रत इमाम हुसैन, अहले बैते अत्हार और जुम्ला शहीदाने करबला رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین के हुज़ूर नज़्रानए अक़ीदत। जो कुछ उम्मीद है मुझको तो आप ही से है पनाहे आजिज़ व बेचारगां सलाम अलैक।

ख़ादिम खुद्दामे अहले बैत सैयद शहबाज़ असदक़ चिश्ती

3 ज़िल्हिज्जा 1437

अपील

दास्ताने करबला अपने अन्दर सब्रो-रज़ा, ज़िब्हो-ईसा और एहक़ाक़े हक़ और इब्ताले बातिल का पैग़ाम लिये हुए है। ज़रूरत इस बात की है कि दास्ताने करबला को आम फहम, आसान अंदाज़ में बयान किया जाए ताकि कम वक़्तों में अवाम वाक़िआ़त करबला जान कर उसके पैग़ामात को अमली जामा पहनाने की अमली सई करें। इसी मक़्सद के पेशे नज़र यह किताब्चा उर्दू, हिन्दी हर दो ज़बान में शाए किया जा रहा है। इसमें इख़्तिसार का ख़ास ख़्याल रखा गया है। इन्शाअल्लाह, उर्दू, हिन्दी हर दो तब्क़े के अहबाब के लिये यह किताब्चा मुफीद साबित होगा। अहले इम्ल अगर कहीं कोई ख़ामी पाएं तो अज़ राहे करम मुत्तला फरमाएं। अल्लाह तबारक व तआ़ला अहले बैत से इज़हारे अक़ीदत व मुहब्बत और इस हक़ीर सी ख़िदमत को मेरे और मेरे वालिदैन करीमैन और जुम्ला मुआ़विनीन के लिये ज़रियए नजात बना दे।

खुदाया बहक़्क़े बनी फातिमा
कि बर क़ौले ईमां कुनी ख़ातिमा
अगर दअ़्वतम् रद कुनी या क़बूल
मनो दस्ते-दामाने आले रसूल

असदक़ चिश्ती

بسم الله الرحمن الرحيم

मुख़्तसर दास्ताने करबला

मुरत्तिबः

मुफ़्ती सैयद शहबाज़ असदक़ चिश्ती
ख़तीब व इमाम
जामा मस्जिद बड़बल, ज़िला केवनझर, उड़ीसा, अल-हिन्द

मिलने का पतेः

जामा मस्जिद, अंजुमन इस्लामिया, बड़बल, ज़िला केवनझर, उड़ीसा,
ख़ानक़ाहे ग़ौसिया असदक़िया, मोहल्ला शेर गंज, पोस्ट सेहसराम,
ज़िला रोहतास, बिहार, अल-हिन्द

जुमला हुकूक़ बहक़्क़े मुरित्तब महफ़ूज़

नाम किताब : मुख़्तसर दास्ताने करबला

मुरत्तिब : मुफ़्ती सैयद शहबाज़ असदक़ चिश्ती

देवनागरीलिप्यांतर : नाइबुल हक़ सिद्दीक़ी सणडीलवी

तबाअ़त : 1438 हि0.... 2017

सफ़हात : 48

तादाद : 1000

क़ीमत :

नाशिर :

मिलने के पतेः

☆ जामा मस्जिद, अंजुमन इस्लामिया, बड़बल,
ज़िला केवनझर, उड़ीसा, भारत

☆ ख़ानक़ाहे ग़ौसिया असदक़िया, मोहल्ला शेर गंज,
पोस्ट सेहसराम, ज़िला रोहतास, बिहार, अल-हिन्द
पिन नं0 821115